بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدین کلہ انصاف ...... انصفو ارحمکم اللہ

دین سراپا انصاف ہے ...... انصاف کرو خدا تم پر رحم کرے

الحمدُ للّٰہ وَالمِنّۃ

انصاف نامہ

المعروف بہ

متن شریف

مولفہ

حضرت بندگی میاں ولیؒ

بن

حضرت بندگی میاں یوسفؓ صحابی مہدی علیہ السلام

مترجم

......﴿باہتمام﴾......

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد

باردوم ۱۴۰۷ھ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

التماس

مصدقان حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحماں خاتمِ ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس ہے کہ جامع النقول حضرت بندگی میاں ولیؒ جلیل القدر تابعی ہیں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ

''واضح ہو کہ یہ کمینہ چند ماہ بندگی میاں عبدالمجید نوریؓ کی صحبت میں رہا، بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے قدموں کے پاس ایک سال سے زیادہ عرصہ تک رہا، چار سال بندگی میاں شاہ نظامؓ کے قدموں کے پاس رہا، بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے قدموں کے پاس دس سال رہا اور مہدی علیہ السلام کے تمام خلفاء کی صحبت میں رہا اور ان کی روش کو دیکھا اور مہدی علیہ السلام کے بیان کے نقول ان کی زبان سے بہت سنا اور بعضے ان نقول سے چند نقول مختصراً لکھ کر اس رسالہ کا نام انصاف نامہ رکھا تا کہ ہر دیکھنے اور پڑھنے والا انصاف کرے اور جو مصدقانِ مہدی علیہ السلام ہیں ولیکن ان کو مہدیؑ اور صحابۂ مہدیؑ کی صحبت نصیب نہ ہوئی اگر ان کو مہدیؑ کی پیروی کی آرزو ہے تو ان کو چاہیئے کہ انصاف نامہ کے نقول کو دین کی آنکھ سے مطالعہ کریں اور انصاف کریں چنانچہ آں حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ۔ دین سراپا انصاف ہے یعنی تم انصاف کرو خدائے تعالیٰ تم پر رحم کرے پس مہدویوں کو چاہیئے کہ جو کچھ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے اس پر عمل کریں اور اگر اس پر عمل ہے تو شکر کریں ورنہ زاری کریں اور کوشش کریں تا کہ محمد مصطفٰے اور مہدی مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے صدقہ سے خدائے تعالیٰ عمل روزی کرے۔ اور یہ نقول خدائے تعالیٰ کے کلام اور رسول علیہ السلام کے احادیث کے موافق ہیں اور اگلے بزرگوں کے بعضے اقوال جو منقول ہیں وہ بھی حضرت مہدی علیہ السلام کے نقول کے موافق ہیں۔

(از مقدمۂ انصاف نامہ)

از احقر دلاور

از حضرت پیرو مرشد سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ۔ سابق سرپرست دارالاشاعت ہذا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تشکر

اللہ تعالیٰ کا شکر واحسانِ عظیم ہے کہ دارالاشاعت کتب سلف الصالحین جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور کے ذریعہ اہم بنیادی کام (بذریعہ اشاعت بزرگانِ سلف صالحین کے تصانیف معہ اصل وترجمہ) ۱۳۶۳ھ ہجری سے ہورہا ہے اور احقر کو اِس مبارک مقدس کام کی سعادت ۱۳۶۳ھ سے نصیب ہوئی ہے۔ ''انصاف نامہ'' بار دوم کی اشاعت کا مطالبہ اکثر مہدویہ حضرات کی جانب سے ہورہا تھا۔ مگر جدہ میں ملازمت کرنے والے قومی برادران جن کو مذہب سے زیادہ لگاؤ ہے ''انصاف نامہ'' کی طباعت میں گراں قدر عطیہ جات دیئے تاکہ طباعت شروع کرادی جائے۔

علاوہ ازیں احقر اور حضرت سید عزیز محمد عزیز محمودی سابق صدر ادارہ حیات وممات مہدویہ وسابق معتمد عمومی مرکز انجمن مہدویہ چنچل گوڑہ نے جنوبی ہند کے مہدوی حضرات سے ربط پیدا کیا جن کو انصاف نامہ کی خواہش تھی اِن معززین کو بھی پیشگی خریدار بنایا گیا اور بعض حضرات کرام معاونین میں شریک ہوگئے تاکہ آئندہ دوسرے بزرگانِ دینؒ کے کتب بھی بلاہدیہ ان کو ادارہ کی جانب سے فراہم کئے جائیں۔

انصاف نامہ کی کتابت شدہ کاپیوں کی تصحیح اور پروف ریڈنگ میں حضرت پیر ومرشد سید محمد اسد اللہ صاحب وجناب مولوی سید افتخار اعجازؔ صاحب نے مدد فرمائی ان کا بھی ممنون ہوں جتنے حضرات مالی تعاون کئے ہیں اور سفر میں ساتھ رہے ان کا بھی ممنون ومشکور ہوں اللہ تعالیٰ اِن تمام حضرات کو اجرِ عظیم عطا کرے۔ آمین

انصاف نامہ کی مکمل تقسیم اور اس سے ہدیہ وصول ہوجانے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ''معارج الولایت'' (سیرت حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام) و ''رونق متقین'' شائع کی جائے گی۔

لہٰذا تمام مہدویان ہند وپاکستان سے گذارش ہے کہ جن گھر میں انصاف نامہ نہیں ہے وہ اپنے گھر میں انصاف نامہ ضرور رکھیں کیونکہ یہ قومِ مہدویہ کی مشہور ومعروف کتاب ہے۔

۱۔ اِن معاونین کو بلاہدیہ ہے (جو ایک سالہ امداد ادا کردیں)۔ ۲۔ پیشگی ہدیہ دینے والوں کو بلاہدیہ۔ ۳۔ انصاف نامہ کا ہدیہ (۳۰) تیس روپے۔ ۴۔ (ہندوستان کے باہر کے ممالک کے لئے ۳ ڈالر)

یکم جنوری ۱۹۸۸ء م ۱۰/ جمادالاول ۱۴۰۸ھ

محمد انعام الرحیم خاں مہدوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحمدُہ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیم

التماس مکرر

یہ عجیب حسنِ اتفاق ہے کہ قوم کے سرمایہ معلومات یعنے ''انصاف نامہ'' کی مکرر اشاعت پر مجھ ناچیز ہیچ مندان بے بضاعت علم فقیر حقیر سید عزیز محمد عزیزؔ محمودی عرف منجا میاں ساکن دائرہ بھولکپور مشیر آباد کے ذمہ ''التماس مکرر'' لکھنے کی ذمہ داری ڈالی گئی...... یہ دراصل فیضان ہے میرے پیرومرشد حضرت مولانا سید نجم الدین افضل العلماءؒ اہل بچھپڑی کا جس کے دامانِ ارادت وطریقت سے وابستہ ہونے کا شرف مجھے بھیلوٹ شریف کی بارگاہ میں حاصل ہوا ہے۔اس کا پس منظر یہ ہے کہ مجھے ہندوستان کے اکثر مہدوی آبادیوں میں جانے اور برادرانِ دینی سے ملنے کا اتفاق ہوا اور مذہبی گفتگو کے بعد مجھے اِس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ جیسے جیسے حضور خاتم الولایتِ محمدیہ سیدنا وامامنا حضرت سید محمد جونپوری مہدیِ موعود علیہ السلام کے زمانے سے دوری ہوتی جارہی ہے ویسے ویسے اعتقادات سے بھی دوری ہوتی جارہی ہے جس سے اس بات کا یقین ہوچلا ہے کہ مذہب صرف چند افراد ہی میں رہ جائے گا اب بھی وقت باقی ہے کہ اپنے اعتقادات اور ایمان کو پختہ کریں جس کے لئے بزرگوں نے نسخہ ہائے کیمیا کی شکل میں جو مختلف کتب رکھ چھوڑے ہیں اِن کو مشعلِ راہ بنائیں جس سے نہ صرف ایمان میں تازگی ہوگی بلکہ اعتقادات کو نئی روح ملے گی منجملہ ان تمام کتب کے ''انصاف نامہ'' جس کو حضرت بندگی میاں ولی جی رحمتہ اللہ علیہ نے جو حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام کے جلیل القدر تابعی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

چنانچہ مُحِبی الحاج محمد انعام الرحیم خاں صاحب مہدوی جن کا اہم مشغلہ بزرگانِ سلفؒ کے کتب کی طباعت ہے اور اِس سلسلے میں وہ ہندوستان کے اکثر مہدویہ آبادیوں کا دورہ کرچکے ہیں۔انصاف نامہ جیسی اہم کتاب کے عدم دستیاب ہونے سے طے کیا گیا کہ دوبارہ اشاعت دارالاشاعت کتب سلف الصالحین جمعیۃ مہدویہ کرواکر ضرورت مند بھائیوں کو بہ اخذ ہدیہ دیا جائے۔

میں جناب مولوی عبدالقادر خوشنویس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے شب وروز اس انصاف نامہ کی کتابت کی اور وقتِ مقررہ پر کام کی تکمیل کی۔

معارج الولایت ورونق متقین وغیرہ باراوّل کتب کی اشاعت ہوگی اور قومی تشنگی دور ہوگی یہ کوئی آسان کام نہ تھا مگر بنامِ اللہ وبطفیل خاتمین علیہما السلام آغاز کردیا گیا تھا الحمدللہ یہ اہم کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میں برادرانِ قومی سے التماس کرتا ہوں کہ انصاف نامہ کو حاصل کریں اوراس کا مطالعہ نہ صرف کریں بلکہ دوسروں کو

مطالعہ کی تاکید کریں جس سے ہماری آنے والی نسلوں میں معلومات کا اضافہ ہو۔ ورنہ آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گے۔

حضرت رحمٰن الرحیم سے دعا ہے کہ ہم تمام کو اس سے عملی طور پر استفادہ کی توفیق عطا ہو۔ آمین

اب میں اس التماس کو اشعار ذیل پر ختم کرتا ہوں۔

نہ وہ شان و شوکت نہ رفعت رہی اب نہ تعلیم دینی کی شہرت رہی اب
نہ فقر و توکل نہ نوبت رہی اب نہ عُشر و زکوٰۃ و سویت رہی اب
اگر دیکھنا ہو عمل کا خزانہ تو انصاف سے دیکھو انصاف نامہ

و ما علینا اِلا البلاغ

سید عزیز محمد عزیز محمودی

فقیر گروہ مہدویہ دائرہ بھولک پور

مرقوم ۱۰ جمادی الاول ۱۴۴۸ھ

م یکم جنوری ۱۹۸۸ء

مشیر آباد۔ حیدر آباد۔ اے پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1 بیحد حمد اور بے شمار ثناء اس بادشاہ کے لئے سزاوار ہے کہ ہر ایک موجود کا وجود اس کی سخاوت کا ایک نتیجہ ہے اور درود سردار انبیاء و مرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کی آل اور آپؐ کے اصحابؓ پر خوشنودی خدا کی ان سب پر اور سلام خدا کا ہمارے سردار محمد یعنی مہدیِ موعود آخر الزماں علیہ السلام پر اور آپؑ کی آل اور آپؑ کے اصحابؓ پر خوشنودی خدا کی ان سب پر۔

2 حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ فقیر احقر الفقراء سید محمد مہدیِ موعود علیہ السلام کی درگاہ کے کتوں سے ایک کمترین کتا ولی ابن یوسف اسم بلا مسمّٰی عرض کرتا ہے۔

3 نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں ایک کتا تھا

4 اس کتے کی موت (دائرہ مہدیؑ میں) جیسی ہوئی خدائے تعالیٰ مہدیِ موعود علیہ السلام کے صدقہ سے اور سید السادات بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے صدقہ سے (ویسی) اس فقیر کی موت مہدیؑ کے دائرہ میں عطا کرے ولیکن اس کمینہ کی کیا اصل ہے کہ اس کتے (کی موت) کی آرزو کرے۔

نظم

(دوعالم کے) بادشاہ محمد مہدیؑ کی درگاہ کے
کتوں میں میرا شمار کر اے باری تعالیٰ تیری
پناہ میں آیا ہوں میری کیا طاقت کہ تیرے ساتھ دوستی کا
دم بھروں تیرے کوچہ کے کتوں سے ایک کمترین کتا ہوں

رباعی

میری ان برائیوں کو جو میرا خدا دیکھتا ہے
اگر آتش پرست دیکھ لے تو میری صحبت سے پرہیز کرے
اگر میں اپنے قصہ کو کسی کتے کے روبرو پیش کروں

تو کتا اپنے پوستین کے دامن کو مجھ سے ہٹالے

5 میرا حال یہ ہے کہ پھاڑ کھانے والے کتے کے مانند ہوں اس لئے کہ قول میں تیز اور کام میں ضعیف ہوں اور عہد میں نادرست اور عمل میں سست ہوں ذات میں ناقص وصفات میں ابتر اور بڑی خطاؤں میں ملوث ہوں۔

جب میں اپنے فعل پر بخوبی نظر کرتا ہوں تو
قسم ہے اللہ کی بازاری کتے سے بھی کم ہوں

6 اے اللہ تو مجھے اپنا دوست بنا کے زندہ رکھ اور اپنا دوست بنا کر مار قیامت کے دن تیرے کتوں کے زیر قدم میرا حشر کر۔ (لیکن) اے باری تعالیٰ مہدیؑ کے (دائرہ کے) کتے کے قدموں کے نیچے اس کمینہ کا حشر کر

7 نیز واضح ہو کہ یہ کمینہ چند ماہ بندگی میاں عبدالمجیدؓ (نورنوش) کی صحبت میں رہا اور نیز بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے قدموں کے پاس ایک سال سے زیادہ عرصہ تک رہا اور بعد ازاں چار سال بندگی میاں شاہ نظامؓ کے قدموں کے پاس رہا۔ اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے قدموں کے پاس دس سال رہا اور وہ پھر مہدیؑ کے تمام خلفاء کی صحبت میں رہا اور ان کی روش کو دیکھا اور مہدیؑ کے بیان کے نقول ان کی زبان سے بہت سنا اور بعضے ان نقول سے چند نقول مختصراً لکھ کر اس رسالہ کا نام انصاف نامہ رکھا ہوں تا کہ ہر ایک دیکھنے اور پڑھنے والا انصاف کرے اور جو مصدقانِ مہدی علیہ السلام ہیں و لیکن ان کو مہدیؑ اور مہاجرانِ مہدی علیہ السلام کی صحبت نصیب نہ ہوئی اگر ان کو مہدی علیہ السلام کی پیروی کی آرزو ہے تو (ان کو چاہیئے کہ) ان نقول کو (دین کی آنکھ سے) مطالعہ کریں اور انصاف کریں

8 چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دین سراپا انصاف ہے یعنی تم انصاف کرو خدا تم پر رحم کرے

9 پس (مہدویوں کو چاہیئے کہ) جو کچھ مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے اس پر عمل کریں اور اگر اس پر عمل ہے تو شکر کریں ورنہ زاری کریں اور کوشش کریں تا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی مجتبیٰ صلعم کے تصدق اور سید خوندمیرؓ کے سدقہ سے خدائے تعالیٰ عمل روزی کرے

10 اور یہ نقول خدا کے کلام اور رسول ﷺ کے احادیث کے موافق ہیں اور اگلے بزرگوں کے بعضے اقوال (جو منقول ہیں وہ) بھی نقول (مہدیؑ) کے موافق ہیں لیکن جو حضرات کہ مہاجرانِ مہدیؑ سے ہیں اگر (انصاف نامہ کا) مطالعہ

کریں اور جونقول کہ منقول ہیں اس میں فراموشی سے کوئی بات کم وبیش لکھدیا ہوں اگراس سے آگاہ ہوجائیں تو وہاں بہ کرم ولطف قلم پھیر دیں اوردرست کردیں۔

11 نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگرکوئی شخص بندہ سے نقل کرے تو چاہیئے کہ اس نقل کو دیکھے اگر خدائے تعالیٰ کے کلام کے موافق ہے تو وہ (نقل) بندہ سے ہے اور اگر خدائے تعالیٰ کے کلام کے موافق نہیں ہے تو وہ نقل بندہ سے نہیں ہے یا وہ شخص ہماری بات کو سمجھ نہ سکا

12 چنانچہ بندگی میاں سیدخوندمیرؓ نے عقیدہ شریفہ میں فرمایا ہے کہ احادیث میں اختلاف بہت ہے اس کی صحت مشکل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو حدیث کہ خدائے تعالیٰ کی کتاب اوراس بندہ کے حال کے موافق ہو وہی صحیح ہے

13 چنانچہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے لئے حدیثیں بہت ہوجائیں گی تم ان کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ رد کرو

14 اور نیز آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد حدیثیں بہت ہوجائیں گی پس جو حدیث قرآن شریف کے موافق ہو تو میری حدیث ہے میں نے کہا ہے یا میں نے نہیں کہا اور جو قرآن شریف کے مخالف ہو تو مجھ سے نہیں ہے اور میں قرآن شریف کے خلاف کس طرح کہوں گا

15 اورہم نے یہ نقول بندگی میاں سیدخوندمیرؓ سیدالشہداء واصل الحق سے سنے ہیں اور رسالہ عقیدہ میں دیکھا ہے اور کھانبیل میں بعضے مہاجرین اور بندگی میاں سیدخوندمیرؓ نے میاں سیدخوندمیرؓ کے حجرہ میں اجماع کیا تھا اور چند محضر کھانبیل میں ہوئے تھے اور قصبہ بڑلی میں اُن پر اجماع ہوا تھا اور احمد آباد میں بندگی میاں عبدالمجیدؓ کی قبر کے پاس محضر ہوا تھا اور موضع سیہہ میں اجماع ہوا تھا اور کتبے کئے تھے اور موضع بھدری والی میں چند بار محضر ہوے اور موضع بھیلوٹ میں بڑکھرنی اور ببول کے جھاڑ کے نیچے بندگی میراں سیدمحمودؓ کے حضور میں چند بار اجماع ہوئے اوران مقامات پر جو مذکور ہوئے بعضے نقول ان ہی مقامات پر لکھا ہوں اور جو نقل ورش کہ عالیت پر نظر آئے و بندگی میراں سیدمحمودؓ اور بندگی میاں سیدخوندمیرؓ صدیقِ مہدیؑ سے ہے اور بعضے مہاجرینؓ بھی عالیت پر تھے اور چند صد نقول اس رسالہ میں لکھے گئے ہیں

16 اور نیز واضح ہو کہ جو برادر کہ (اس رسالہ کو) دیکھے پڑھے عبارت پر نظر نہ کرے مہدی علیہ السلام کے نقول پر

نظر کرے اس لئے کہ یہ کاتب امی ہے اور ان نقول میں میں نے اپنی دانش سے کمی بیشی نہیں کی ہے (بلکہ) جو کچھ کہ میراں سیدمحمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ اور بعضے اصحابِ مہدی علیہ السلام سے سنا ہے (ویسا ہی) لکھا ہے اور بعضے لوگ کہتے ہیں کہ (یہ نقول) معتبر نہیں ہیں اور تطبیق نہیں دیا ہے اس لئے کہ ہمارے حال اور زمانے کے موافق نہیں اور اگر میں نے ان نقول کو اپنی دانش سے کم وزاید لکھا ہے تو ظلم اپنے نفس پر کیا ہے اور جو شخص کہ مہدیؑ اور اصحابِ مہدیؑ پر افترا کرے گا وہ درحقیقت ان پر افتراء نہیں کیا بلکہ خدائے تعالیٰ پر (افتراء) کیا

17 اور ان نقول کو بیس باب اور چند فصلوں میں ختم کرتا ہوں اللہ کی توفیق سے اگر چاہے اللہ تعالیٰ۔

سلسلہ	فہرست ابواب	صفحہ

پہلا باب

مہدیت کے ثبوت اور علماء (ظاہر) کے انکار کے بیان میں

اس باب میں دو فصل ہیں اور ہم ہر ایک فصل کو علٰحدہ بیان کریں گے اگر چاہے اللہ تعالیٰ۔

فصل: 1 ہم اپنے اعمال کی برائیوں اور اپنے نفوس کی شرارتوں سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں خدا جس کو ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کو ہدایت کرنے والا کوئی نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بغیر خدائے واحد کے کوئی معبود نہیں اور نہ اس کا کوئی شریک ہے پھر ہم خدا کے رسول پر صلوٰۃ اور سلام پڑھتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد تمام مرسلین اور انبیاء کے سردار ہیں اور آپ کی آلِ پاک اصحاب کرام عترت اطہار و انصار اور مہاجرین پر خدا کی رحمت ہو اور ان پر سلام جو بزرگ ہیں اور اسلام کی ہدایت اور مغفرت کے لئے مخصوص ہیں جن کا نام نامی محمد (اور لقب) مہدی مجتبیٰ خاتمِ ولایت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو وہی ولایت مقیدہ کے صاحب ہیں جن پر وہ ختم ہوئی اور وہی مہدی آخرالزماں علیہ السلام ہیں جن کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا۔

2 میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے قرآن کی اس آیت کو اپنی مہدیت کے ثبوت میں پیش فرمایا اور وہ آیت یہ ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا جو اپنے رب کی بینہ پر ہے۔

3 واضح ہو کہ من کان میں من سے مراد مہدیؑ ہے اور بینہ سے مراد ولایتِ محمدیہؐ ہے جس کی تعبیر فرمان رسول علیہ السلام، میں خدا کے نور سے ہوں اور مومنین میرے نور سے ہیں سے کی گئی اور اس کے پیچھے آتا ہے گواہی دینے والا یعنے اس بینہ کے پیچھے پیچھے اس کی تائید میں قرآن بھی ہے جو اللہ کے پاس سے نازل ہوا ہے یعنی خدا کی کتاب شہادت دیتی ہے کہ وہی خاتمِ ولایت محمدیہؐ ہے اور وہی مہدیؑ ہے جس کو زمانہ آخر میں بھیجنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اور اس کے پہلے موسیٰؑ کی کتاب ہے جو امام اور رحمت ہے یعنی قرآن کے پہلے موسیٰ کی کتاب ہے اور وہ توریٰت ہے جو امام یعنی مقتدا ہے جس کی بنو اسرائیل پیروی کرتے تھے اور ان کے لئے رحمت ہے یعنی اس قرآن کے پہلے موسیٰ کی کتاب بھی اس کی شہادت دیتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی علیہ السلام کی شہادت دیتی ہے یہ سب اس پر ایمان لاتے ہیں بہٖ کی ضمیر من کی طرف پھرتی ہے اور اولیک اسم اشارہ ہے اور مشارٌ الیہ وہی بینہ ہے قرآن اور توریٰت یہ سب کے سب اس پر ایمان لاتے ہیں یہاں ایمان لانے کے

معنی موافقت اور تصدیق کرنے کے ہیں

4 جب مہدی علیہ السلام بہ نفسِ نفیس اپنے ساتھ یہ حجت رکھتا ہو اور قرآن اس کی تائید میں شہادت دیتا ہو اور مہدی علیہ السلام کی قوم ایسی قوم ہو جس کی تعریف خدا نے اپنے کلامِ پاک میں اس طرح کی ہو کہ دوسروں کے لئے وہ تعریف نہ ہو سکے چنانچہ فرماتا ہے اللہ کہ آگے چل کر ایک ایسی قوم کو پیدا کرے گا جس کو وہ دوست رکھے گا اور وہ اپنے خدا کو دوست رکھے گی۔ یہ کلام مہدی علیہ السلام کی سچائی کی شہادت دیتا ہے اور قومِ مہدی علیہ السلام کے موافق ہے تو پھر کسی دوسری شہادت کی ضرورت نہیں

5 اگر چہ کہ مہدی علیہ السلام کی اور بھی بہت سی دوسری علامتیں ہیں کیونکہ اجرائی حکم کے لئے دو گواہوں کی گواہی کافی ہے حالاں کہ مہدی علیہ السلام کے لئے (لاکھوں کی تعداد میں) ایسے مومنین گواہ ہیں جن کے قول وفعل اور قول وعلم اور علم وشہادت میں اتحاد ہے

6 جب مہدیؑ حق ہے اور مہدیؑ کی حجت پر یہ لوگ گواہ ہیں تو اب دوسروں پر مہدیؑ کی دعوت کا قبول کرنا واجب ہو گیا اس پر بھی ایمان نہ لائیں انکار ہی کرتے جائیں اور روگرداں رہیں تو دوزخ ان کا ٹھکانہ ہے۔ چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے جو کوئی اس کا (مہدیؑ کا) منکر ہو فرقوں میں سے تو دوزخ اُس کا ٹھکانہ ہے۔ کیونکہ اس پر (مہدیؑ پر) ولایتِ محمدؐ یہ ختم ہوئی

7 اور جو شخص آپؐ کی (نبیؐ کی) نبوت پر ایمان لائے اور آپ ﷺ کی ولایت پر ایمان نہ لائے تو ایسا ہی کافر ہو گا جیسا کہ یہود نصاریٰ آپ ﷺ کی نبوت کا انکار کر کے کافر ہوئے کیونکہ نبوت نبی کا ظاہر ہے اور ولایت نبی کا باطن ہے محمد ﷺ کا انکار کرنا خواہ آپ ﷺ کے کسی مظہر میں ہو یا مظہر ولایت میں ہو یا مظہر نبوت میں اس کے لئے دوزخ ہی کا وعدہ ہے

8 پس اے عزیز و محمد مہدیؑ کو قبول کرو شاید تم کامیاب ہو سکو۔ جس نے محمد ملقب بہ مہدی علیہ السلام کو قبول نہ کیا یقیناً اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قبول نہ کیا رسولِ کریم ﷺ نے مہدیؑ کے باب میں بہت کچھ فرمایا ہے

9 چنانچہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں میری اُمت کس طرح ہلاک ہو گی میں اس کے پہلے حصہ میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر میں اور مہدی جو میری اہل بیت سے ہے

10 اس کے درمیان ہے اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں مہدی پر تو ایمان لاتا ہوں لیکن اس مہدی پر ایمان نہیں لاتا تو اس کی مثال بعینہٖ ایسے آدمی کی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ کہے کہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاتا ہوں لیکن اس محمد کو محمد رسول اللہ نہیں مانتا۔

11 محمد مصطفیٰ ﷺ پر کفار اس واسطے ایمان نہ لائے کہ آپ ﷺ جو کچھ کہتے اور کرتے تھے خدا کے حکم سے کہتے اور کرتے تھے یعنی آپ ﷺ کا ہر قول و فعل وحی کا تابع تھا چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے وہ اپنی خواہشِ نفسانی سے نہیں بولتا ہے وہ تو سراپا وحی ہے۔

12 آپ ﷺ جو وحی کے موافق کہتے تھے اور وحی کے موافق کرتے تھے لوگوں کو خواہشات کا خلاف واقع ہوتا تھا کیونکہ ان پر نفسانی رعونتیں اس قدر غالب آ گئی تھیں کہ کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے تھے محض اپنے کتابی معلومات پر خوش تھے اور دھوکے میں پڑے ہوئے تھے اہل ہوا و ہوس کا طریق تو ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے پس جب ان کے پاس ان کے رسول کھلی دلیلیں لے کر آئے تو وہ اپنے موجودہ علم پر یہی خوش ہو رہے اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے جس سے وہ تمسخر کرتے تھے

13 اور کہتے تھے کہ امیاں (خدا کے رسول) اس مرتبہ کے اہل نہیں (محض) وہ حسد اور عناد کی وجہ جاہل ہو گئے اگر چہ کہ وہ خود کو عالم سمجھتے تھے چنانچہ اسی طرح انہوں نے اپنی کتاب اور اپنے رسول کا انکار کر دیا

14 چنانچہ منقول ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص مالک ابن ضیف یہودی تھا جو آنحضرت ﷺ سے مجادلہ کیا کرتا تھا آنحضرت ﷺ نے اُس کو فرمایا کہ کیا تو نے توریٰت میں نہیں دیکھا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فربہ عالم سے بغض رکھتا ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا رسول ﷺ نے تو پس تو یہی فربہ عالم ہے اس پر یہودی غصہ میں آیا اور کہا اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نہیں اتاری۔

15 اور ان کا یہ انکار کرنا ایسے شخص کی ذات سے جو خدا کی جانب سے خبر لاتا ہے محض اسی لئے ہے کہ اکثر لوگ اپنے باپ دادا کی تقلید سے باہر ہونا اور رسول علیہ السلام کے ساتھ موافقت کرنا نہیں چاہتے

16 چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اسی طرح ہم نے تیرے پہلے کسی قریہ میں کسی ڈرانے والے کو جو بھیجا تو وہاں کے

متمولوں نے کہا کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایسا ہی پایا اور ہم ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں

17 حالاں کہ حق تعالیٰ نے مالداروں اور ان کے پیشواؤں کے اقوال کی یہ خبر (اپنے کلامِ پاک میں) دی ہے ولیکن (مالداروں کے) پیشوا اور اکابرین سے جو جاہ وریاست میں ممتاز تھے ان سے بھی پیغمبروں کے ساتھ شرارت، دشمنی، تکذیب اور قتل وقوع میں آتے رہے

18 جیسا کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور اسی طرح ہم نے ہر قریہ میں وہاں کے بڑے بڑے سرکشوں کو مکر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے وہ اپنی ہی ذاتوں سے مکر کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں ہیں۔

19 پس اے عزیز غور کر کہ جب مہدی علیہ السلام آنحضرت علیہ السلام اور دوسرے پیغمبروں کی راہ پر ہے تو یہہ (دُنیا پرستوں کے) اکابرین کا گروہ مہدیؑ کے ساتھ ضرور عداوت اور مخالفت کرے گا اور یہہ بات بھی سید محمد مہدیؑ کی حقیقت کی دلیل ہے

20 چنانچہ فتوحات مکی میں مذکور ہے جب یہہ امام مہدیؑ نکل آئیں گے تو خصوصاً فقہاء ان کے کھلم کھلے دشمن ہو جائیں گے کیونکہ ان کی ریاست باقی نہیں رہے گی

21 اور مہدیؑ کے صحابہؓ کی شان میں بیان کیا ہے کہ اور وہ لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے قدم بقدم ہوں گے اللہ کے معاہدات میں سچے اتریں گے اور وہ عجم کے لوگ ہوں گے ان میں کوئی عربی نہ ہوگا لیکن عربیت (قال اللہ قال الرسولؐ) سے ہی گفتگو کریں گے اور ان کا ایک محافظ ہوگا جو اُن کی جنس سے نہ ہوگا وہ کبھی خدا کی نافرمانی نہ کریگا وہ وزراء وامنا میں افضل ہوگا۔ تحقیق مہدیؑ اپنے اہل زمانہ پر خدا کی حجت ہے اور یہ انبیاء کا درجہ ہے جس میں مشارکت واقع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف سے فرمایا میں بصیرت پر دعوت الیٰ اللہ کرتا ہوں اور وہ جو میرا تابع ہے خدا نے خبر دی اس کی اپنے نبی کے ذریعہ پس مہدیؑ تابع رسول ﷺ ہے اور وہ صلعم اپنی دعوت الیٰ اللہ میں معصوم ہیں پس آپؐ کے تابع (مہدیؑ) بھی معصوم عن الخطاء ہیں کیونکہ وہ آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں

22 مہدی علیہ السلام کی تعریف میں حدیثِ شریف میں بھی یوں ہی وارد ہے رسولِ کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ (مہدیؑ) میرے نقشِ قدم چلے گا خطا نہیں کریگا اور دعوت الیٰ اللہ میں اس عصمت کا سوال اکثر بلکہ کل اولیاء اللہؒ نے کیا ہے اور یہ مہدیؑ غصہ میں آئے گا بھی تو خدا ہی کے لئے بہ خلاف ان لوگوں کے جو اپنی خواہش نفسانی اور اعراض کی مخالفت پر غصہ

کرتے ہیں

23 پس ایسے عادات وخصائل سوائے ایک منصف وعادل کے دوسرے سے ممکن نہیں کوئی جابر وظالم اس پیمانہ پر پورا نہیں اتر سکتا

24 اور مہدیؑ اس کو یعنی علم قیاس کو اس لئے نہیں جانتا کہ اس سے پرہیز کرے پس مہدی علیہ السلام حکم نہیں کرے گا مگر وہی جو ڈالے گا اس کی طرف فرشتہ اللہ کے پاس سے جس کو اللہ نے اس لئے بھیجا ہے کہ اس کو مضبوط کرے اور یہی شرع حقیقی محمدیؐ ہے

25 تا آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر زندہ ہوتے اور مہدیؑ کے دیئے ہوئے احکام آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش کئے جاتے تو آنحضرت ﷺ وہی حکم فرماتے جو امام مہدیِ موعودؑ نے فرمایا تھا اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حکم مہدیؑ بعینہٖ شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

26 پس جب اس طرح کے نصوص (تعلیمات) آپ کے پاس موجود ہیں جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں تو آپ کو جائز نہیں ہے کہ آپ (باوجود اِن اِلٰہی تعلیمات کے) قیاس پر عمل فرمائیں اور اسی واسطے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ امام مہدی میرے نقشِ قدم پر چلیں گے اور خطا نہ کریں گے

27 پس ہم کو معلوم ہوا کہ مہدیؑ تابع ہیں نئی شریعت لانے والے نہیں ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ معصوم ہیں حکم میں معصوم ہونے کے یہی معنی ہیں کہ وہ خطا سے محفوظ رہیں گے بے شک یہہ رسول ﷺ کا فرمودہ ہے اس میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے اور آپ سراپا دمی ہیں اور کہا ہے کہ جو علم مہدیؑ کو ہوگا وہ اصحاب رسوم سے کسی کو نہ ہوگا اور اصحاب رسوم کو یہ درجہ میسر نہیں کیونکہ انہوں نے مرتبہ اور ریاست کی محبت اور اللہ کے بندوں پر فوقیت حاصل کرنے اور عوام الناس کو اپنے محتاج بنانے کے لئے علم سیکھا ہے نہ وہ خود کامیاب ہوں گے اور نہ ان سے کوئی کامیاب ہوسکے گا

28 اور فقہائے وقت کی حالت یہی ہے جو سرکاری خدمات یعنی قضاءت وشہادت محاسبی ومدرسی وغیرہ کی رغبت رکھتے ہیں اب رہیں ممتاز ہستیاں (مشائخین) کی یہ کیفیت ہے کہ اطراف واکناف (بڑی بڑی مجلسوں میں) تشریف فرما ہوتے ہیں نیچی نگاہوں سے لوگوں کو دیکھتے ہیں جیسے کوئی منکسر المزاج متواضع آدمی دیکھتا ہے اور ہونٹ ہلاتے جاتے ہیں کہ

دیکھنے والا یہ سمجھے کہ حضرت اللہ کی یاد میں مشغول ہیں گفتگو میں ایک عجیب طرح کا ناز و انداز ان پر نفس کی رعونتیں غالب ہوتی ہیں اور ان کے دل بھیڑیوں کے جیسے ہوتے ہیں ان کی طرف خدا کی نظر نہیں ہوتی ان ممتاز ہستیوں کا یہ حال ہے کہ وہ شیطان کے مصاحب ہیں اللہ کو ان کی حاجب نہیں ان کا لباس بھیڑ کی کھال ہوتی ہے منھ کے میٹھے دل کے کھوٹے ہیں جب یہ امام علیہ السلام ظاہر ہوگا تو خصوصاً

29 فقہای اس کی مخالفت پر تلے رہیں گے رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدیؑ نوحؑ کی کشتی کے مانند ہے اس میں جو سوار ہو گیا نجات پائی اور جس نے اس سے منھ پھیر لیا غرق ہو گیا کیونکہ ان کی ریاست درہم برہم اور شہرت عامہ گم ہو جائے گی بلکہ انہیں کوئی عالم نہیں کہے گا

30 اس امام کے وجود سے دنیا سے احکام کا خلاف اُٹھ جائے گا اگر تلوار اس کے ہاتھ میں نہ ہوتی تو فقہا اس کے قتل کا فتویٰ دیتے اور جب وہ ان کے مذہب کے خلاف احکام نافذ کریگا تو وہ اس کو گمراہ سمجھیں گے کیونکہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ اجتہاد کا زمانہ منقطع ہو گیا ہے اور نیز ان کا یہ اعتقاد ہے کہ ان کے آئمہ کے بعد اب کسی کو درجہ اجتہاد نصیب نہیں ہو سکتا اور جو آدمی احکام شریعت کے موافق معرفتِ الٰہی کا دعویٰ کرے تو ان کے پاس وہ فاسد الخیال دیوانہ ہے اس کی طرف کوئی ملتفت نہیں ہوتا ہاں اگر ایسا آدمی صاحبِ مال و دولت یا صاحبِ سلطنت ہوتا تو یہ فقہاء اس کے مال کی رغبت یا اس کی سلطنت کے خوف سے اس کے مطیع ہو جاتے

31 اور ان احادیث و روایات کو جو مہدی علیہ السلام کے حق میں وارد ہوئیں علماء سلف نے ان کو بہ منزلۂ تواتر رکھا ہے چنانچہ قرطبی میں مذکور ہے۔ اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے مہدی علیہ السلام کے باب میں حدیثیں راویوں کی کثرت کے سبب سے درجہ تواتر کو پہونچی ہیں۔ اور جو احادیث کہ آپس میں متعارض ہیں ان کو علمائے سلف نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ مہدی علیہ السلام کا آنا برحق ہے اور اختلافات علامات میں ہیں۔

32 چنانچہ امام بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں فرمایا ہے کہ مہدی علیہ السلام کے باب میں لوگوں نے اختلاف کیا بالآخر ایک جماعت نے توقف کیا اور اس کا علم عالم کے حوالہ کیا اور یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ مہدی علیہ السلام اولادِ فاطمہ رضی اللہ عنہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص ہوگا آخر زمانہ میں نکلے گا

33 اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی نے فرمایا علماء کا مذہب یہ ہے کہ مہدی امامِ عادل فاطمہ رضی اللہ عنہ کی

اولاد سے ہے خدا اس کو جب چاہے گا پیدا کرے گا اور اس کو اپنے دین کی نصرت کے لئے پیدا کرے گا

34 چنانچہ عبداللہ بن عطا سے مروی ہے کہا میں نے ابو جعفر بن محمد سے سوال کیا اور کہا جب امام مہدی علیہ السلام نکلیں گے تو ان کی کیا سیرت ہوگی تو کہا اپنے ماقبل کی بدعتوں کو منہدم کر دیں گے جیسا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور نئے سرے سے اسلام کو تازہ کریں گے

35 اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مہدی کسی بدعت کو بغیر زائل کئے اور کسی سنت کو بغیر قائم کئے نہیں چھوڑیں گے۔ عقدالدرر میں بھی یہی مذکور ہے۔

فصل: صفات مہدیِ موعود علیہ السلام کے بیان میں

36 اور حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ خدائے تعالیٰ مہدیؑ کو اس وقت بھیجا کہ دین کا مقصد دنیا سے اٹھ گیا فرمایا کہ دین کا مقصد تین چیزوں سے مفقود ہوجاتا ہے یعنی رسم، عادت، اور بدعت جس وقت کہ مہدیؑ ظہور میں آئے رسم اور عادت اور بدعت کو دور کرے اور دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نصرت کرے چنانچہ شرح مقاصد میں (ایسا) ہی مذکور ہے

37 اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام سے منقول ہے آپؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ اس بندہ کو مہدیؑ کر کے اس وقت بھیجا کہ تمام عالم سے دین چلا گیا تھا مگر مجذوبوں میں باقی تھا

38 اور یہ صفتیں جو ان احادیث و روایات (مذکورہ سے) ثابت ہوئیں (وہ سب) سید محمد مہدی علیہ السلام کی ذات میں موجود تھیں اس میں کسی قسم کا خلاف نہیں

39 اور جب حق تعالیٰ کا مقصود مہدی کے بھیجنے میں محض یہی ہے کہ دین خدا کی نصرت کرے اور ذاتِ مہدیؑ کے واسطہ سے لوگ توحید اور خدائے تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں تو پس دوسری وہ علامتیں کہ جن میں اختلاف ہے مقصود کے خلاف ہیں اگر (مختلف فیہ) علامات نہ پائے جائیں اور کوئی شخص اس وجہ سے مہدی علیہ السلام کو دروغ گو کہتا ہے اور آپؑ کے ساتھ مخالفت کرتا ہے تو وہ شخص اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اس لئے کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں جو کچھ کرتا ہوں اور کہتا ہوں اس خبر کے واسطہ سے ہے جو مجھ کو خدائے تعالیٰ کی جانب سے پہونچتی ہے اور اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں خدا کی کتاب کو پیش فرمایا

40 اور یہ دو حال سے خالی نہیں یا راست گو ہے یا دروغ گو اگر دروغ گو ہے پس ضرر اور دبال اسی پر ہوگا اس لئے کہ وہ بڑا ظالم ہے اور اگر راست گو ہے تو پس اس کا ضرر اور وبال اس کو جھٹلانے والوں پر ہوگا کیونکہ وہی بڑے ظالم ہیں کہ اس کو دروغ گو کہتے ہیں

41 اور اس نے (مہدی علیہ السلام نے) جو کچھ کہا ہے خدا کی تعلیم سے کہا ہے چنانچہ امام مہدی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بلا واسطہ (بمقام طریقت) اللہ تعالیٰ سے ہر نئے دن تعلیم پاتا ہوں (فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ) کہو (اے سید محمدؐ) میں خدا کا بندہ ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ کا تابع (بہ مقام شریعت) ہوں۔

42 سید محمد مہدی آخر الزماںؑ ہے اور پیغمبر خدا کا وارث جاننے والا علم قرآن و ایمان کا بیان کرنے والا۔ احکام حقیقت وشریعت وخوشنودی حق کا ہے انتہیٰ

43 حضرت علاء الدین دانشمند بدریؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مہدیؑ جب مکہ معظّمہ کو گئے تو آپؑ کے ساتھ تین سو ہندی تھے جب آپؑ حج سے فارغ ہوئے تو حرم میں بآوازِ بلند منادی کی اور فرمایا جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے پس اس پر جتنے ساتھی تھے سبھوں نے بیعت کر لی

44 اور نیز میراں سید محمد مہدیِ موعودؑ سے منقول ہے کہ دعوئے مہدیت ظاہر کرنے سے پہلے بیس سال آپؑ کو اللہ کا فرمان ہوتا رہا کہ تو مہدیِ موعود ہے حضرت مہدیؑ نے (اس فرمان کو) بیس سال ظاہر نہیں فرمایا جب آپؑ قصبۂ بڑلی میں تشریف لائے تو فرمانِ باری ہوا کہ کیوں تو اپنے دعویٰ مہدیت کو ظاہر نہیں کرتا ہے بلکہ عتاب آمیز فرمان ہوا کہ تو مخلوق سے ڈرتا ہے من بعد آپؑ نے دعوئے مہدیت کو ظاہر فرمایا

45 اس کے بعد شہر نہروالہ کے ملاؤں نے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپؑ اپنے کو مہدیؑ کہلاتے ہو تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ نہیں کہتا ہے بلکہ خدائے تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے ملاؤں نے کہا کہ مہدیؑ کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا اور آپؑ کے والد کا نام تو سید خاں ہے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا کہ کیا خدائے تعالیٰ سید خاں کے بیٹے کو مہدیؑ کرنے پر قادر نہیں؟

46 اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام کے حضور میں ملاؤں نے عرض کیا مہدی محمد بن عبد اللہ ہوگا اور آپؑ کے

والد کا نام تو سید خاں ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے کہو کہ سید خاں کے بیٹے کو کس لئے مہدیؑ کیا

47 اور نیز نقل ہے کہ ملاؤں نے رسول علیہ السلام کی حدیث مہدی علیہ السلام کے حضور میں پیش کی کہ اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا اور (عرض کیا کہ) آپؑ کے والد کا نام تو سید خاں ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ رسول علیہ السلام کا باپ کا فرشخص تھا وہ عبداللہ کیونکر ہوسکتا ہے بلکہ محمد رسول اللہ بھی محمد عبداللہ ہے اور مہدیؑ محمد عبداللہ اور محمد عبداللہ میں کاتب نے جو لفظ ابن لکھا ہے یہ اس کا سہو ہے

48 اور مہدیؑ کی اور دوسری نقلیں احادیث اور روایات کتابوں میں بہت سی ہیں اور مہدیؑ کے صحابہؓ نے بھی ملاؤں کو بہت جوابات دیئے ہیں

49 اور نیز نقل ہے کہ ملا معین الدین نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں آپؑ کے دعوئے مہدیت کے بعد دو ملاؤں کے ذریعہ چار سوال کروائے تو انہوں نے حضرت علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سوالات پیش کئے۔

پہلا سوال ہے کہ ایک مرد کہتا ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ چاہا تو کل میں فلاں جگہ جاوں گا اور وہ نہیں گیا پس چاہیئے کہ (خدائے تعالیٰ کے) فرمانِ ہٰذا تم چاہتے ہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سے اس کا جانا ضروری ہے یا نہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ جانتا تھا کہ ملاؤں کو کچھ علم ہے لیکن معلوم ہوا کہ بے علم ہیں اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ یہ شخص یہی چاہے گا اور اس کا چاہنا اس کے مطلوب کو نہیں پہونچے گا۔

50 **دوسرا سوال** انہوں نے یہ کیا کہ آپ کے والد کا نام کیا ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ میرے والد کا نام سید خاں ہے تو ملاؤں نے کہا کہ نبیؐ کا نام محمد بن عبداللہ ہے اور مہدیؑ کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا فرمایا کہ خدا سے جنگ کرو کہ سید خاں کے بیٹے کو کس لئے مہدی (موعودؑ) کیا۔

51 **تیسرا سوال** یہ کیا کہ آپؑ ولایت کو نبوت پر فضل دیتے ہو تو فرمایا کہ بندہ فضل دیتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ولایت نبوت سے افضل ہے۔اس کے بعد ملاؤں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت نبی کی نبوت پر فضیلت رکھتی ہے نہ کہ دوسرے کی ولایت تو فرمایا کہ بندہ کس وقت کہا تھا کہ بندہ کو نبی ﷺ پر فضل ہے۔اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ نبوت کس چیز کو کہتے ہیں اور ولایت کس کا نام۔

52 **چوتھا سوال** یہ کیا کہ آپؑ ایمان کی کمی اور زیادتی کے قایل ہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ بندہ قائل ہے یا خدائے

تعالیٰ فرماتا ہے۔مومنین وہی لوگ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دِل ڈر جاتے ہیں اور جب اُن کے سامنے خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو اُن کے ایمان کو زیادہ کر دیتی ہیں، اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ ملاؤں نے کہا کہ امام اعظمؒ نے تو یہ فرمایا ہے کہ ایمان نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ امام اعظمؒ نے اپنے ایمان کے متعلق فرمایا ہے لیکن امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی سبب سے زاری کی ہے اور کہا ہے کہ ایمان گھٹتا ہے اور بڑھتا ہے۔

53 نیز نقل ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام کا شہر نہروالہ سے اخراج ہوا تو حضرت علیہ السلام نے گوجری زبان میں فرمایا کہ ان بے ڈھنگوں کو نہیں چاہیئے کہ بندہ کا اخراج کریں بلکہ اُن کو یہ تو چاہیئے تھا کہ بندہ کو ایک سال یا دو سال بلکہ دس بیس سال تک مقید کرتے اور تمام عالم کے عالموں کو جمع کر کے اِس بندہ سے بحث کرتے تا کہ اگر بندہ حق پر ہے تو دین خدا کی مدد کرتے اور حق پر نہیں ہے تو بندہ کو قتل کرتے

54 اور بندہ کا اخراج کرنا ان کے لئے مناسب نہ تھا اس لئے کہ میں جہاں جاوں گا مخلوق کو گمراہ کروں گا

55 اور نیز فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ان علماؤں کا منھ بہر دو طریق کالا کرے گا (اس لئے کہ) اگر بندہ حق پر ہے تو کس لئے دین خدا کی نصرت نہیں کی اور اگر بندہ باطل پر ہے تو کس لئے بندہ کو قتل نہیں کیا کیونکہ میں جہاں جاؤں گا وہاں مخلوق کو گمراہ کروں گا۔

56 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاؤں نے کہا کہ مہدی علیہ السلام پر تمام عالم کے لوگ ایمان لائیں گے تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا مومن ایمان لائیں گے یا کافر اس کے بعد ملاؤں نے کہا کہ مومن ایمان لائیں گے اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام مومن (ازلی) ایمان لائے اور اطاعت قبول کی

57 اس کے بعد فرمایا کہ میاں مخدوم قرآن پڑھو میاں مذکور حافظ اور مبشر تھے بیان کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں قرآن پڑھتے تھے

58 اور نیز بندگی سید خوندمیر سید السادات رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپؑ نے اس مکتوب کو سید کبیر کے پاس روانہ فرمایا تھا واضح ہو کہ اس روز سے کہ سید محمدؑ نے خلق کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے دعوت شروع فرمائی مخلوق نے آپؑ کے ساتھ مخالفت آغاز کی آپؑ نے فرمایا کہ ان کی مخالفت کا سبب کیا ہے معلوم نہیں ہوتا اگر بندہ سے کوئی سہو اور غلطی ہوئی ہے تو مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ مومن آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں کے لحاظ سے (بندہ کو) آگاہ فرمائیں اور ہم بھی سب

کے ساتھ قرآن کی طرف رجوع اور رسول علیہ السلام کے ساتھ موافقت کریں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر اگر تم کسی بات بات میں جھگڑ پڑو تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو فریقین میں سے جو شخص قرآن و رسولؐ کی اتباع سے قدم باہر رکھے اس کا فریضہ ہے کہ توبہ کرے اور (خطا سے) باز آئے اور خدا و رسولؐ کے ساتھ موافقت کرے اگر خدا و رسولؐ کی مخالفت سے باز نہیں آئے گا اور مصر رہے گا تو (ویسا شخص) واجب القتل ہے اور کئی سال سے سید محمدؐ اور آپؐ کے مقلدین یہ فریاد کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں میں سے جس پر ہمارا قصور اور نقصان (عمل و اعتقاد) ظاہر ہوئے اور انصاف کی راہ اور علمی حجت سے ہم کو باز نہ رکھے تو وہ اللہ کے پاس ماخوذ ہوگا لیکن کسی نے علمی حجت سے ہماری فہمائش نہیں کی بلکہ تغلب و تسلط اور سلطنت کی بناء پر بدعت اور ضلالت کا حکم ہم پر کیا اب ہم مظلوم ہو چکے اس طرح کہ بعض مہدویوں کو مار پیٹ کی اور بعض کو قید کیا اور بعض کو اخراج کئے اور مسجدوں کو جلائے اور ظالموں نے قسم قسم کا ظلم کیا چنانچہ قرآن مجید کی آیت میں مذکور ہے کہ اگر بعض لوگوں کو بعضوں کے ذریعہ سے اللہ کا دفع کرنا نہ ہوتا تو گرادیئے جاتے صومعے گرجے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے۔ اب ہم پر لازم ہوگیا کہ خدا کے دین کے لئے جان بازی کریں تا کہ خدائے تعالیٰ ہماری مدد کرے چنانچہ فرمانِ باری ہے کہ جو شخص خدا کی مدد کرے گا خدا اس کی ضرور مدد کریگا۔ اگر چہ کہ ہم تھوڑے اور ضعیف ہیں مگر ہمارا صاحب توانا اور غالب ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ بے شک قوی اور غالب ہے۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ اس نقل (مذکور) کو سید کبیر کے پاس بھیج کر پینتیس سال کا عرصہ ہوا۔ شرح مصابیح میں مذکور ہے کہ مہدیؑ ایک عزیز (غالب) مرد ہوگا جس کو عارفین ہی پہچانیں گے۔

دوسرا باب

مہدیؑ (کی ذات) کے انکار کے بیان میں

1 انکارِ مہدی علیہ السلام کفر ہے چنانچہ مہدیؑ کے ذکر میں طبقات الفقہاء میں کہا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مہدی علیہ السلام کا انکار کیا کافر ہوگیا۔ اور نیز اسناد کے ساتھ فصل الخطاب میں مذکور ہے کہ جس نے مہدی علیہ السلام کے خروج کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا اس چیز سے جو نازل ہوئی محمد ﷺ پر پس جس ذات کے خروج کا انکار کفر ہے تو اس کے ظہور کے بعد بطریق اولیٰ کفر ہوگا۔ اور جس نے نزول عیسیٰؑ کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا اور جس نے ایمان نہیں لایا قدر خیر وشر من اللہ ہونے پر تو کافر ہوگیا (چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے ایمان نہیں لایا قدر خیر وشر من اللہ پر تو چاہیئے کہ میرے غیر کو اپنا رب بنالے اور حدیث شریف فصل الخطاب میں اسناد کے ساتھ مذکور ہے اور حضرت جابر بن عبداللہؓ سے فوایدالاخبار میں مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے دجال کے وجود کو جھٹلایا تو کافر ہوگیا اور جس نے مہدی علیہ السلام کو جھٹلایا تو کافر ہوگیا اور شرح مقاصد میں مذکور ہے مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں علامات قیامت سے ہیں اور علامات قیامت کا انکار کفر ہے۔ اور نیز مضمرات میں مذکور ہے کہ جس نے انکار کیا خبر واحد سے یا قیاس سے اور کہا کہ وہ حجت نہیں ہے تو بے شک کافر ہوتا ہے اور تفسیروں اور (سلف صالحین) کی کتابوں میں مذکور ہے کہ عالم باللہ اور ولی مطلق کا انکار کفر ہے

2 چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے دشمنی رکھی میرے اولیاء میں سے کسی ولی سے تو پس تحقیق اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے مجھ سے دشمنی رکھی (تو سمجھو کہ وہ) داخل ہوگیا دوزخ میں۔ اور (جب) مہدی علیہ السلام ممتاز ولی ہے اور اسی پر مصطفٰے علیہ السلام کی ولایت ختم ہوئی ہے تو اس کا انکار بطریق اولیٰ کفر ہوگا۔

3 اور نیز نقل ہے کہ میراں سید محمد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو حکم کہ میں بیان کرتا ہوں خدا سے (معلومات حضور خدا سے) اور خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں جو شخص کہ ان احکام سے ایک حرف کا (بھی) منکر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ماخوذ ہوگا

4 اور اپنی مہدیت کے ثبوت میں خدا اور کلامِ خدا اور اقوال وافعالِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجت فرمایا اور

فرمایا کہ جو شخص اس ذات کی مہدیت کا انکار کرے تو وہ خدا اور رسولِ خداؑ کا منکر ہے یہ نقل کھانبیل میں مذکور ہوئی

5 اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حجرہ میں ہر ایک صحابیِ مہدیؑ محضر کئے تھے مثلاً بندگی سید خوندمیر و میاں نعمت، میاں ملک جیو اور اکثر مہاجرین رضی اللہ عنہم اس محضر میں حاضر تھے اور چند دوسری نقلیں بھی اس محضرہ پر لکھی ہیں اور میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ (اس محضرہ کو) اپنے دائرہ کے یاروں کو سناؤ تا کہ ان کو بھی (اجماعی احکام) معلوم ہو جائیں اس کے بعد میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سب (یاران ؓ) شب و روز یہی سنتے ہیں بعد ازاں نقل مذکور پڑھی گئی اور تمام برادروں نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے ازسرِنو بیعت کی اس مجلس میں یہ ناقل بھی حاضر تھا

6 اور نیز نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں اکثر مہاجران مہدی علیہ السلام نے محضرہ کیا تھا مثلاً بندگی میاں سید خوندمیر، بندگی میاں شاہ نعمت، بندگی میاں شاہ نظام، بندگی میاں شاہ دلاور، میاں ملک جیو، میاں لاڑشہ اور میاں لاڑ امام رضی اللہ عنہم بلکہ تمام مہاجران مہدی علیہ السلام حاضر تھے اور گفتگو یہ تھی کہ (بغیر عبارت کے کس کو کافر نہیں کہنا چاہیئے یعنی) منکرانِ مہدی علیہ السلام کو

7 اور نیز نقل ہے کہ شہر خراسان میں بعض یاروں نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ بعضے برادر شہر میں جاتے ہیں اور خلق کو کافر کہتے ہیں تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو مارو اور نیز فرمایا کہ بے چاروں کو اس لئے مارتے ہیں کہ وہ کہنا نہیں جانتے

8 اور نیز واضح ہو کہ موضع بھدری والی میں تمام صحابۂ مہدی علیہ السلام نے محضر کیا تھا پس تمام مہاجروں نے فرمایا کہ ہم کو بھی چاہیئے کہ بغیر عبارت کے کسی کو کافر نہ کہیں اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ، بندگی میاں نعمتؓ اور دوسرے مہاجروں نے فرمایا کہ اگر کسی بیچارہ کو عبارت نہیں آتی ہے تو وہ کیا کرے یعنی کیا وہ حق پوشی کرے بعضے مہاجروں نے فرمایا کہ (اگر بہت (عبارت) نہیں جانتا ہے تو کم سے کم یہ حدیث یاد کرے (اور بوقت ضرورت) پڑھے چنانچہ فرمایا علیہ السلام نے جس نے مہدی کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی اس کا (مہدی علیہ السلام کا) منکر ہو فرقوں میں سے تو دوزخ اُس کا ٹھکانہ ہے۔ اس مجلس میں یہ ناقل بھی حاضر تھا

9 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی دو انگلیوں سے اپنے پوست کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ گوشت اور پوست بندہ کا ہے جو شخص اس ذات کی مہدیت کا انکار کرے وہ کافر ہے

10 اور نیز نقل ہے کہ میراں سید محمد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سید محمد بن سید خاں کی مہدیت کا انکار کرنا کفر ہے

11 اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کا انکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار خدا کا انکار ہے

12 اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کا انکار محمدؐ کا انکار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار تمام پیغمبروںؑ کا انکار ہے اور تمام پیغمبروں کا انکار خدا کا انکار ہے

13 اور نیز بندگی میاں لاڑ شہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مہدی علیہ السلام کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار خدائے تعالیٰ کا انکار ہے

14 اور نیز نقل ہے کہ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کا انکار تمام انبیاءؑ کے صحیفوں اور اگلوں کی کتابوں کا انکار ہے

15 اور نیز نقل ہے کہ میراں سید محمودؓ بن میراں سید محمد مہدی علیہ السلام موضع بھیلوٹ میں مقیم تھے ملا شیخ احمد مہراسیہ نے فتح خاں کے سامنے میراں سید محمودؓ کا گلہ کیا اور کہا کہ حضرتؓ منکرانِ مہدی علیہ السلام کو کافر کہتے ہیں فتح خاں باور نہیں کیا۔ شیخ مذکور گواہی دلانے کے لئے دو اشخاص کو فتح خاں سے طلب کر کے ہمراہ لے گیا اور میراں سید محمودؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ آپ منکرانِ مہدی علیہ السلام کو کیا فرماتے ہو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کافر کہتا ہوں پھر سوال کیا کہ منکرانِ مہدی علیہ السلام کو کیا فرماتے ہو فرمایا کہ اکفر کہتا ہوں پھر سوال کیا کہ کیا فرماتے ہو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اظلم کہتا ہوں شیخ احمد نے کہا کہ فتح خاں پوچھتا ہے میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتح خاں تو کیا اگر سلطان محمود مہدی علیہ السلام کا انکار کرے تو کافر ہے۔

16 اور نیز نقل ہے کہ سید مصطفیٰ عرف غالب خاں نے موضع بھیلوٹ میں میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ خوندکار منکرانِ مہدی علیہ السلام کو کیا فرماتے ہو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر کہتا ہوں سید مذکور نے پھر پوچھا کہ اگر ہم انکار کریں تو فرمایا اکفر کہتا ہوں سید مذکور خفت سے واپس ہو گیا اس مجلس میں اکثر مہاجر مثلاً میاں خوندمیرؓ، میاں دلاورؓ اور ملک معروف، میاں لاڑ امام، میاں سید سلام اللہ، میاں حیدر اور میاں بھائی مہاجر رضی اللہ عنہم موجود تھے اور قصبہ

مذکور غالب خاں کی ملک سے تھا

17 اور نیز نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں اکثر بلکہ سب مہاجرین مثلاً میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ، میاں نظام، میاں نعمت، میاں ملک جیو وغیرہ رضی اللہ عنہم نے محضرہ کیا تھا گفتگو یہ تھی کہ انکارِ مہدی علیہ السلام سے ایک صحابی نے فرمایا کہ بہ ظاہر کافر نہ ہوگا عنداللہ کافر ہوگا بعدازاں میاں شیخ محمد کبیر مہاجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے صاحب تجدید نکاح کرو اس لئے کہ ہم کیا جانیں وہ اللہ کے پاس مومن ہے یا کافر ہم ظاہر پر حکم کرتے ہیں اس مجلس میں یہ کاتب بھی حاضر تھا۔

18 و نیز نقل ہے کہ موضع سیہہ میں مہاجروں نے محضر کیا تھا مثلاً میاں نظام بن خداوند رضی اللہ عنہ میاں ملک جیو بن برخوردار رضی اللہ عنہ و میاں نعمت بن بڑے رضی اللہ عنہ میاں لاڑ شہ بن مبارک رضی اللہ عنہ میاں لاڑ بن راجہ رضی اللہ عنہ اور میاں دلاورؓ ان ہر چھ صحابہ نے کتبہ کر کے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ فرمایا سب کو معلوم ہے کہ اس کتبہ میں تحریر فرمائے تھے کہ ہم خلق کو کافر نہیں کہتے مگر منکراں مہدی علیہ السلام کو جیسا کہ قرآن اور احادیث میں مذکور ہے اس پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اگر کوئی شخص سوال کرے کہ منکرانِ مہدی علیہ السلام کو کیا فرماتے ہو تو ہم اس کو اس طرح جواب دیں گے کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ اور جو کوئی انکار کرے اس کا (مہدی علیہ السلام کا) فرقوں میں سے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے اور چنانچہ فرمانِ رسول علیہ السلام ہے کہ جس نے مہدیؑ کا انکار کیا کافر ہو گیا۔

19 اور عبدالملک سے مروی ہے کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار خواہ آپؐ کے کسی مظہر میں کرے مظہر ولایت میں ہو یا مظہر نبوت میں دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے کیونکہ مہدی علیہ السلام خاتم ولایت محمدیہؐ ہے اس مجلس میں یہ ناقل بھی حاضر تھا

20 نیز بندگی سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لائے اور آپؐ کی ولایت پر ایمان نہ لائے تو ایسا ہی کافر ہوتا ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر کے کافر ہوئے کیونکہ نبوت نبیؐ کا ظاہر ہے اور ولایت نبیؐ کا باطن ہے

21 و نیز میاں کمال شاہ کے رسالہ سے منقول ہے کہ تم محمد مہدیؑ کو قبول کرو شاید کامیاب ہوسکو اور جس نے محمد مہدی علیہ السلام کو قبول نہ کیا تحقیق اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا اور جو شخص کہے کہ میں مہدی علیہ السلام کو قبول کرتا ہوں لیکن اس مہدی علیہ السلام کو قبول نہیں کرتا تو اس کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانے میں یہ کہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرتا ہوں لیکن اس محمدؑ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مانتا۔

22 اور نیز بندگی میاں دلاورؓ سے منقول ہے کہ ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام کی زبان سے سنا ہے (مہدی علیہ السلام نے) فرمایا کہ جب دانا پور میں (آپؑ کو) جذبہ ہوا تو اول مرتبہ ذات (خدا) کی تجلی ہوئی اور فرمانِ (خدا) ہوا کہ ہم نے تجھ کو علم مراد اللہ عطا کیا اور اپنی کتاب (قرآن) کا وارث تجھ کو بنایا اور اہل ایمان پر تجھ کو حاکم گردانا ہے تیرا انکار ہمارا انکار ہے اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے۔ ہاں کیوں نہ ہو کہ (مہدی علیہ السلام کی ذات) محمدؑ کی خاص ولایت ہے

23 چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے اس مرتبہ (ولایت) کی خبر دی ہے اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا اے میرے نور کے نور اے میرے سر کے سر اے میری معرفت کے خزانے فدا کر دیا میں نے میرا ملک تجھ پر اے محمد

24 پس انکار اس کا (مہدی علیہ السلام کا) خدا کا انکار کیوں نہ ہو۔ یہ حکایت ہم نے مہدی علیہ السلام کی زبان سے سنی ہے بطور خود نہیں کہہ رہے ہیں پس کوئی شخص قبول کرے یا نہ کرے بندہ کے لئے فرمانِ مہدی علیہ السلام حجت ہے جس نے ہلال دیکھا اس پر روزہ لازم ہے

25 اور نیز نقل ہے کہ ایک روز سید کریم اللہ برادر سید سلام اللہ نے مہدیؑ سے پوچھا کہ آپ کا انکار کفر ہے تو فرمایا کہ ہاں ہمارا انکار کفر ہے اور اپنی ذات کی طرف اشارہ کیا اور اپنی ذات کو دکھلا کر فرمایا کہ اس ذات کا انکار کفر ہے یہ بات بھی مہدی علیہ السلام کی زبان سے سنی ہے

26 یہ نقول جو اس باب میں منقول ہیں اگر کوئی شخص (ان کو) قبول نہ کرے یا (ان میں) تاویل کرے تو (وہ) سید محمد مہدی علیہ السلام کے بیان کا مخالف ہے

27 اور نیز نقل ہے کہ ملاّ احمد خراسانی بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی صحبت میں چند ماہ اور چند روز رہ چکا تھا اور چند سال اور چند ماہ یارانِ مہدی علیہ السلام کی صحبت بھی اختیار کی تھی ایک روز میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ منکرانِ مہدی علیہ السلام کو کیا فرماتے ہو تو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر کہتا ہوں ملا احمد نے کہا کہ اگر میں انکار کردوں تو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگرچہ بایزید ہو اور انکارِ مہدیؑ کرے تو کافر ہو جائے۔

28 اور نیز نقل ہے کہ ایک ملاّ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آ کر بہت سوال و جواب کیا تو شیخ بھیکؒ نے اپنے حجرہ سے سر باہر کر کے عرض کیا کہ میراں جیو کس لئے سر خالی کرتے ہو و بحث کرتے ہو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں تمہارا کیا ہے بندہ کو خدائے تعالیٰ اسی کام میں سر خالی کرنے کے لئے بھیجا ہے

29 و نیز واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے کوئی شخص موافق یا مخالف سوال کرتا تو حضرت تنگ نہیں ہوتے تھے اور اگر برادرانِ دائرہ سے کوئی برادر دعوت کے وقت مہاجروں کی مجلس میں مجمل طور پر سوال کرتا تو خود حضرت رضی اللہ عنہ اس کو صاف طور پر بیان کر کے فرماتے کہ سائل کا مقصود یہ ہے اور ہرگز سائل سے تنگ نہیں ہوتے تھے بلکہ بندگی میراں سید محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام مہاجرانِ مہدی علیہ السلام کو کسی سائل یا حاضرانِ مجلس پر تنگ ہوتے ہوئے یا کسی کو سوال کرنے سے منع فرماتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا

30 اور نیز واضح ہو کہ جو نقول اس دوسرے باب میں منقول ہیں اگر کوئی شخص قبول نہ کرے یا ان میں کوئی تاویل یا تحویل کرے تو وہ میراں سید محمد مہدی علیہ السلام کے بیان کا مخالف ہے۔

تیسرا باب

منکرانِ مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھنے کے (عدم جواز کے) بیان میں

1 حضرت میراں سید محمد مہدی علیہ السلام نے اپنے منکروں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر (سہواً) نماز پڑھ لئے ہو تو لوٹا کر پڑھو

2 اور نیز نقل ہے کہ جس روز شہر ٹھٹھ میں مخالفت وقوع میں آئی یہاں تک کہ صف آرائی کی نوبت پہونچ چکی تھی اسی دن یارانِ مہدی علیہ السلام سے بعض نے مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ آج ہم شہر میں گئے تھے اور نمازِ فرض امام مخالفِ مہدی علیہ السلام کے ساتھ ادا کی تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز پھر لوٹا کر پڑھو اس کے بعد یاروںؓ نے عرض کیا کہ اگر ایک دو شخص چلے جائیں تو کیا کریں فرمایا کہ جماعت کے ساتھ جاؤ اور اپنی (مہدیوں کی) جماعت کے ساتھ نماز پڑھو

3 اور نیز نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں عصر کے وقت بڑ کے جھاڑ کے نیچے سب مہاجرانِ مہدی علیہ السلام حاضر تھے مثلاً میاں سید خوندمیر، و میاں نعمت، میاں دلاور، میاں ابوبکر اور میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ بلکہ کل مہاجرین (موجود تھے) اور گفتگو یہ تھی کہ اگر (مہدویوں میں سے) کوئی شخص منکران مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھے تو ہم اس کو خارجی کہتے ہیں اس کے بعد بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میاں ابوبکر، میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ تمہارا حال کیا ہے (اس لئے کہ) تمہارے دائروں میں مخالفانِ مہدی علیہ السلام (بھی) رہتے ہیں میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم پر جو کچھ پڑے گا وہ کریں گے اس کے بعد میاں نظام رضی اللہ عنہ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آپ مجلس کے حضور میں خارجی ہو گئے اس مجلس میں یہ ناقل بھی حاضر تھا

4 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کس لئے وہاں جاتے ہو کہ (جہاں) منکرانِ مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنے کی حاجت ہو

5 اور نقل ہے کہ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ قصبۂ بڑلی میں آم کے جھاڑ کے نیچے تبلیغ فرما رہے تھے گفتگو یہی تھی کہ منکرانِ مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنی روا ہے یا نہیں اس کے بعد بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ دعوت کے لئے

کھڑے ہوئے اور مہدی علیہ السلام کی اسی نقل کو بیان فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کس لئے وہاں جاتے ہو کہ (جہاں) منکرانِ مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنے کی حاجت ہو غالبًا اس مجلس میں تیس یا چالیس حضرات موجود تھے اور اس مجلس میں یہ ناقل بھی شریک تھا

6 اور نیز نقل ہے کہ شہر نہر والہ میں شیخ احمد مہراسیہ نے بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے سامنے امامت کرنا چاہا مغرب کا وقت تھا بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور فرمایا کہ تو منکرِ مہدیؑ ہے تیرے پیچھے نماز پڑھنی روا نہیں

7 اور نیز نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں ملاّ محمود خوندشہ عرف مانکرہ نے میراں سید محمودؒ بن سید محمد مہدیِ موعود علیہ السلام کے سامنے ایک وقت امامت کرنا چاہا اور امامت کے لئے آگے بڑھا تو ایک برادر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر امامت سے ہٹا دیا اور کہا کہ تو منکرِ مہدی علیہ السلام ہے

8 اور نیز نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں اکثر مہاجر مثلاً بندگی میاں سید خوندمیرؒ اور میاں نعمتؒ نماز ظہر کے بعد محضر کیا تھا اور گفتگو یہی تھی کہ مہدی علیہ السلام کے منکروں اور مخالفوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے یارانِ مہدی علیہ السلام میں سے بعض نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام نے مخالفوں کے پیچھے نمازِ جمعہ وعیدین ادا فرمائی ہے۔ اگر روا نہ ہوتا تو کیوں ادا فرماتے۔ اس پر بندگی میاں سید خوندمیرؒ، میاں نعمتؒ اور بعض یاروں نے فرمایا کہ ہم اس کیفیت میں نہیں پڑتے جو کچھ کہ مہدی علیہ السلام نے کیا ہے وہی کریں گے اور جس سے مہدی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اس سے دور رہیں گے

9 جو نقول کہ اس تیسرے باب میں مذکور ہیں اگر کوئی شخص ان کو قبول نہ کرے یا تاویل وتحویل کرے تو وہ مہدی علیہ السلام کے بیان کا مخالف اور مہدوی نہ ہوگا اس مجلس میں یہ ناقل حاضر تھا ان نقلوں کا حکم ماقبل کی نقلوں کے حکم کے موافق ہے۔

چوتھا باب

اس بیان میں کہ مخالفوں اور ملاؤں کے گھروں اور ان کی مسجدوں کو ان کا وعظ سننے کے لئے جانے سے مہدیؑ نے منع فرمایا ہے

1 چنانچہ بندگی سید خوندمیرؓ سے منقول ہے حضرت مہدی علیہ السلام شہر ٹھٹھ میں دعوت (دعوت الیٰ اللہ) فرماتے تھے ایک ملاّ نے اپنے لڑکے کو آپ کے پاس لاکر کہا کہ میرے لڑکے کے لئے دعا کیجئے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا شیخ صدرالدین دیکھو کہ ملاّ کیا کہتا ہے اور فرمایا اگر حق تعالیٰ قوت دے تو ان سے جزیہ لوں یعنی اگر حق تعالیٰ کا حکم ہوا اور اس ناقل نے اسی نقل کو چند بار اپنے کان سے سنا ہے

2 اور نیز معلوم ہو کہ موضع سیہہ میں مہاجرانِ مہدی علیہ السلام میں سے بعض نے میاں سید خوندمیرؓ پر کتبہ ضلالت لکھ کر آپ کے پاس روانہ کیا بندگی میاںؓ جوش میں آکر بار بار یہی فرماتے تھے کہ آپ لوگ مہدی علیہ السلام کی مہدیت سے پھر گئے ہو رجوع کرو جب عصر کا وقت آیا تو بندگی میاں ملک جیوؓ اور بندگی میاں لاڑ شہؓ نے میاں کے پاس آکر فرمایا کہ میاں سید خوندمیرؓ ہم نے تمہارا حلم دیکھا ہے وہ تمہارا حلم کیا ہوا میاںؓ نے فرمایا کہ معاف فرمایئے اس لئے کہ جب کوئی شخص فرمانِ مہدی علیہ السلام میں تاویل وتحویل کرتا ہے تو بندہ کا حلم نہیں رہتا کافور ہوجاتا ہے پھر آپ نے اسی بات کو مکرر فرمایا کہ آپ لوگ مہدیؑ کی مہدیت سے پھر گئے ہو رجوع کرو اس کے بعد ان بزرگوں نے فرمایا کہ آپ کیا کہتے ہو بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ کچھ نہیں کہتا جو کچھ مہدی علیہ السلام نے فرمایا ویسا ہی کہو چنانچہ فرمانِ مہدی علیہ السلام ہے کہ اگر حق تعالیٰ قوت دے تو ہم ان سے جزیہ لیں اور نیز اسی طرح کہو جس طرح کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک وقت شمشیر اٹھا کر فرمایا کہ ان کے لئے یہ تلوار باقی رہ گئی ہے اور یہ لوگ علم سے قائل نہیں ہوتے آخر یہ لوگ کلمہ گو تھے یا کافر اور نیز اسی طرح کہو جس طرح کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ حربی ہوگئے ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ جزیہ لینے کے لائق ہوگئے ہیں ولیکن مہدی علیہ السلام کو حکمِ رب نہیں ہوا تھا اس لئے مہدی علیہ السلام نے جزیہ نہیں لیا اور (اس موقع پر) یہ ناقل بھی موجود تھا۔

فصل: اس بیان میں کہ مخالفوں اور ملاّؤں کے گھروں کو ان سے علم پڑھنے اور ان کا وعظ سننے کے لئے جانے میں مہدیؑ اور یارانِ مہدی علیہ السلام کی خوشنودی نہ تھی۔

3 اور نیز مخالفوں اور ملاّؤں کے گھروں کو ان سے علم پڑھنے اور ان کا وعظ سننے کے لئے جانے میں مہدی علیہ السلام اور اصحابِ مہدی علیہ السلام کی خوشنودی نہ تھی

4 چنانچہ نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے پاس ملاّ معین الدین عرف کادر یہ نے شہر نہروالہ سے ایک شخص کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ آپ اپنے دائرہ سے دو آدمیوں کو میرے پاس علم پڑھنے کے لئے روانہ فرمائے تا کہ تمہارے اور ہمارے درمیان صلح ہو جائے بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی شخص نہیں آئے گا پھر ملاّ مذکور نے کہا کہ ہمارے پاس ایک کو تو بھی روانہ کیجئے تا کہ تمہارے ہمارے درمیان صلح ہو جائے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہمارے دائرہ سے ایک شخص بھی تمہارے پاس علم پڑھنے کے لئے نہیں آئے گا صلح کرو یا نہ کرو

5 پس حق کو جھٹلانے والوں کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے جیسا کہ فرمایا اللہ نے پس مت اطاعت کر تو جھٹلانے والوں کی دوست رکھتے ہیں وہ کہ اگر تو صلح کرے تو پس وہ صلح کرلیں۔ یعنے چاہتے ہیں اور دوست رکھتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ نرمی اور موافقت کرے تو ان کے ساتھ پس یہ بھی تیرے دین میں تیرے ساتھ موافقت کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ چاہتے ہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسا کہ وہ کافر ہو گئے پس تم اور وہ برابر ہو جائیں گے۔ پس تم ان کو دوست مت بناؤ حتٰی کہ وہ ہجرت کریں اللہ کی راہ میں

6 اور نیز سید محمد علیہ السلام کے اصحاب سے ہم نے کبھی نہیں سنا کہ حضرت مہدی علیہ السلام مخالفوں کے گھروں کو علم پڑھنے گئے اور نہ وعظ سننے کے لئے گئے مہدی علیہ السلام، میراں سید محمودؓ، میاں سید خوندمیرؓ، میاں نعمتؓ اور میاں دلاورؓ بلکہ اکثر مہاجرانِ مہدی علیہ السلام کو (مخالفوں کی) مسجد میں وعظ سننے یا ان کے پاس علم پڑھنے کے لئے جاتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا ان سے علم پڑھنا اور ان کا وعظ سننا دوستی کی علامت ہے اور حق تعالیٰ منع فرماتا ہے چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ اے مومنو مت بناؤ تم بطانہ (دوست) تمہارے سوائے دوسروں کو وہ تمہارے نقصان کی پرواہ نہیں کرتے الخ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مجاہد اور قتادہ اور سدی اور حسن بصری رضی اللہ عنہم نے اترنا آیت کا حق میں مومنوں کے پس تحقیق کہ شان یہ ہے کہ تھی بعض کے لئے قرابت منافقوں کے ساتھ اور تھے وہ لوگ ظاہر میں مومنوں کے ساتھ اور باطن میں تھے وہ اہل کتاب

کے ساتھ اور مومن ان کی پرواکرتے تھے اور ان کو ساتھ رکھتے تھے اور ان پر بھروسہ کرتے تھے اور اپنا راز بھی ان سے کہتے تھے پس یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اے مومنو مت بناؤ تم دوست الخ

7 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے وقت ایک ایسے قبیلہ میں کہ صدقہ اور جزیہ اور اس قسم کے دوسرے مال کی آمدنی اور خرچ اس میں زاید تھا ایک عامل کو بھیجا اس قبیلہ میں کفایت شعار عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عامل نے لکھا کہ یہاں آمدنی اور خرچ زاید ہے اور میں اس کے حساب و کتاب کی کامل طور پر حفاظت نہیں کرسکتا اور یہاں ایک یہودی ہے جو حساب میں کافی مہارت رکھتا ہے اگر عملدر آمد ہے تو آمد و خرچ کا حساب اس کے حوالہ کرتا ہوں اور اس پر اعتماد کرتا ہوں (اس کیفیت کے ساتھ) اور اپنے دوسرے ضروریات کو خط میں لکھا عمرؓ نے عامل کی ضروریات کا جواب لکھا یہودی کے متعلق سکوت فرمایا (بنابریں) عامل نے خیال کیا کہ عمرؓ سے سہو ہو گیا ہے یا فراموش ہو گئے دوسرے بار خط لکھا اس میں بھی ضروریات کے اظہار کے ساتھ یہودی کے متعلق بھی لکھا عمرؓ نے اس کی ضروریات کا جواب دیا یہودی کے متعلق کچھ نہ لکھا تیسرے بار بھی ایسا ہی کیا (خط لکھا اور) عامل نے خیال کیا کہ یہ سہو اور غلطی نہیں ہے بلکہ اس میں کوئی راز ہے خود اٹھا اور حضرتؓ کی خدمت میں حاضر ہوا جب مسجد میں آیا اور عمرؓ کی نظر اس پر پڑی تو حضرتؓ اپنی جگہ سے اٹھے اور دُرہ لئے اور پھر اس کے پاس گئے اور سیدھے بائیں جانب دُرہ مارتے تھے اور یہ آیتیں پڑھتے تھے۔ اے مومنو! مت بناؤ تم یہود اور نصاریٰ کو دوست اے مومنو! مت بناؤ تم اپنے سوائے دوسروں کو دوست۔ اے مومنو مت بناؤ تم کافروں کو دوست سوائے مومنین کے۔ اے مومنو مت بناؤ تم میرے دشمن اور تمہارے دشمن کو دوست۔ عمرؓ آیت پڑھتے اور درہ مارتے تھے یہاں تک کہ اس عامل نے یاروں سے فریاد کی اور کہا کہ میں نے توبہ کی اور یاروں نے سفارش کی عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تو توبہ نہ کرتا تو میں اسی طرح درہ مارتا اور آیتیں پڑھتا۔ تعجب ہے کہ خدائے تعالیٰ نے تو تجھ کو ظاہر اور باطنا اس کی (یہودی کی) دشمنی کے لئے پیدا کیا ہے اور تو اس کے ساتھ دوستی اختیار کرتا ہے کیا تو تعزیر کے لایق نہ ہوگا اور اس باب میں بہت سی آیتیں آئی ہیں چنانچہ اے مومنو مت بناؤ تم تمہارے سوائے دوسروں کو راز دار وہ تمہارے نقصان کی پروانہیں کرتے وہ تو تمہاری تکلیف چاہتے ہیں انکے منھ سے عداوت ظاہر ہو چکی ہے ان کے سینوں میں جو بات ہے وہ بہت بڑی ہے ہم نے تو تمہارے سامنے آیتیں بیان کردی ہیں اگر تم صاحبِ عقل ہو یہ لو تم ان کو دوست رکھتے ہو وہ تم کو دوست نہیں سمجھتے تم تو ساری کتاب پر ایمان لاتے ہو وہ تم سے جب ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے ایمان لایا اور تمہارے غائبانہ میں غصّہ سے تم پر دانت پیستے ہیں اے محمدؐ تم کہد و کہ تم اپنے غصہ میں مرجاؤ تحقیق اللہ دل کی بات جاننے والا ہے۔ اے ایمان والوں اگر تم کہا مانو گے کسی فرقہ کا بھی ان میں سے کہ جن کو کتاب ملی ہے تو وہ پھر تم کو مرتد بنادیں گے ایمان لانے کے بعد۔ اے ایمان والو تم یہود اور نصاریٰ کو دوست مت

بناؤ وہی آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو کوئی ان کو اپنا دوست بنائے گا تو اس کا شمار بھی انہیں میں ہوگا تحقیق کہ اللہ نہیں ہدایت کرتا ہے ظالمین کی قوم کو اے مومنو کفار کو اوران کو جو تم سے پہلے صاحب کتاب گزرے ہیں جنھوں نے تمہارے دین کو مسخری اور کھیل قرار دیا ہے دوست مت بناؤ اور تم اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو

8 اس باب میں قرآن کی بہت سی آیتیں وارد ہیں اوران آیتوں کا شان نزول علماء بنی اسرائیل سے متعلق ہے ولیکن قرآن حجت ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو بنی اسرائیل کے مانند ہو اور جو کچھ کہ قرآن میں مکتوب ہے منسوخ نہیں

9 پس جو شخص کہ ملاؤں کے گھروں کو جاوے اوران کے ساتھ دوستی کرے وہ آیت کا مخالف اور مہدی علیہ السلام کا مخالف ہے۔

10 عزیزو جو کچھ بیان کرتا ہو میں اپنا حال بیان کرتا ہوں اور ہم میں یہ بُری صفت موجود ہے ولیکن جو لوگ مرد تھے اور ہیں چنانچہ یارانِ مہدی علیہ السلام ان مین یہ صفت مذمومہ نہ موجود تھی اور نہ موجود ہوگی

11 اے عزیز مردوں کی حکایت اوران کی شجاعت عورتوں کو کیا اچھی معلوم ہو اس رسالہ میں جو بُری صفت کہ لکھا ہوں اپنی حالت لکھا ہوں اور مردوں کی (طالبانِ مولیٰ کی) حکایت بیان کیا ہوں۔

پانچواں باب

اس بیان میں کہ جو شخص دنیا کی زندگی کو طلب کرے وہ کافر ہے

1 امام علیہ السلام نے طالبانِ دنیا کے ساتھ دوستی کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس باب میں قرآن کی آیتیں بہت ہیں

2 نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی کا وجود کفر ہے یعنے جان سے جینا، اس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں اموال اور اولاد اور ان کے سوائے دوسری چیزوں کا نام دنیا کی زندگی کی پونجی رکھا ہے چنانچہ زناں فرزنداں اموال حیونات زراعات عمارات ملبوسات و ماکولات وغیرہ جو شخص کہ ان کا مرید ہوا اور ان میں مشغول ہو وہ کافر ہے اور جو شخص اس سے ارادت رکھے اور اس کے ساتھ مشغول ہو وہ کافر ہے اگر کوئی ویسے شخص کے ساتھ صحبت رکھے یا اس کے گھر جائے یا اس کے ساتھ الفت رکھے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ ہماری آن سے نہیں اور آنِ محمد ﷺ سے نہیں اور آنِ خدا سے نہیں چنانچہ حق سبحانہ نے فرمایا کہ زینت دی گئی لوگوں کے لئے محبت شہوتوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور چاندی سونے کے ڈھیروں کی نشان دار گھوڑوں کی اور چوپایوں کی اور کھیتی کی یہ دنیا کی زندگی کی پونجی ہے اور اللہ اس کے نزدیک اچھا مرجع ہے (3:14)۔

اور خرابی ہے کافروں کے لئے سخت عذاب سے جو پسند رکھتے ہیں دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں اور روکتے ہیں اللہ کے راستہ سے اور اس میں کجی ڈھونڈھتے ہیں یہی لوگ بڑی گمراہی میں ہیں (14:2,3) عمدہ کر دکھائی گئی کافروں کے لئے دنیا کی زندگی اور وہ ہنسی کرتے ہیں مومنوں سے اور جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ (پرہیزگار) ان کے (کافروں کے) اوپر ہوں گے قیامت کے دن اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار (2:212)۔ جو کوئی ارادہ رکھتا ہے دنیا کی زندگی اور دنیوی رونق کا تو ہم پورا بھر دیتے ہیں ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ یہاں نقصان میں نہیں رہتے یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں آخرت میں سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا دنیا میں اور نیست و نابود ہو گیا جو وہ کرتے تھے (11:15,16) بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو سنوارا اور نام لیا اپنے پروردگار کا پھر نماز پڑھی بلکہ تم مقدم رکھتے ہو دنیا کی زندگی کو حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور زیادہ پائدار ہے (87:14-17) تو جس شخص نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا تو بے شک دوزخ ہی اُس کا ٹھکانہ ہے اور جو ڈرا اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑا ہونے سے اور روکا نفس کو خواہشات سے تو بے

شک جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے (79:37-41)

3 جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمہارے لئے اور عقبیٰ تمہارے لئے اور مولیٰ میرے لئے

4 اور اس محل پر نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس عبارت میں بیان فرمایا کہ دنیا تمہارے لئے ہے اے کافرو اور عقبیٰ (آخرت) تمہارے لئے ہے اے ناقص مومنو اور خدا میرے لئے اور میری پیروی کرنے والے کے لئے ہے۔

5 اور نیز ہندی عبارت میں فرمایا کہ تمہارے لئے کھانا ہمارے لئے خدا

6 اور نیز نقل ہے کہ شہر نہر والہ میں ایک عالم جس کا نام رکن الدین تھا حضرت مہدی علیہ السلام کی ملاقات کے لئے آیا تو حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ آیت بیان فرمائی کہ جو مرید ہو دنیا کی زندگی کا الخ (11:15-16) یعنی یہ صفات والے ایسے ہیں کہ نہیں ہے ان کے لئے آخرت میں سوائے دوزخ کے اور لفظ مَنْ کَان کی عمومیت کو برقرار رکھا پس اس عالم نے کہا کہ مَنْ کَان کے لفظ کو مفسروں نے خاص کافروں کے لئے رکھا ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ مَنْ کَان کہا ہے یعنی جو کوئی کہ ہو خواہ کلمہ گو ہو یا غیر کلمہ گو جس کسی میں یہ صفت ہوگی وہ کافر ہے اور یہ صفت کافروں کے سوائے دوسروں میں نہ ہوگی پس اس عالم نے کہا کہ یہاں کا بادشاہ قاضی اور تمام علماء یہ (دنیا طلبی کی) صفت رکھتے ہیں مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ مَنْ کَان فرمایا ہے ہم بھی مَنْ کَان کہتے ہیں کسی کا نام مقید نہیں کرتے پس اس عالم نے کہا کہ مجھ میں یہ صفت موجود ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمان میں یہ صفت نہ ہوگی پھر اس عالم نے دوسری بار وہی کہا کہ ہم میں یہ صفت موجود ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہو تم میں یہ صفت کیسی ہوگی پھر اس عالم نے تیسری بار وہی کلمہ مذکور کہا پس حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر تجھ میں یہ صفت ہے اور تو خود کو اس پر برقرار رکھتا ہے تو پس خدائے تعالیٰ تجھ کو کافر کہتا ہے چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے جو لوگ امید نہیں رکھتے ہمارے دیدار کی اور خوش ہوئے دنیا کی زندگی پر اور اسی پر چین پکڑا اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ایسوں کا ٹھکانہ آگ ہے ان کرتوتوں کے بدلے میں جو کسب کرتے تھے (10:8,9)۔ جو شخص دنیا کا طالب ہو ہم جلد دیتے ہیں اس کو اسی میں جتنا چاہیں جسے چاہیں پھر ہم نے ٹھیرا رکھی ہے اس کے لئے دوزخ اس میں داخل ہوگا برے حالوں راندہ (درگاہ) ہوکر (17:18)۔ کہدے کہ (کہو تو) ہم تم کو وہ لوگ بتائیں جو بڑے گھاٹے میں ہیں اعمال کے اعتبار سے وہ لوگ ہیں جن کی کوشش گئی گزری ہوئی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے نہ مانا اپنے رب کی آیتوں اور اس کے دیدار کو پس اکارت ہو گئے اُن کے عمل وہم نہ قائم کریں گے ان کے لئے قیامت کے دن تول یہ ان کا بدلہ جہنم ہے اس

سبب سے کہ انہوں نے کفر کیا اور بنایا میری آیتوں اور رسولوں کو ٹھٹھ (18:104-107)۔تم سے بعض تو دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت چاہتے تھے پھر تم کو اللہ نے پھیر دیا دشمنوں سے تا کہ تمہاری جانچ کرے اور وہ تم کو معاف کر چکا اور اللہ کا بڑا فضل ہے مومنوں پر (3:152)۔

7 میاں مصطفیٰ سے منقول ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام شہر مانڈو تشریف لے گئے تو چند روز وہاں اقامت کی اور حجرے تیار کروائے ایک حجرہ کے لئے چند لکڑیاں نصب کی گئیں اور اس پر سایہ (کا بندوبست) کیا گیا ایک شخص حضرت مہدی علیہ السلام کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا حضرت مہدی علیہ السلام اس حجرہ کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں کوئی چیز پیش کیا اس کے بعد حضرت علیہ السلام کھڑے ہوکر فرمائے کہ اس حجرہ کو اس زمین سے اٹھالو اس حجرہ میں اول دنیا کی چیز خدائے تعالیٰ نے بھیجی ہے اس کے متعلق حضرت مہدی علیہ السلام نے اس طرح فرمایا اور ہم اس زمانہ میں کہتے ہیں کہ حجرہ مبارک ہوا

8 چنانچہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مبعوث ہوئے انبیاءؑ کبھی مگر واسطے فرار ہونے مخلوق کے دنیا سے مولیٰ کی طرف

9 اور فرمایا نبی علیہ السلام نے دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں اور کتوں میں بُرا وہ ہے جو ٹھیر گیا اس پر

10 اور فرمایا نبی علیہ السلام نے دنیا سنڈاس ہے اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے کتے پنے کی صفت میں جو کم ہوتا ہے وہ بقدر حاجت لے لیتا ہے اور پلٹ جاتا ہے اور اس کا دوستدار ہٹتا نہیں اور کسی حالت میں اس کو چھوڑتا نہیں

11 اور معلوم ہے کہ جب حضرت رسول اللہ ﷺ کی بی بیاں حضرت علیہ السلام کے حضور میں حاضر ہوئیں اور کہیں کہ پرتکلیف لباس چادریں اور مقنعے بنا دو ان کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی اے نبی کہہ دو اپنی بیبیوں سے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو متاع طلاق دیدیتا ہوں اور چھوڑ دیتا ہوں تم کو اچھا چھوڑنا (33:28)

12 نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھے کہ اگر کوئی فاقہ پر صبر نہیں کرسکتا تو کیا کرے فرمایا ایک یا دو چیتل (ایک یا دو ٹکے) کا کسب کرے اور کھائے اور پھر فرمایا زیادہ بہتر وہ ہے کہ (دائرہ والوں سے) مانگے اور کھائے اس لئے کہ ایک چیتل کا کسب کرے گا تو دوسرے روز دو چیتل (کسب کرنے) کی خواہش ہوگی

13 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک بزرگ نے بی بی رابعہ بصریؒ سے پوچھا کہ اگر خدا کے دوست پر ایک روز گزر جائے تو کیا کرے فرمایا کہ صبر کرے پھر پوچھا کہ دو روز گزر جائیں تو کیا کرے بی بیؒ نے فرمایا کہ صبر کرے اسی طرح سات روز کے فاقہ کے متعلق بی بیؒ نے یہی جواب دیا کہ صبر کرے اس کے بعد اس بزرگ نے کہا کہ اگر مر جائے تو بی بیؒ مذکور نے فرمایا کہ اس کا بدلہ خدائے تعالیٰ پر واجب ہو جائے گا اس کے بعد فرمایا کہ جو کچھ کہ بی بی رابعہؒ نے فرمایا عالیت ہے اور وہ مقدار جو (اس نقل سے پہلے) کہی گئی رخصت ہے

14 اور نیز نقل ہے کہ کسی نے سلطان ابراہیم ادہمؒ سے سوال کیا کہ فقیر جب بھوکا رہے ایک دن تو کیا کرے کہا صبر کرے۔ کہا سائل نے اگر بھوکا رہے دو دن کہا صبر کرے۔ کہا سائل نے بھوک تین دن کی قتل کرنے والی ہے۔ کہا پس خون بہا اس کے قاتل پر ہے۔

15 **بیت**

دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کو مارڈالا تو اس کا بدلہ دینار ہے

اور جو خدا کے لئے اپنی جان دیتا ہے اس کا بدلہ دیدار ہے

16 **حکایت:** سلطان ابراہیم ادہمؒ اور بی بی رابعہؒ نے عزیمت (عالیت) کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر کوئی عزیمت پر قائم نہیں رہ سکتا ہے تو خدائے تعالیٰ نے رخصت (پر عمل کرنے کی اجازت) بھی دی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بس اس نے تو حرام کیا ہے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس پر نام پکارا جائے اللہ کے غیر کا پھر جو کوئی ناچار ہو جائے کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (2:173)۔ پس خدائے تعالیٰ نے اس طرح فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ دنیا کی زندگی کو طلب کرو اور اس کی رغبت کرو دنیا کی زندگی کے طالبوں کے گھروں کو جاؤ اور یا اُن سے کوئی چیز طلب کرو

17 اور حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندہ کو انبیاءؑ، اولیاءؒ، مومنین اور مومنات کے مراتب اور تمام موجودات کا احوال ایسا معلوم کیا ہے جیسا کہ ایک شخص ایک چیز ہاتھ میں رکھتا ہے اور ہر طرف اس کو پلٹاتا ہے تاکہ اس کو اچھی طرح پہچانے جیسا کہ صراف کرتا ہے تاکہ سکہ نقرہ کے کھرے کھوٹے سے واقف ہو جائے

18 پھر ملاؤں نے سوال کیا کہ آپ کسب کو حرام کہتے ہو مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کے لئے کسب حلال

ہے مومن چاہیئے اور قرآن میں غور کرنا چاہیئے کہ مومن کس کو کہتے ہیں

19 پھر سوال کیا کہ آپ کہتے ہو کہ خدائے تعالیٰ کو دنیا میں جائے فنا ہے چشم سر سے دیکھ سکتے ہیں بعدازاں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کہتا ہے یا بندہ کہتا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے کہ اور جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں اندھا اور زیادہ گمراہ ہے (17:72)۔

20 اس کے بعد ملاؤں نے سوال کیا کہ سنت و جماعت کا اتفاق اس بات پر ہے کہ مراد اس آیت سے آخرت میں دیکھنا ہے۔اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا وعدہ مطلق ہے ہم بھی مطلق کہتے ہیں مقید نہیں کرتے اور سنت و جماعت نے بھی دنیا میں (دیدار کو) ناجائز اور ناممکن نہیں کہا ان کے کلام کو اچھی طرح سمجھنا چاہیئے کہ کیا کہا ہے

21 اس کے بعد سوال کیا کہ آپ رحمت اور امید کی آیتیں بہت کم بیان کرتے ہیں، خوف اور قہر کی زائد (جس سے خدا کے) بندے ناامید ہوتے ہیں فرمایا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا بھائی وہ ہے جس نے تجھے ڈرایا اور نہ وہ جس نے تجھے دھوکہ دیا۔

22 ملاؤں نے کہا کہ آپ علم پڑھنے سے منع کرتے ہو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ محمد ﷺ کا تابع ہے جو کچھ کہ محمد ﷺ نے منع نہیں کیا ہے بندہ کیوں منع کرے بندہ خدا کے حکم سے اور خدا کی کتاب کے حکم سے ذکر دوام کو فرض کہتا ہے جو چیز کہ ذکر کو مانع کرنے والی ہے وہ ممنوع ہے کیا علم پڑھنا اور کیا کسب کرنا اور کیا دنیا کے لوگوں سے دوستی کرنا اور کیا کھانا اور کیا سونا غفلت حرام ہے اور جو چیز کہ غفلت کا سبب ہے وہ حرام ہے

23 پھر ملاؤں نے کہا آپ کے لوگ بے ادبی کرتے ہیں پھر کہا کہ استادوں اور پیروں سے پھر گئے ہیں بلکہ ان سے یعنی ملاؤں سے بیزار ہو گئے ہیں اور ان پر عیب لگاتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ شاید تم شرع کا مسئلہ بھول گئے ہو شرع میں (اس کے متعلق) کیا ہے جو شخص کہ اپنی لڑکی کو نامرد کے ساتھ نکاح کر دیا حال اس کا پوشیدہ تھا بعد مدت کے تحقیق ہوئی کہ نامرد ہے۔شرع میں جدا کرتے ہیں یا نہیں جو شخص کہ سامان اچھا ہونے کے خیال سے خرید لیا (اس کے بعد) اگر عیب شرعی ظاہر ہو تو واپس کرتے ہیں یا نہیں پس دین کا مقصود دنیا کے مقصود سے زیادہ کم ہو گیا حاصل ہو یا نہ ہو (مرشد سے) علاقہ نہیں توڑنا چاہیئے اور بیزار نہیں ہونا چاہیئے اور دینی مقصود دوسری جائے سے طلب نہیں کرنا چاہیئے کیا اچھی دین کی طلب کیا اچھی خدائے تعالیٰ کے دیدار کی طلب کہ دنیا کے مقصود کی طلب میں علیحدگی بیزاری اور جدائی کو روا رکھتے ہیں

اور دین کے مقصود کے حاصل کرنے میں روا نہیں رکھتے فرمایا نبی علیہ السلام نے رحم کرے اللہ اس پر جس نے انصاف کیا اور لعنت کرے اللہ اُس پر جس نے انصاف نہ کیا فرمایا نبی علیہ السلام نے خدا کی قسم تحقیق دنیا زیادہ ذلیل ہے سور کی رگوں سے ہاتھ میں قصاب کے جیسا کہ کہا خدائے پاک نے زینت دی گئی لوگوں کے لئے محبت شہوتوں کی یعنی عورتوں کی اور بچوں کی الخ (3:14)

24 پھر جان کہ جہنم کے سات درجے ہیں سب درجے گھرے ہوئے ہیں شہوتوں سے اور فرمایا نبی علیہ السلام نے گھری ہوئی ہے جنت سختیوں سے اور گھری ہوئی ہے دوزخ شہوتوں سے اور شہوتوں کے ساتھ درجے ہیں ہر درجہ کے لئے ایک شہوت ہے جس درجہ کی شہوت کا آدمی ہوگا اس درجہ کی دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور سات شہوتیں وہ ہیں جو اس آیت میں خدا نے مقرر کیا ہے اشارہ کرتے ہوئے ان شہوتوں میں سے ایک ایک شہوت کی طرف ان شہوتوں کے منجملہ عورتوں کی شہوت یعنی فرج کی شہوت ہے اور بچوں کی شہوت یعنی شہوت طبیعت حیوانی کی جو مائل ہوتی ہے بچوں کی طرف اور سونے چاندی کے ڈھیروں کی شہوت اور یہ شہوت مال جمع کرنے کی حرص کا نام ہے اور چاندی کی شہوت یہ شہوت زیوروں سے آراستہ ہونے اور سونے چاندی کے برتن بنانے کی ہوتی ہے اور نشاندار گھوڑوں کی شہوت اور یہ شہوت جاہ و مرتبہ کی ہوتی ہے جوان پر سوار ہونے سے حاصل ہوتی ہے اور چار پایوں کی شہوت یہ شہوت فخر کی اور ان سے مال پیدا کرنے کے خیال اور کھیتی کرنے کی ہوتی ہے اور یہ شہوت رعایا پر حکم کرنے اور امر و نہی کرنے کی ہوتی ہے پس یہ سات شہوتیں دوزخ کے سات درجوں کو گھیرے ہوئے ہیں یہی ہے دنیا کی زندگی کی پونجی یعنی دنیاداروں کے فائدہ کی چیزیں یہی ہیں جو دنیا کو کھا جاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں اس سے اور دوزخ ان کا ٹھکانہ ہے یہ بحرالحقایق سے ماخوذ ہے

25 حارث بن مغیرہ بصری سے مروی ہے کہ کہا میں نے ابوعبداللہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کس چیز سے پہچانے جائیں گے امام مہدی علیہ السلام کہا متانت اور وقار سے پھر میں نے کہا اور کس چیز سے کہا حلال و حرام کی معرفت سے لوگ اس کے محتاج ہوں گے اور وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا

26 اور عبداللہ بن عطار سے مروی ہے کہا سوال کیا میں نے ابوجعفر بن محمد بن علی سے پس میں نے کہا جب نکلیں گے مہدی علیہ السلام تو کس سیرت پر چلیں گے کہا گرادیں گے اپنے ماقبل کو جیسا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسلام کو از سر نو تازہ کریں گے

27 علی بن ابوطالب سے مروی ہے مہدی علیہ السلام کسی بدعت کو زایل کئے بغیر نہیں چھوڑیں گے اور کسی سنت کو

قائم کئے بغیر نہیں چھوڑیں گے عقد الدرر میں ایسا ہی ہے۔

28 پس امام علیہ السلام نے اپنے گروہ کو یہی فرمایا کہ لوگوں کے پاس اپنی حاجت مت لے جاؤ اور جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے اس پر راضی رہو جیسا کہ فرمایا نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے خلایق کی تقدیرات کو آسمان و زمین پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پہلے لکھدیا ہے

29 اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا میں ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے تھا پس فرمایا اے لڑکے تحقیق میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں یاد کر لے جب تو مانگے تو اللہ ہی سے مانگ

30 (چنانچہ نقل) اور تو مدد چاہے تو خدا سے مدد چاہ اور جان کہ امت اگر جمع ہو کر یہ کوشش کرے کہ تجھے نفع پہنچائے تو تجھے اس سے بڑھ کر نفع نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھدیا ہے اور اگر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو اس سے زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ اللہ نے تیرے حصہ میں لکھدیا ہے اور قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں روایت کی اس کی احمد اور ترمذی نے

اے دل جتنا رزق تیری قسمت میں ہے نہ اس سے زاید پائے گا اور نہ کم
اپنا دل مضبوط رکھ ذرا بھی پریشان مت ہو
دل کو قوی رکھ اس کہ قضا کی تختی میں تقدیر کے قلم نے
اے سعدی جو کچھ لکھدیا ہے وہی ہوگا
اس کے قلم نے ازل میں میرے سر پر جو کچھ لکھدیا ہے
اس میں کمی بیشی نہ ہوگی اگرچہ میں اپنے سر پر اینٹ ماروں
اللہ تعالیٰ نے جوکچھ میرے لئے لکھدیا ہے میں اس سے راضی ہوں
اور میں اپنے کاروبار اپنے خالق کے حوالہ کردیا ہوں
اب تک جو کچھ ہوا اللہ نے اچھا کیا
اور جو ہوگا اچھا ہی کرے گا

پس مومنوں کو (تقدیر پر) یقین آ گیا پس (انہوں نے معاش (اپنی زندگی) کے دنیاداروں کی طرف توجہ کرنے سے

اپنی ذاتوں کوقید کرلیا کیونکہ وہ ابنار دنیا کے پاس چاپلوسی نہیں کرتے نرم نرم باتوں سے معاش حاصل کرنے کے لئے۔

31 پس مہدیؑ کے گروہ کی صفت یہ ہے کہ مخلوق سے اپنے نفس کو محظوظ نہیں کرتے بلکہ اپنے خالق پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدائے تعالی کی راہ میں اپنی ذات کو مقید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خیرات ان فقیروں کے لئے جو قید کئے گئے ہیں اللہ کی راہ میں (2:273)۔ یعنی اپنی ذاتوں کو ایک جگہ اللہ کے مراقبہ میں بیٹھ کر غیر اللہ کی طرف توجہ کرنے سے رو کے ہوئے ہیں اللہ کو اللہ ہی سے دیکھتے ہیں اللہ کی قضاء پر راضی ہیں اللہ کے منشاء کے موافق اللہ کی بلا پر صابر ہیں اپنے نفس کے مجاہدہ میں اللہ کے لئے قید ہیں مرنے تک میثاق ازل کے وعدہ کو توڑتے نہیں یعنی غیر اللہ سے روگردان ہونے کی وجہ سے خدانے اشاۃ و کنایتہً احصار نفوس کے الفاظ میں انکا وصف بیان فرمایا

32 اور مہدی علیہ السلام کے بعض اصحابؓ سے منقول ہے کہ فتوح لینے کے وہ حق دار ہیں کہ جن کے لئے خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ خیرات اُن فقیروں کے لئے ہے الخ (2:273)

33 اور جولوگ کہ رزق کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں اور تعین رکھتے ہیں (اُن کو) فقیروں کا حق نہیں کھانا چاہیئے اس لئے کہ فتوح کے حق دار وہی ہیں اور سوائے فقیروں کے دوسروں کو نہیں چاہیئے کہ فتوح طلب کریں اور اگر مرشد پڑوس کا حق دیتے ہیں تو لینا چاہیئے اس لئے کہ دائرہ میں رہتے ہیں

34 اور نیز نقل ہے کہ ایک مرید نے اپنے مرشد سے اپنے باپ کا عرس کرنے کے متعلق عرض کیا پیر نے فرمایا کہ میں تم کو کہتا ہوں کہ کسی چیز (کی تکمیل) کے لئے ایک چیتل (بھی طلب کرنے) سے تعلق مت رکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین میں چل نہیں سکتے ہیں (2:273)۔ یعنی اپنے مقام نشست اور اپنے مراقبہ کو چھوڑ کر حال قوی ہونے اور ذکر غالب ہونے اور پیر کے مشاہدہ میں مشغول ہونے محبت کی شدت ہونے اور عشق کی کثرت ہونے اور اپنے رب پر پکا یقین ہونے کی وجہ سے طلب معاش میں اِدھر اُدھر مارے مارے نہیں پھرتے کیونکہ توکل کی صحت رضا کا حسن اور تسلیم کی حقیقت ان پر چھا گئی ہے۔ یہی لوگ اپنے سب کاروبار خدا کے حوالے کرتے ہیں اور اس کے وعدہ پر ٹھیرے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی بے نیازی کو دیکھ کر جاہل انہیں تو انگر سمجھتا ہے (2:273) کیونکہ وہ ابنائے دنیا کی چاپلوسی نرم باتوں سے اور اظہار شفقت سے نہیں کرتے دکھاوے اور شہرت کے لئے اپنا اظہار حال ان کو مہربان بنانے کی خاطر نہیں کرتے باوجود اس کے کہ وہ اپنے خدا کے بہت محتاج ہوتے ہیں جاہل ان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ان کو تو انگر سمجھتا ہے صاحب علم آدمی نور علم و ایمان سے ان کو پہچان لیتا ہے اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہے کہ تو انہیں ان کی پیشانی سے پہچان لیگا (2:273) ان کے چہروں

پر حق کی بشارت ہوتی ہے اور نور معرفت کی تازگی ان کے دلوں میں ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے چہروں پر صفات کی چمک پیدا کر دیتا ہے اور ان کی پیشانیوں پر جمال ذات کا نور چمکا دیتا ہے ان صفات کو دیکھ کر تو انہیں پہچان لیتا ہے کیونکہ وہ چھپے پرہیزگار ہیں جو مخلوق کی طرف دنیا اور زینتِ دنیا کی خاطر مائل نہیں ہوتے صابر ہیں اور اللہ کی محبت میں قید ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے اصرار کر کے سوال نہیں کرتے (2:273) یعنی اہل دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اپنے نفسانی خواہشات کو نہیں چاہتے ہاں وہ اپنے اخوان فی اللہ پر بڑی نظر عنایت رکھتے ہیں ان کی نظر اپنی خواہشات اور طبیعت کی مالوف چیزوں پر نہیں ہوتی پس مہدی علیہ السلام کے گروہ کی صفت یہ ہے کہ مخلوق سے اپنے نفس کو محفوظ نہیں کرتے۔

فصل: توکل کے بیان میں

35 خدا پر توکل کرنا چاہیئے چنانچہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ اور تم اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو تو (5: 23) کل کُل مخلوقات کی قید سے نکلنے کا نام ہے اس طرح کہ تیری رویت اللہ ہی کی طرف ہو اور تیری نظر اللہ ہی کی طرف ہو اسی کا نام خالص غلامی پوری آزادی ہے اسی کو توکل تام کہتے ہیں اور توکل میں ایک دوسری وجہ بھی ہے وہ یہ کہ تیرے ہر مقصد کی رسائی خدا کی طرف ہو اور جو آدمی خدا پر کسی ایسے مقصد میں بھروسہ کرے جو غیر اللہ ہو تو گویا اس نے شرک پر خدا سے مدد چاہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے لئے نجات کی سبیل پیدا کردے گا اور اس کو رزق پہنچائے گا ایسی جگہ سے جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو (65:2)۔

36 یعنی اس زمانہ میں رزق کی (طلب کی) حالت ایسی ہوگئی ہے (ہم یہ خیال کرتے ہیں) کہ کون سے وقت فلاں جگہ سے (رزق) آئے گا وہ جگہ ہمیشہ مقید ہوگی یعنی جو آدمی اپنی طاقتوں اور قوتوں کو چھوڑ کر خدا پر بھروسہ کرے اور خدا کے سوائے کسی چیز پر بھروسہ نہ کرے تو پیدا کرے گا اس کے لئے کوئی سبیل ہر ایسی جگہ سے جس کو وہ دشوار سمجھتا ہوگا اور اس کو آفتوں اور موانعات یعنی تلاش روزگار سے بچالیگا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جس کا اس کو گمان نہ ہوگا اور وہاں رزق آنے کا اس کو علم نہ ہوگا اور فرمانِ باری ہے کہ جو بھروسہ کرے خدا پر تو وہ کافی ہے اس کو (65:3) یعنی جس نے اللہ پر اعتماد کیا اور سونپ دیا اپنی حالتوں کو رہا عقیدہ امن کا رزق کا امن ہے پس جان کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا مخلوق کو اور ضامن ہوا ان کے رزق کا نص کتاب سے چنانچہ فرمانِ باری ہے کہ اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تم کو مارے گا پھر تم کو زندہ کرے گا (30:40) خدائے تعالیٰ نے چار چیزوں میں تو اس کی تصدیق کرتے ہیں اور ایک میں تصدیق نہیں کرتے کیوں کہ لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہی ہے جس نے پیدا کیا اور تصدیق کرتے ہیں کہ وہی ہے جو تم کو مارے گا اور تصدیق کرتے ہیں کہ وہی تم کو مرنے کے بعد جلائے گا اور تصدیق نہیں کرتے اس کی رزق کے معاملہ میں

37 فرمایا نبی علیہ السلام نے جو شخص سارے دنیوی تعلقات منقطع کر کے اللہ کا ہو جائے تو اللہ اس کی ہر ضروری چیز کا کفیل ہو جاتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جس کا اس کو گمان نہ ہو اور جو خدا سے منقطع ہو کر دنیا کا ہو جاتا ہے تو اللہ اس کو دنیا کے سپرد کر دیتا ہے۔

38 اے خداوند تعالیٰ اے بادشاہ میرا رزق کسی شخص پر مقید مت کر جو شخص کہ ہم پر احسان رکھتا ہے اور ہم کو شرمندہ

کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہم نے اس شخص کے ساتھ ایسی موافقت کی اور ہم پر طعنہ کرتا ہے جو بات اس کو اچھی نہیں معلوم ہوتی اگر ہم اس کو کہتے ہیں تو اس وقت وہ ہم کو شرمندہ کرتا ہے اور طعنہ کرتا ہے اور ہر ایک کے سامنے کہتا ہے کہ ہم نے اس کے ساتھ موافقت کی حالاں کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کہتا ہے۔خدا کی قسم البتہ میں دوں گا تجھ کو (نیز فرماتا ہے) اور آسمان میں ہے تمہارا رزق اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (51:22) روزی کے وعدوں میں تاکید کے لئے قسم کو یاد کیا جس قدر تاکید کے اسباب ہیں اول وعدہ کیا کہ کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی روزی رساں صاحب قوت زبردست ہے (51:58) پھر اعلیٰ کے لفظ کے ساتھ تاکید کیا ہے اور نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ پر ہے رزق اس کا (11:6) اور پھر اپنے وعدہ کو مثال کے ساتھ یاد کیا اور بہترے جانور ہیں کہ نہیں لادے پھرتے اپنا رزق پھر وعدہ فرمایا کہ اللہ ہی رزق دیتا ہے ان کو اور تم کو (29:60) پھر تاکید کے ساتھ قسم کو یاد کیا پس قسم ہے آسمان وزمین کے رب کی (51:23) کیا ہی اچھی قسم ہے

39 اور حدیث میں آیا ہے کہ قتل کردے اللہ ان قوموں کو کہ قسم کھاتا ہے ان کے لئے ان کا پروردگار اپنے نفس کی وہ اپنی باتوں کے جیسا اس کی باتوں کو بھی سچے نہ سمجھے جیسا کہ کلمہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه میں شک نہیں ہے۔اس طرح اس کے رزق دینے میں بھی شک نہیں ہے۔ازعمدۃ۔

40 اور نیز نقل ہے کہ ایک مردارخوار مسلمان ہوگیا تھا ایک روز مرداد خواروں کے گھر گیا اور ایک گھنٹہ ان کے ساتھ بیٹھا اور پھر کھڑا ہوگیا انہوں نے کہا ہمارے گھر سے کچھ کھا کر جاؤ اس نے کہا میں مسلمان ہوں تمہارے گھر میں کس طرح کھالوں انہوں نے کہا آٹا لے اور کمہار سے نیا برتن خریدا اور خود پکا اس نے کہا کیوں نہیں اور اس نے روٹی اپنے ہاتھ سے پکائی اور جب کھانے بیٹھا تو کہا تمہارے گھر میں کچھ سالن ہے انہوں نے کہا ہم جو کچھ رکھتے ہیں تو جانتا ہے کہا تھوڑا شوربا لاؤ انہوں نے ہانڈی لائی ڈھکن ہانڈی پر رکھ کر شوربا صحنک میں ڈالنے لگے تو کہا کہ ڈھکن نکال دو جو کچھ خود بخود گرتا ہے گرنے دو

41 ہم اس زمانہ میں دنیاداروں کے گھروں کو جاتے ہیں اور ان کے ساتھ آشنائی کرتے ہیں پس ہمارا توکل ایسا ہی ہے جیسا کہ مردارخور مردارخواروں کے گھر گیا اور ان کے ساتھ آشنائی کی اس زمانہ میں ہم جو کچھ کھاتے ہیں اسی کے موافق ہے اسی کا نام ہم نے توکل رکھا ہے

42 اور اس نقل کو ہم نے چند بار بندگی میاں شاہ نعمتؒ سے سنا ہے اور میراں سید محمودؒ کی روش کو دیکھا ہے اس کا

میرے حال کو جاننا میرے سوال کو بس ہے۔

رباعی

اے صاحب اگر تو عقلمند ہے تو کسی دروازہ پر مت جا
خدا تجھ کو جو کچھ عطا کرے اس پر راضی رہ
تو جب چاہے مشرق سے مغرب تک جا
تیرا رزق ایک جو برابر نہ کم ہوگا اور نہ زاید

خدانے ہر ایک کے حق میں جو کچھ تقسیم کردی ہے اس میں تغیر نہ ہوگا اورازل میں ہر ایک کے لئے جو حصہ مقرر ہوگیا ہے کم نہ ہوگا کیا کرے اور کیا کھائے اور کیا پہنے نہ زیادتی ہوگی نہ کمی۔

مثنوی

اگر تجھ کو آٹھ جنت بھی دیدیں تو
تو ان سے راضی مت ہو آگے بڑھ جا
عالی ہمت رہ اور دل کو حق کے ساتھ لگا
تو قرب کے پہاڑ کا ہما ہے بلندی پر جا

عام ازیں کہ حلال ہو یا حرام طاعت ہو یا معصیت وہی ظاہر ہوگا جو حکم کہ ازل میں ہو چکا ہے اور مقدر میں لکھا گیا ہے بجز فرمانبرداری کے علاج نہیں۔

شعر

کوشش کرنے کی حدتک ہم نے طلب میں دوڑ دھوپ کی
کوشش سے کیا فائدہ جب تک کہ تقدیر مدد نہ کرے

43 اے آدم کے بیٹے میرا خزانہ بھرا ہوا ہے جو کبھی خالی نہ ہوگا میرا سیدھا ہاتھ ہمیشہ سخاوت وعطا کے لئے کھلا رہتا ہے تو میری راہ میں جتنا خرچ کرے گا میں تجھے اتنا ہی دیتا جاوں گا اگر تو خدا سے بدگمان ہوکر محتاجی کے خوف سے تو جتنی بخیلی کرے گا میں اتنا ہی تجھ سے اپنا ہاتھ روکوں گا یقین کم ہونے کی وجہ سے تو مسکینوں پر بخیلی کرتا ہے اور جو شخص اپنی پیدائش کا

اصل مقصد رزق کی کوشش کو قرار دے تو اس نے شک کیا میری کتاب میں اور نہیں تصدیق کی میرے انبیاءؑ کی اور جس نے میرے انبیاءؑ کی تکذیب کی پس اس نے انکار کیا میری ربوبیت کا اور جس نے انکار کیا میری ربوبیت کا تو میں اس کو اوندھے منھ دوزخ میں ڈالوں گا۔ اے آدم کی اولاد میں نے تمھیں اس لئے نہیں پیدا کیا کہ دنیا کی متاع پر متاع جمع کرتے جاؤ بلکہ اس لئے پیدا کیا کہ تم میری عبادت کرو اپنے کو ذلیل سمجھ کر اور میرا بہت بہت شکر ادا کرو اور صبح و شام میری پاکی بیان کرو رزق تو تقسیم شدہ ہے اور حریص محروم رہتا ہے اور بخیل مذہوم رہتا ہے اور حاسد مغموم ہوتا ہے اور نعمت فنا ہو جاتی ہے اور بدبختی منحوس ہے اور حق ایک معلوم بات ہے۔ اے بیٹے آدم کے تمام دنیا کے کاروبار چھوڑ کر تو میری عبادت کے لئے وقف ہو جا میں تیرے دل کو تو انگری سے بھر دوں گا اور تیرے ہاتھ کو رزق سے بھر دوں گا اور تیرے بدن کو راحت سے بھر دوں گا۔ اے بیٹے آدم کے تو میری عبادت سے غفلت نہ کر ورنہ میں تیرے دِل کو محتاجی سے بھر دوں گا اور تیرے ہاتھ کو خالی رکھوں گا اور تجھے جسمانی آزار پہنچاوں گا اور تیرے سینہ کو غم سے بھر دوں گا اور تیری دعا کو محجوب کر دوں گا اور تیرے عمل کو رد کر دوں گا اور میں تیری دنیا کو تنگ بنا دوں گا اور تیرے رزق کو کم کر دوں گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تیرا لازمی چارہ کار ہوں تو اپنا چارہ کار تیار کر لے دنیا کے تمام لوگوں کی مدد کے بغیر تو اپنا کام بنا سکتا ہے لیکن میری مدد کے بغیر تجھے کوئی چارہ نہیں اے بیٹے آدم کے میں تیرا لازمی چارہ کار ہوں پس تو اپنے چارہ کار کو لازم پکڑ لے بہ مقابلہ ہر چیز کے میں یہی تجھے کافی ہوں اور کوئی چیز میرے مقابلہ میں تیرے لئے کافی نہیں خوشخبری ہو اس شخص کو جس کو دنیا عطا کی گئی درحالیکہ اس کا ایمان صحیح و سالم ہے اور خوشخبری ہو اس شخص کو جو موت سے پہلے بیدار ہو گیا خوشخبری ہو اُس کو جو محتاجی میں داخل ہوا یعنی محتاج ہوا درحالیکہ وہ مسلمان ہے امر معلوم بدلتا نہیں اور امر مقسوم نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے خدا نے ہر ایک کے لئے جو کچھ تقسیم کر دی ہے اور ازل میں ہر ایک کے حق میں جو حصہ مقرر ہو چکا ہے اس میں کمی نہ ہوگی کیا کھائے اور کیا پہنے اس میں زیادتی ہوگی نہ کمی حلال ہو یا حرام طاعت ہو یا معصیت جو حکم کہ ازل میں ہو چکا ہے اور مقدر میں لکھا گیا ہے وہی ظاہر ہوگا خدا کی فرمانبرداری کرنے اور تقدیر کے آگے سر جھکانے کے سوا علاج نہیں فقیر کی معراج فاقہ کی رات ہے

44 ایک بزرگ سے ہر صبح کو شیطان کہتا کہ آج کیا کھائے گا کہتے کہ موت اور کہتا کہ کیا پہنے گا کہتے کہ کفن اور جب کہتا کہ کہاں رہے گا کہتے کہ قبر میں نا اُمید ہو کر چلا جاتا

45 دنیا کا غم آخرت کی بے غمی سے ہوتا ہے۔ مکتوب اے بیٹے آدم کے میں راضی ہو گیا ہوں تجھ سے تیرے تھوڑے سے شکر پر اور تو میرے رزقِ کثیر پر مجھ سے راضی نہیں ہوتا تو میری عطا پر قناعت کرتا کہ میں تجھے برکت عطا کروں

مکتوب از تورایت اے بیٹے آدم کے میں تجھ سے کل کے عمل کو آج نہیں چاہتا اور تو مجھ سے کل کا رزق آج چاہتا ہے حالانکہ تو کل قبر میں جانے والا ہے۔ اے بیٹے آدم کے میں نے تجھے نطفہ سے پیدا کیا میں تیرے رزق کو تیرے پیٹ میں داخل کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا اے بیٹے آدم کے میرا تجھ پر فرض ہے اور تیرا رزق میرے ذمہ ہے اگر تو میرے فرائض کی ادائی میں میرا اخلاف کرے گا تو میں تیرے رزق میں تیری مخالفت نہیں کروں گا اے بیٹے آدم کے اگر تو میرے رزق پر قناعت کرے گا تو میں تیرے دِل کو راحت دوں گا اور تیرے بدن کو آرام پہنچاؤں گا اور تو میرا ایک مشکور غلام ہوگا ورنہ تیرے دِل اور تیرے بدن کو رنج میں ڈالوں گا اور دنیا کو تجھ پر مسلط کر دوں گا اور دنیا میں ایسا مارا مارا پھرے گا جیسے وحشی جانور جنگلوں میں پھرا کرتے ہیں اور تیرا مقسوم بھی تجھے نہ مل سکے گا تو تو میرا غلام ہے تجھے یہ کہنا چاہیئے کہ میں نے اپنے سارے کاروبار اپنے محبوب کے حوالہ کر دیئے اگر وہ چاہے تو مجھے زندہ رکھے اور اگر چاہے تو ہلاک کر دے اے بیٹے آدم کے اگر اللہ تیرے رزق کا کفیل ہو چکا ہے تو پھر تیرا یہ رزق کے لئے اہتمام کس لئے اور اگر تیرا رزق اللہ کی طرف سے ہے تو پھر حرص کس لئے ہے اور ابلیس کا دشمنِ خدا ہونا حق ہے تو پھر غفلت کس لئے ہے اور اگر پل صراط پر سے گزرنا ہے تو مال ومتاع کا جمع کرنا کس لئے ہے اگر اللہ کا ثواب جنت ہونا حق ہے تو دنیا میں راحت لینا کس لئے ہے اگر ہر چیز میری قضاء قدر اور میرے ارادہ سے ہے تو بے قراری کس لئے ہے۔ تم فوت شدہ چیز پر غم نہ کرو اور موجودہ پر خوش مت ہو۔ توریت کی اکیسویں سورۃ (میں درج ہے) کہ موت تیرے اسرار کو کھول دے گی اور قیامت تیری خبریں ظاہر کر دے گی اور نامۂ اعمال تیرے راز کی پردہ دری کرے گا پس جب تو گناہ صغیرہ کرے تو گناہ کے صغیر ہونے پر نظر نہ کر بلکہ یہ دیکھ کہ تو نے کس کی نافرمانی کی اور جب تجھ کو تھوڑا رزق دیا جائے تو رزق کے قلیل ہونے پر نظر نہ کر بلکہ یہ دیکھ کہ کس نے تجھے رزق دیا ہے تو گناہ صغیرہ کو حقیر مت جان تجھے کیا معلوم کہ تیرے کون سے گناہ پر خدا کا غضب تجھ پر نازل ہوگا کیا تیرے تھوڑے رزق سے آسمان کے دروازے تیری دعا کے سامنے بند ہو جائیں گے یا گناہ صغیرہ سے تو میرے مکر سے بے فکر نہ ہو اندھیری رات میں چونٹی کی چال کے مانند تجھ پر پوشیدہ ہے اے آدم کے بیٹے جب تو اپنے دِل میں سختی محسوس کرے اور اپنے جسم میں بیماری اور اپنے رزق میں بے نصیبی اور اپنے مال میں نقصان پائے تو یقین کرے کہ تو نے ایسی باتیں کی ہیں جس میں تجھے کوئی فائدہ نہ تھا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ تیرے نفس کے عیوب سے میری مغفرت ظاہر ہوگی پس تو لوگوں کے عیب میں مشغول نہ ہو اور جب تک میری بادشاہت قائم ہے مخلوق کی عاجزی مت کر اور جب تک میرے خزانے خالی نہ ہو جائیں رزق کے لئے پریشان مت پھر اور جب تک شیطان نہ مر جائے تو اس کے مکر سے بے فکر مت ہو۔ کیا پس وہ لوگ اللہ کے مکر سے بے خوف ہو گئے اللہ کے مکر سے سوائے نقصان والوں کے اور کوئی بے فکر نہیں ہوتے اے بیٹے آدم کے تو میری عبادت کے لئے وقف ہو جا میں

تیرے دِل کو توانگری سے اور تیرے ہاتھ کو رزق سے اور تیرے جسم کو راحت سے بھر دونگا اور تو میرے ذکر سے غافل مت ہو پس میں تیرے دِل کو محتاجی سے اور تیرے ہاتھ کو رنج و تکلیف سے اور تیرے سینہ کو رنج و غم سے اور تیرے جسم کو بیماری اور درد سے بھر دوں گا اور تیری دنیا کو تنگ بنادوں گا کاش تو صاحب بصیرت ہوتا یہاں تک کہ داخل ہوتا تو اس میں (جنت میں) اے بیٹے آدم کے تو اپنے جیسے کی خدمت کرتا ہے تو دیکھ تیرے مخدوم کا دِل کیسا مہربان ہوجاتا ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ میں دِلوں کو پھیرنے والا ہوں پس اگر تو میری خدمت کرتا تو میں اسے تیرا خادم بنادیتا اے دنیا تو خدمت کر تو اس کی جس نے اپنے ہاتھ سے میری خدمت کی اے بیٹے آدم کے تو دنیا میں ہے پس تو اس لکڑی کے مانند مت ہو جو اپنے آپ کو آگ میں جلاتی ہے اور نفع غیروں کو دیتی ہے۔

46 اے عزیز خدائے تعالیٰ تجھ کو کل دنیوی کاروبار سے فرصت اور (ان امور سے بچ رہنے کی) ہمت عطا کرے دنیا اور اہل دنیا کی حرص سے دور رکھے اور خدائے تعالیٰ تجھ کو قناعت روزی کرے اے عزیز قناعت ایک ایسا ملک ہے کہ تجھ کو دونو جہاں سے لاپروا کردیتا ہے فرمایا نبی علیہ السلام نے قناعت ایک خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا۔

عاقل کا پیشہ قناعت ہے
معبود کی عبادت کر سکتا ہے
قناعت کو بادشاہ کے ملک کے مانند جان
اور اس ملک میں خدا کے دیدار کو طلب کر

47 قناعت اس کو نہیں کہتے کہ ایک روٹی کے ٹکڑے کی خوراک اور برہنگی پر قناعت کرے بلکہ (طالب کو چاہیئے کہ) دونوں جہاں سے منھ پھیر لے اور مولیٰ کی یاد میں ڈوبا ہوا رہے اور معشوق کے دیدار کا شیدا رہے قانع متقی اور پرہیزگار اسی کو کہتے ہیں۔

48 اس زمانے میں ہم لوگ خدا کے ساتھ دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں اور خود کو طالبانِ حق میں شمار کرتے ہیں اور رات دن دنیا کی طلب اور دنیاداروں میں گھسے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں اور بڑی بڑی حکایتیں بیان کرتے ہیں خدا کے طالب ان کو کہتے ہیں کہ سوائے خدا کے انکو نہ جانے اور نہ دیکھے اور نہ پہچانے اور خدا کے طالب اُن کو نہیں کہتے جو دنیاداروں کے گھروں کو جاتے اور اُن کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں بلکہ یہ لوگ ان ہی کے طالب ہیں کہ ان سے امید

رکھتے ہیں

49 فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ طمع تمام برائیوں کی ماں ہے۔طمع سے منھ کالا ہوتا ہےاور حق تعالیٰ اپنے فضل سے غیر کی طمع سے باز رکھے اور اہل طمع کے دروازہ پر جانے سے نجات روزی کرے۔

50 اے عزیز طالبِ صادق کو چاہیئے کہ توکل خدا کی وکالت سے اختیار کرے مشرق و مغرب کا رب ہے کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی ہے پس تو اسی کو اپنا وکیل بنا (73:9)

51 کہا گیا ہے کہ توکل دنیا اور مافیہا کا ترک کرنا اور جو اللہ کے نزدیک ہے اس کی آرزو کرنا ہے اے محمدؐ تو اس کی طرف پوری طرح منقطع ہو جا یعنی تو اسکی عبادت کی طرف ہر چیز سے پورا، پورا، منقطع ہو جا حکایت کرتے ہوئے اللہ سے

52 اے بیٹے آدم کے تیرے نزدیک وہ ہے جو تجھے کفایت کرے اور طلب کرتا ہے تو اس چیز کو جو تجھے سرکش بنادے

53 فرمایا نبی علیہ السلام نے خوشخبری ہو اس کو جو بقدر کفاف رزق دیا گیا اور جو قناعت کرتا ہے اس چیز پر جو اسکو خدا نے دی

54 اے میرے عزیز اگر تو قناعت کی عزت اور لذت چکھے گا اور (اس کی خوبی کو) جان لے گا تو خدا کی قسم تو سلاطین کے آگے طمع سے اپنا سر ہرگز نہیں جھکائے گا اور دنیا کو جو کے برابر نہیں سمجھے گا۔

بیت

اگر تو فقراء کے خوان سے ایک نوالہ کھالے گا
ہزار سلطان کو ایک رتی کے برابر نہیں سمجھے گا
آزادگی کا کونا اور قناعت کا گنج ایک ایسا ملک ہے
جو شمشیر کے زور سے سلطان کو نصیب نہیں ہوتا
سلیمان علیہ السلام نے جس مقام میں درویشی قبول کی ہے
اس مقام میں وہ سو ملک سلیمان کو ایک حبہ کے برابر بھی قیمت نہیں دیتے

55 قناعت وہ نہیں کہ روٹی کے ٹکڑے یا ستر عورت پر اکتفا کرے بلکہ قناعت وہ ہے کہ حق تعالیٰ کے ذکر، محبت اور شوق پر اکتفا کرے اور دونوں جہاں کی طرف توجہ نہ کرے اور مصطفےٰ ﷺ کی پیروی کرے

56 فرمایا نبی علیہ السلام نے جو شخص تھوڑے رزق پر خدا سے راضی ہو جائے تو خدا تھوڑے عمل پر اس سے راضی ہو جاتا ہے

57 فرمایا نبی علیہ السلام آدمی کی قیمت اس کی ہمت کے موافق ہوتی ہے۔

58 فرمایا نبی علیہ السلام نے تحقیق اللہ تعالیٰ ہمت کی بلندیوں کو دوست رکھتا ہے اور پستیوں سے بغض رکھتا ہے۔

59 آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو آدمی صبح کرے اور اس کا قصد غیر اللہ کا ہو تو وہ اللہ کا نہیں ہے یہاں تک کہ توبہ کرے اس گناہ سے جس سے لوگ توجہ نہیں کرتے اور وہ دنیا کی محبت ہے کیونکہ اس کی بیماری تمام بیماریوں سے نرالی ہے اور اس کی دوا تمام دواؤں سے مشکل ہے بات اصل یہ ہے کہ اس بیماری کے طبیب بھی گم ہیں اس بیماری کا طبیب تو عالم باعمل ہوتا ہے اور اس زمانے میں علماء بیمار ہیں ان کو اپنا علاج آپ کرنا مشکل ہو گیا ہے کیونکہ مہلک بیماری جو حُبّ دنیا ہے وہ تمام کبیرہ گناہوں سے زیادہ بڑا گناہ ہے علماء پر غالب ہوگئی ہے پس وہ دنیا میں گرفتار ہو گئے ہیں تو مخلوق کو دنیا سے کس طرح بچا سکیں گے اگر وہ ایسا کرنے جائیں تو ان کی رسوائی ہوتی ہے کہ خود فضیحت دیگراں رانصیحت اس واسطے (صلح کل کے نام سے) مصلحت (دنیوی) پر عمل کرنے لگے جبکہ وہ ترک دنیا اور ترک جذبات دنیوی اور ترک کذب وافترا کا وعظ کر کے خود عمل نہ کیا اور اپنی بداعمالیوں سے فضیحت ہو گئے اس سبب سے بیماری تو عام ہے اور دوا عنقاء ہے اور طبیب فن اغواء کے مشغلے میں مصروف ہیں کاش جب وہ نیکوکار نہ تھے تو صلح کرتے اور فساد نہ پھیلاتے یا کاش وہ خاموش رہ جاتے اور نہ بولتے بلکہ ہر ایک ایسا ہوتا گویا وہ وادی کے منھ میں ایک پتھر ہے نہ پیتا ہے نہ چھوڑتا ہے کہ اس کو کوئی دوسرا شخص پی سکے اور جانے رہو جو آدمی یہ گمان کرے کہ دنیا اس کے بدن کی حد تک رہے گی اور دِل پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا تو مغرور ہے جس طرح جو آدمی شہد میں ڈوب جائے اور گمان کرے کہ مکھی اس پر نہیں بیٹھے گی

60 اس باب میں جو کچھ نقول اور احادیث منقول ہوئے یہ سب ہمارا حال ہے کہ دنیا کے ساتھ میل ملاپ رکھتے ہیں اور توانگروں کے گھروں کو جاتے ہیں پس ان کے روبرو (حق بات) کس طرح بیان کر سکتے ہیں پس ضرورۃً کہتے ہیں کہ موافقانِ مہدی علیہ السلام کو دنیادار نہیں کہنا چاہیئے

61 فرمایا نبی علیہ السلام ن تم مُردوں کے ہمنشین مت بنو کہا گیا اے رسول اللہ مردے کون ہیں تو فرمایا میری اُمت کے توانگر یاروں نے پوچھا کہ اُمت کے توانگر کون لوگ ہیں رسول ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی میں یہ تین صفت موجود ہوں یعنے اچھے کھانے اور اچھے پہننے کی رغبت رکھتے ہوں اور لایعنی چیزوں میں مشغول ہوں

62 امام محمد غزالیؒ نے فرمایا کہ جس میں یہ تین صفتیں موجود ہوں اگر وہ سلام کرے تو اس کے سلام کا جواب نہ دیا جائے اور اگر وہ مر جائے تو اس کی مغفرت نہ چاہے۔

63 فرمایا نبی علیہ السلام نے جس نے توانگر کی عزت کی تو وہ برا کتا ہے

64 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول ﷺ نے توانگری دِل میں منافقی پیدا کرتی ہے جیسا کہ پانی کھیت کو اگاتا ہے

65 فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں کبیرہ گناہ ہیں دنیا طلب کرنے کے لئے صوف کا لباس پہننا اور نیک لوگوں کی محبت کا دعویٰ کرنا اور ان کے عمل کے موافق عمل نہ کرنا اور توانگروں کی مذمت کرنا اور ان سے لینا۔ اور ایک آدمی ہے کہ کسب ظاہر نہیں کرتا اور لوگوں کی کمائی سے کھاتا ہے

66 حضرت عمرو بن عوفؓ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم مجھے تمہاری محتاجی کا خوف نہیں لیکن مجھے خوف اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جیسا کہ کشادہ ہوگئی تھی تمہارے اگلوں پر اور راغب ہوں تم اس میں جیسا کہ وہ راغب ہوئے تھے اور وہ تم کو ہلاک کردے جیسا کہ ان کو ہلاک کر دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کو فریب نہ دے دنیا کی زندگی اور تم کو دھوکہ نہ دے اللہ کے بارے میں وہ دغاباز (شیطان) بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم دشمن ہی اس کو سمجھے رہو (35:5-6)۔ کیا میں نے حکم نہ بھیجا تھا تمہاری طرف اے اولادِ آدم کہ نہ پوجیو شیطان کو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور شیطان نے گمراہ کر دیا تم میں سے بہتری مخلوق کو تو کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے (36:60)۔ اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو جب اس نے پکارا اپنے پروردگار کو کہ مجھ پر ہاتھ ڈالا شیطان نے ایذا اور تکلیف کے ساتھ (38:41)۔

بے شک اُس نے دیکھیں اپنے پروردگار کی بڑی نشانیاں الخ (53:18)۔ حضرت رسول ﷺ نے اس آیت پر وقف فرمایا پڑھنے کے درمیان شیطان نے القا کیا کہ یہ بت مرغاں بلند پرواز ہیں ان کی شفاعت کی امید کی جاسکتی ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی رسول اور نبی کو نہیں بھیجا مگر جب اس نے کوئی تمنا کی تو شیطان نے اس کی تمنا میں کچھ ڈال دیا۔ الخ (22:52)

پس ہشیار رہنا چاہیئے کہ شیطان نہ کسی رسول اور نہ نبی کو چھوڑا اور نہ ولی کو خدا سے پناہ لینی چاہیئے۔

67 مراقبہ کے دو معنی ہیں ایک وہ ہے کہ مراقبہ محافظت کو کہتے ہیں اور وہ رقابت سے مشتق ہے رقابت حفظ کو کہتے ہیں۔ یعنی دِل کو ماسویٰ اللہ کے خطروں سے پاک کر کے اللہ کی یاد میں لگا رکھنا اور اللہ کو اپنے پر مطلع دیکھنا یعنی یہ سمجھنا کہ اللہ حاضر و ناظر ہے ہماری ہر ایک حالت کو دیکھ رہا ہے۔ یہ مراقبہ مبتدیوں کا ہے دوسرا مراقبہ مشاہدہ کے معنی میں ہے اور وہ رقوب سے مشتق ہے کہ رقوب نظر کو کہتے ہیں یعنے خدا کی ذات وصفات کے جمال وجلال کے مشاہدہ میں ایسا مستغرق ہو جانا کہ کوئی چیز یاد نہ رہے اور یہ منتہی لوگوں کا مراقبہ ہے۔ پس ظاہری اعمال کی ادائی دِل کی پریشانی کے ساتھ ممکن ہے مگر مراقبہ بغیر خلوتِ باطن کے ہرگز ممکن نہیں پس اے عزیز طالبِ حق کو چاہیئے کہ ہمیشہ مراقبہ میں رہے اور جو کچھ معاملہ اور خواب دیکھے مرشد سے عرض کرے اور اپنی خودی پر مغرور نہ ہووے۔

اے اپنے آپ کو دھوکے کی نیند میں سلائے ہوئے
اپنے لئے قوی بنیاد رکھے ہوئے
تو ہمیشہ اپنی خودی کے اطراف ہی تنتا رہتا ہے
اور پھر معرفت کا دم مارتا ہے
آئینہ میں تو نے ہمتا کو دیکھا ہے
اور سمجھتا ہے کہ خدا کو پہچانا ہے

68 چنانچہ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ شیطان اہل اللہ کے پاس آتا ہے کہ ان کو دھوکہ دے اور ان سے کہتا ہے کہ اے اللہ کے مقرب اے مخلوق کے بہتر کیا تو اپنے رب کی ان کرامتوں اور ان عطیات وقرب وانس کو نہیں دیکھتا ہے اور کیا تو اپنے رب کے الہامات کو نہیں دیکھ رہا ہے کہ تجھے اہل معرفت کا کلام اور اقسام ارادت کے دقائق یعنے باریک باتیں عطا فرمایا ہے کیا ایسی باتیں خدا کے مقربین اور دوست داروں کے سوائے کسی دوسرے کو عطا بھی ہو سکتی ہیں پس اگر تو اپنے خدا سے آرزو کرے گا تو تیری آرزو برلائے گا دیکھ تیرا قرب خدا کے ساتھ کیسا ہے اور خدا تجھ پر کیسا مہربان ہے پس بے شک تو اگر اللہ کی قسم کھائے گا تو تیری قسم کو رد نہیں کرے گا۔ اس میں شک نہیں کہ فرشتے تیری حرکات وسکنات اور تیرے حسن احوال کو

دیکھ رہے ہیں پس اب تیرے جیسا خدا کا سچا خادم اور پکا وفادار بندہ کون ہے تیری فضیلت اہل زمانہ پر غالب ہو چکی ہے تو جس حالت میں ہے اس سے لوگ کیا ہی غافل ہیں اور ایسی ہی باتیں کرتا ہے حتیٰ کہ اس کو اقسام کے مکر و خدیعت سے دھوکہ میں ڈالدیتا ہے پس اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے اس کو بچالے تو اپنے دشمن کے مکر سے واقف ہو جاتا ہے اور قرب خدا کے سراپردوں تک عروج پاسکتا ہے اور اس وقت استدراج کی آفتوں کی گہرائیوں سے نجات پاتا ہے۔ اس لئے کہ شیطان کو نور بن کر ظاہر ہونے کی طاقت دیئے ہیں۔ جو بیچارہ کہ واقف نہ ہو وہ اس بات کا امتیاز نہیں کرسکتا کہ آیا تجلی حق ہے یا شیطان دغا دیتا ہے پس اس وقت اس کو چاہیئے کہ فوراً لاحول بھیجے اگر حق کی تجلی ہے تو متغیر نہ ہوگی اور اگر شیطان کا نور ہے تو برقرار نہیں رہے گا۔

69 منقول ہے کہ ایک روز یہی ملعون لگام ہاتھ میں لیا ہوا راستہ سے جا رہا تھا سلطان العارفین بایزید بسطامی قدسرہ کی نظر اس پر پڑی آپ نے پوچھا کہ کہاں جاتا ہے جواب دیا کہ اس کو مغروروں کے منھ میں لگادوں گا۔ شیخ نے فرمایا کبھی میری طرف بھی آیا ہوگا کہا تجھ جیسے ہزاروں میرے مندے میں چر رہے ہیں

70 اس مقام پر فقط اللہ کی عنایت درکار ہے اکثر (دین کا) کام مشکل ہے راستہ باریک رات اندھیری اور گھوڑا لنگڑا ہے افسوس پیر ہدایت راہ نما افسوس مصلح عنایت دستگیر (پس سوائے عنایت الٰہی کے پناہ اور چارہ نہیں)

71 مہتر عیسیٰ علیہ السلام کے کلام سے منقول ہے کہ۔ اے حواریوں کے گروہ تم گناہوں سے ڈرتے ہو اور ہم انبیاء کے گروہ ہیں (ہم بھی ڈرتے ہیں) کیونکہ دشمن عارفین کے پاس شبہہ اور وسوسہ اور اتحاد ذات وصفات کے راستہ سے داخل ہوتا ہے اور مریدین کے پاس آفات شہوات کے راستہ سے داخل ہوتا ہے پس اگر تم میں سے کسی کی آنکھ نہیں روئی ہے تو چاہیئے کہ دل سے روئے۔ اور دِل کا رونا غم اور خوف ہے۔

72 اے عزیز خلق ابلیس کا نام سنی ہے اور نہیں جانتی کہ وہ کس قدر فخر سر میں رکھتا ہے کہ کسی کی پروا نہیں کرتا نہ نبی کی اور نہ ولی کی نماز میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم جو کہتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ سر میں ناز رکھتا ہے اور وہ خود مغروروں اور خود بینوں کا سردار ہے (چنانچہ اس کی خبر خدا نے دی ہے) کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے (7:12)۔ یہی اس کا ناز ہے۔

73 اے عزیز بلکہ شیطان بندگانِ خدا کو نماز کے لئے ہشیار کرتا ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ مسعودی میں ہے کہ خواجہ حسن

بصریؒ ایک وقت صبح میں سو رہے تھے شیطان آیا اور خواجہ کو بیدار کیا اور کہا کہ اٹھ تا کہ تجھ سے تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو۔خواجہؒ نے کہا کہ تیرا مقصود تو یہہ ہے کہ لوگوں سے عبادت فوت ہو اور یہ کیا معاملہ ہے کہ تو نے مجھ کو ہشیار کیا۔شیطان نے جواب دیا کہ ایک وقت تجھ سے تکبیر اولیٰ امام کے ساتھ فوت ہوگئی تو تو نے اس کے لئے اس قدر زاری کی کہ خدائے تعالیٰ نے تیرے نام پر دس ہزار تکبیر اولیٰ کا ثواب مقرر فرمایا اور میں آج ڈرا کہ اگر تجھ سے تکبیر اولیٰ فوت ہو جائے تو پھر اس قدر زاری کرے گا کہ دس ہزار تکبیر اولیٰ کا ثواب پائے گا۔اس لئے میں نے تجھ کو بیدار کیا تا کہ تجھ کو اسی ایک تکبیر اولیٰ کا ثواب ملے

74 اور مہتر آدم علیہ السلام کو بہشت میں وسوسہ ڈالا اور کہا (قولہ تعالیٰ) اور کہنے لگا تم کو جو منع کر دیا تمہارے پروردگار نے اس درخت سے تو اس کا سبب یہی ہے کہ کہیں تم بن جاؤ دونوں فرشتے یا ہو جاؤ ہمیشہ جینے والے (7:20) اے بنی آدم نہ بہکا دے تم کو شیطان جیسا کہ تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا (7:27)۔

75 اور حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مردار گدھا اس مومن سے زیادہ دوست ہوگا جو ان کو نیکی کا حکم کرے گا اور برائیوں سے روکے گا۔

76 نقل ہے کہ ایک روز سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ نے اپنی نیستی پر نظر کی اور اپنی ذات سے کہا کہ اگر تو مرد ہے تو دار پر چڑھ کر منصور حلاج بن اور اگر تو عورت ہے تو رابعہ بن پس نہیں ہے تو مگر مخنث ایک روز آپ نے سر پر دامنی اوڑھ لی۔اور ہاتھ میں کنگن باندھا اور آنکھوں میں کاجل لگائے اور ہاتھ میں دف لیا۔اور سر بازار مخنثوں کے درمیان کھڑے ہو گئے مریداں ہر طرف سے تحقیق کرنے کے لئے دوڑے ہوئے آئے اور آپ کو اس رنگ میں دیکھ کر پوچھا کہ خوندکار یہ کیا حالت ہے تو فرمایا کہ ہم نے خدا کو پہچاننے کے لئے اپنی ذات پر انصاف کیا نہ ہم مرد ہیں اور نہ عورت مگر مخنث ہیں پس اسی لئے ہم ان کے درمیان کھڑے ہوئے ہیں ایسے خطاب سے مخاطب سلطان العارفین اپنی ذات میں ایسی نیستی دیکھی

77 اور روایت کی گئی ہے بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے اسی تابوت علم کے جمع کئے اور اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا پس اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کو وحی بھیجی کہ اے نبی اس علم کے جمع کرنے والے کو کہدو کہ اگر تو اس سے بھی زیادہ علم جمع کرے گا تو تجھے نفع نہ دیگا مگر یہ کہ تو تین چیزوں پر عمل کرے اول یہ کہ تو دنیا سے محبت مت رکھ کیونکہ یہ مومنوں کا گھر نہیں ہے دوم یہ کہ تو شیطان کا مصاحب مت بن کیونکہ یہ مومنوں کا رفیق نہیں ہے اور سوم یہ کہ تو کسی کو تکلیف نہ دے کیونکہ یہ مومنوں کا پیشہ نہیں ہے۔جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا پس تو ان لوگوں سے منھ پھیر لے جنھوں نے ہمارے ذکر سے منھ پھیر لیا اور دنیا کی زندگانی کے سوائے اور کسی بات کا ارادہ نہیں رکھتے ان کا مبلغ علم اتنا ہی ہے (53:29-30)۔

78 فرمایا نبی علیہ السلام نے قیامت کے روز مخلوق کو سنایا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو لوگوں کی پرستش کرتے تھے کھڑے ہو جاؤ اپنی اپنی مزدوری ان سے لے لو جن کے لئے عمل کئے تھے کوئی ایسا عمل قبول نہیں کیا جائے گا جس میں کچھ آمیزش ہو۔

79 ملّاوں نے پھر کہا کہ ہم آپ کے ساتھ کیسے بحث کر سکتے ہیں آپ تو مقید مذہب نہیں رکھتے جو کچھ جواب دیتے ہیں مطلق قرآن سے جواب دیتے ہو اور ہم قرآن نہیں سمجھ سکتے اور ہم امام اعظمؒ کے مذہب پر مقید ہیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر چہ میں کسی مذہب پر مقید نہیں ہوں میرا مذہب کتاب اللہ اور اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے پھر فرمایا کہ اسی پر قائم ہو جاؤ اور (کہو کہ) جو کوئی امام اعظمؒ کے مذہب سے باہر ہو جائے اور مذہب کے خلاف عمل کرے تو اس پر کیا حکم ہوگا اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ نادان مذہب کا معنی کیا جانتے مذہب کا معنی امام اعظمؒ کی رفتار ہے نہ کہ گفتار اور پیغمبر ﷺ کی سنت پیغمبر ﷺ کے عمل کو کہتے ہیں نہ کہ گفتار پیغمبر ﷺ کو تمام شرعی معاملات جو فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں پیغمبر ﷺ کی گفتار ہے نہ کہ عمل پیغمبر ﷺ پس امام اعظمؒ کا مذہب عمل ہے جو مشہور ہے

80 پس ملّاوں نے کہا کہ آپ مسلمانوں کو کافر کہتے ہو اور مومن بننے کا حکم کرتے ہو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم خدائے تعالیٰ کی کتاب پر مامور ہیں اللہ کی کتاب جس کسی کو کافر کہتی ہے ہم بھی کافر کہتے ہیں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے ہم اللہ کی کتاب کے تابع ہیں پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہوں اور مخلوق کو توحید اور عبادت کی دعوت دیتا ہوں اور میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے اسی کام کے لئے مامور ہوں

81 فرمایا نبی علیہ السلام نے میں دجال کے غیر سے ہوں مجھے تم پر دجال سے خوف ہوتا ہے کہا گیا اے رسول اللہ ﷺ دجال کیا چیز ہے تو فرمایا علماء سو

82 مشکوٰۃ شریف میں باب ظلم کے تحت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی ﷺ نے فرمایا ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

83 روایت ہے ابو موسیٰ (اشعریؒ) کے ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ ظالم کو زمانہ دراز تک چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کی گرفت کرتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں پھر آپ نے وکذالک سے الیم شدید تک قراءت فرمائی یعنی اس طرح تیرے رب نے مواخذہ کیا جب کہ مواخذہ کیا اہل قریٰ سے درحالیکہ وہ ظالم تھے

تحقیق اللہ کا مواخذہ دکھ دینے والا اور سخت ہے (11:102)۔

84 اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا گذر جب مقام حجر پر ہوا تو فرمایا کہ تم ان لوگوں کے گھروں میں مت داخل ہو جنھوں نے اپنے نفوس پر ظلم کیا تھا مگر یہ کہ تم حالت گریہ وزاری میں رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی آفت نازل ہو جو ان پر ہوئی تھی اور پھر سر مبارک اٹھا کر دعا کی اور تیز چلنے لگے حتیٰ کہ اس وادی سے آگے بڑھ گئے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے

85 اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اپنے بھائی پر کوئی مظلمہ کرے اس کی آبرو کے متعلق یا کسی اور بات میں تو چاہیئے کہ اس سے آج روز معاف کرالے پہلے اس کے کہ دینار و درہم نہ رہے اگر ظالم کا کوئی نیک عمل ہے تو اس کے ظلم کے موافق اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس نے نیکیاں کی ہی نہیں تو اس کے صاحب یعنی مظلوم کی برائیوں کا مواخذہ اسی سے کیا جائے گا اور مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اسی پر (ظالم پر) ڈالا جائے گا بخاری نے اس کی روایت کی ہے

86 اور ان ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم مفلس کو جانتے ہو حاضرین نے عرض کیا مفلس ہم میں وہی ہوتا ہے جس کے پاس نہ روپیہ پیسہ ہو نہ مال و متاع پس فرمایا بے شک مفلس میری اُمت سے وہ شخص ہے جو آئے گا قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ اور اس حالت میں آئے گا کہ کسی کو گالی دیا ہوگا اور کسی پر بہتان لیا ہوگا اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا یہی (نماز، روزہ، وغیرہ) اس کی نیکیاں ہوں گی اور یہی (گالی، بہتان، خونریزی وغیرہ) اس کے گناہ کے پس اگر فیصلہ ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں فنا ہو جائیں تو مظلوموں کی خطاؤں کا مواخذہ اس ظالم سے کیا جائے گا اور مظلوموں کی سب برائیاں اس کے گلے باندھی جائیں گی پھر وہ دوزخ میں جھوک دیا جائے گا مسلم نے اس کی روایت کی ہے

87 اور آپ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کو قیامت کے روز اہلِ حقوق کے حقوق ادا کرنا پڑے گا حتیٰ کہ بے سینگ بکری کا مواخذہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا۔ مسلم نے اس کی روایت کی اور جابرؓ کی حدیث کا ذکر کیا ہے

88 وہ یہ کہ تم ظلم سے بچو یہ ذکر باب انفاق کی فصل ثانی میں ہے

89 حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہاں میں ہاں ملانے والے مت ہو جو کہتے ہیں کہ اگر لوگ نیکی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے لیکن تم یہ خیال کرو یعنے عمل در آمد رکھو کہ لوگ تم سے احسان کریں تو تم ضرور ان کے ساتھ بھی احسان کرو اور وہ تم سے برائی سے پیش آئیں تو تم ظلم مت کرو ترمذی نے اس کی روایت کی ہے

90 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا اور کہا اے میرے رب تو نے گزشتہ سلاطین کی عمریں کیوں دراز فرمائیں تو فرمایا اے موسیٰؑ انہوں نے میرے شہر آباد کئے اور میرے بندوں میں انصاف کیا

91 حضرت نبی علیہ السلام نے فرمایا بادشاہت عادل کے ساتھ باقی رہتی ہے اگرچہ کہ وہ کافر ہو اور ظالم کے ساتھ باقی نہیں رہتی اگرچہ کہ وہ مومن ہو

92 حضرت نبی علیہ السلام نے فرمایا سلاطین چرواہے ہیں جب چرواہا بھیڑیا بن جائے تو بکریوں کو کون چَرائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس اگر تم سے پہلے فرقوں میں اصحاب بقا (مومنین) نہ ہوتے جو زمین میں فساد ہونے سے مانع ہوتے تھے مگر یہ لوگ تھوڑے جن کو ہم نے نجات دی (11:116) یعنے لیکن تھوڑے تھے وہ لوگ جن کو ہم نے نجات دی جو مانع فساد تھے اور وہ سب کے سب ممنوعات کے تارک تھے اس میں مـمّـن کا من تاکید کے لئے ہے۔ تبعیض کے لئے نہیں کیوں کہ نجات صرف مانعین فساد کے لئے ہے بدلیل قول اللہ تعالیٰ کے کہ ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی کو منع کرتے تھے اور ظالموں کو ہم نے بُرے عذاب میں گرفتار کیا (7:165)۔ بسبب اس کے کہ وہ گناہ کرتے تھے۔ اور ظالموں کی پیروی کرتے تھے یعنی تارکین نہی عن المنکر کی پیروی کرتے تھے اور یہ مضمیر پر عطف ہے یعنے تھوڑے ہیں وہ لوگ جن کو ہم نے نجات دی جو مانعین فساد تھے اور ظالموں کی پیروی کرتے تھے یعنی اپنی شہوتوں کے ساتھ ظالموں کی پیروی کرتے ہیں پس یہ عطف نھـموا ما ترفوا فیه پر ہے۔ جن کو فراخی دی گئی اس میں یعنی نعمت دی گئی اس میں مترف اس کو کہتے ہیں جس پر اس کا رزق و مال کشادہ کیا گیا ہو قول اللہ تعالیٰ کا ہے کہ تم ظالموں کی طرف مائل مت ہو پس تم کو آگ چھولے گی اللہ کے سوائے تمہارے کوئی سرپرست نہ ہوں گے پھر تم مدد نہیں کئے جاؤ گے (11:113)۔ ظالموں کی طرف مائل نہ ہو اور ان سے قریب مت ہو۔ اور مت ملو اور دوستی مت رکھو۔

93 حدیث قدسی ہے کہ نہ صحبت میں رہو نہ ہمنشیں بنو اے احمد مجتبیٰ مگر فقیروں کے اور انکی مجلس میں بیٹھا کرو اور

تو انگروں سے دور رہو اور ان کی مجلس اور ان کی صحبت سے دور رہو کیوں کہ فقراء میرے دوست ہیں

94 فرمایا علیہ السلام نے اے عائشہؓ اگر تو مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو تجھے دنیا کی چیزوں سے اتنا ہی کافی ہونا چاہیئے جتنا کہ سوار کا توشہ ہوتا ہے اور تو تو انگروں کی ہمنشینی سے احتراز کر اور تو کپڑے کو اتنا مت چھوڑ کہ اٹھانے کی ضرورت پڑے (ترمذی) نے اس کی روایت کی ہے۔

پس ہم کو غریبوں کے باب میں تامل اور تفکر کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ ہم یہ آیتیں پڑھتے ہیں اور بیان کرتے ہیں ہشیار رہنا چاہیئے۔

فصل: اورتم میں سے ایک گروہ ایسی ہونی چاہیئے جو امر خیر کی دعوت دے اور امر بالمعروف کرے اور برائی سے روکے اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے۔

95 اورتم میں رہنا چاہیئے ایک ایسا گروہ جو بلاتے رہیں نیک کام کی جانب اور حکم کرتے رہیں اچھے کاموں کا اور منع کرتے رہیں برے کاموں سے اور یہی لوگ اپنی مراد کو پہونچیں گے (3:104)۔ فرمانِ خدا ہے کہ تم بہتر ہوان امتوں میں جو پیدا ہوئیں لوگوں کے لئے تم حکم کرتے ہو نیک کام کا اور منع کرتے ہو برے کام سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر (3:110)۔ پس مومنوں کو چاہیئے کہ ہر کسی کو امر معروف کریں برائیوں سے روکیں اور پند ونصیحت کریں پس پند ونصیحت مومنوں کو نفع دیتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ پاک نے فرمایا نصیحت کر پس تحقیق پند ونصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے (51:55)

96 اور قرآن کو غفلت سے نہیں سننا چاہیئے ان کے پاس ان کے رب کے پاس سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی ہے۔ الخ (21:2)

اور دوسرا قول اللہ تعالیٰ کا بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لئے جو صاحبِ دِل ہے یا کان لگائے دِل سے متوجہ ہوکر (50:37) اور چنانچہ فرمانِ خدا ہے کہ پس تو نصیحت کر اگر نصیحت نفع بخشے قریب میں وہ شخص نصیحت قبول کرے گا جو ڈرتا ہے اور نصیحت سے کنارہ کشی کرے گا وہ شخص جو بڑی آگ میں جلے گا الخ (87:9-12) ہم قرآن سے ان آیتوں کو نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہیں اور ظالموں کو تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے (17:82) اور دوسرا قول اللہ تعالیٰ کا ہے اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے تو تو اس کو اللہ کے خوف سے عاجز اور شگافتہ پاتا (59:21)۔ اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ چلا دیئے جاتے اس سے پہاڑ یا کاٹ دی جاتی اس سے زمین یا بات چیت کرادی جاتی اس کے باعث مردوں سے (تب بھی تو ایمان نہ لاتے) بلکہ اللہ کے ہاتھ ہیں سب کام (13:31) اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اور جب ذکر کیا جاتا ہے اکیلے اللہ کا تو متنفر ہوجاتے ہیں ان لوگوں کے دِل جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا اور جب ذکر کیا جائے اللہ کے سوائے اوروں کا تب ہی وہ لوگ خوش ہوجاتے ہیں (39:45)۔ برابر ہے تو ان کو ڈراوے یا نہ ڈراوے وہ تو ایمان نہیں لائیں گے مہر کردی ہے اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے (2:6-7)۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ انہوں نے کہا برابر ہے ہم پر تو وعظ کرے یا نہ کرے (26:136)۔

اے بیٹے آدم کے میرے آسمان ہوا میں قائم ہیں بغیر ستون کے میرے ناموں میں سے ایک نام سے اور تمہارے دِل میری کتاب کی ہزار نصیحتوں میں سے ایک سے بھی قائم نہیں ہوتے۔

اے لوگو! کوئی بیماری موت کو دور نہیں کر سکتی اور پتھر پانی میں نرم نہیں ہوتا اسی طرح سخت دلوں میں نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے کیا وقت نہیں آیا مومنوں کے لئے اس بات کا کہ ان کے دل عاجزی کریں اللہ کے ذکر کے وقت اور اس چیز کی یاد کے وقت جو نازل ہوا مرحق اور ان لوگوں کی طرف نہ ہوں جن کو کتاب عطا ہوئی تھی اس سے پہلے پھر ان پر دراز ہوگئی مدت تو ان کے دِل سخت ہو لئے اور بہترے ان میں فاسق ہیں (57:16)۔

فرمانِ خدا ہے کہ بھلا وہ شخص جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے اسلام کے لئے پس وہ اپنے پروردگار کی جانب سے روشنی پر ہے (کہیں سخت دِل برابر ہو سکتا ہے) تو افسوس ان کو جن کے دل سخت ہیں ذکر الٰہی سے یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں اللہ نے نازل فرمایا بہتر کلام ایک کتاب تشابہ دہرائی ہوئی کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے سننے سے ان کی کھالوں پر جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے پھر نرم ہو جاتی ہیں ان کی کھالیں اور ان کے دل ذکرِ خدا کی طرف یہ ہے اللہ کی ہدایت اس سے ہدایت دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں (39:22-23) اور دیگر۔ تو کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے قرآن میں یا دلوں پر ان کے قفل لگ رہے ہیں (47:24)۔ دیگر پس تو نصیحت کو قرآن سے اس شخص کو جو ڈرتا ہے میرے عذاب کے وعدہ سے (50:45)۔ دیگر پس (اے محمدؐ) تو نہیں سنا سکتا مردوں کو اور نہ بہروں کو پکارنا جب کہ وہ روگردانی کریں پیٹھ پھیر کر (30:52)۔ اور نہ بنو ان جیسے جنھوں نے کہد یا کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ سنتے نہیں بدتر تمام جانداروں میں اللہ کے نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے اور اگر اللہ جانتا اُن کو اب سناوے تو الٹے بھاگیں منھ پھیر کر (8:21-23)۔

97 پس اے عزیز ہمارے دلوں پر مہر ہوگئی ہے اور فاسد ہو گئے ہیں

98 فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنو تحقیق جسد میں ابن آدم کے البتہ مضغہ ہے آخر حدیث تک قول اللہ تعالیٰ کا کہدے اے میرے بندو جنھوں نے خود زیادتی کی اپنے اوپر تم نا اُمید نہ ہو اللہ کی رحمت سے بے شک اللہ بخشتا ہے تمام گناہوں کو کچھ شک نہیں کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے اور رجوع کرو اپنے پروردگار کی جانب اور اُس کے فرمانبردار بن جاؤ اس سے پہلے کہ تم پر نازل ہو عذاب پھر تمہاری مدد نہ کی جائے اور چلو بہتر بات پر جو اُتاری گئی تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی جانب سے اس سے پہلے کہ تم پر نازل ہو عذاب ناگہاں اور تم کو خبر بھی نہ ہو (39:53-55)۔ دیگر۔ اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا تا کہ تو اُس کو پڑھے لوگوں پر ٹھیر ٹھیر کر اور ہم نے اس کو رفتہ رفتہ اُتارا کہدے کہ تم قرآن کو مانو یا نہ مانو جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے اُن پر تو جب یہ پڑھا جاتا ہے وہ تھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں سجدہ میں اور کہتے ہیں کہ

پاک ہے ہمارا پروردگار بے شک ہمارے رب کا وعدہ ضرور ہونا ہے اور تھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے ان کی عاجزی (17:106-109)

99 اور حدیث میں ہے جب قرآن پڑھا جائے تو تم رونے لگو اور رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔ عمدہ اور قرآن سے ہم وہ اتارتے ہیں جو مومنین کے لئے شفا اور رحمت ہے (17:82)۔ اور حدیث میں ہے جس کو قرآن سے شفا نہ ہو پس اس کے لئے شفا نہیں پس قرآن کا سننا مرض کے لئے شفاء ہے۔ اور جب قرآن شریف پڑھا جائے تو اس کو سنتے رہو اور خاموش رہو شاید کہ تم رحم کئے جاؤ (7:204)۔ اور کافر لوگ قرآن سننے کے بعد سجدہ نہیں کرتے ہیں جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اور جب قرآن شریف پڑھا جائے تو وہ لوگ سجدہ نہیں کرتے ہیں (84:21)۔ جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام آتا ہے تو ڈر جاتے ہیں ان کے دِل اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں آیتیں تو وہ آیتیں بڑھا دیتی ہیں ان کے ایمان کو اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں یہی ہیں سچے ایماندار ان کے لئے درجے ہیں ان کے پروردگار کے پاس اور معافی اور آبرو کی روزی ہے (8:2-4)۔ قول اللہ تعالیٰ کا اللہ ہی نازل کیا احسن حدیث کو درحالیکہ وہ کتاب متشابہ ہے دوہرائی ہوئی ہے اس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں آخر آیت تک (39:23)

100 اور حدیث میں ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے بندے کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے پس کیا نہیں غور کرتے وہ قرآن میں (4:82)۔ یعنی گہری فکر سے اشارات معانی کو سونچنا اور جواہر معنی کا استخراج کرنا نازک استنباط سے اگر یہ قرآن غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو البتہ اس میں بہت اختلاف پاتے

101 آگاہ ہو تحقیق ابن آدم کے جسد میں البتہ ایک مضغہ ہے جب وہ اچھا رہتا ہے تو اس کا کُل جسد اچھا ہو جاتا ہے اور جب وہ فاسد ہوتا ہے تو اس کا کل جسد فاسد ہو جاتا ہے آگاہ ہو کہ وہ مضغہ دل ہے۔

102 پس اے عزیز جو دل کہ دنیاء فانی کے حرص و محبت اور بیکار شغلوں سے مردہ اور فاسد ہو جاتا ہے اگر اس کو وعظ و نصیحت کرے تمام قرآن اور احادیث اور مشائخوں کے قول اور مہدیؑ اور یارانِ مہدیؑ کے نقول پڑھے تو اس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا اور نصیحت قبول نہیں کرے گا اور ہشیار نہ ہوگا بلکہ اس کو اور وحشت ہوگی (نصیحت) نہیں سن سکے گا اس لئے کہ دنیا کی بے حد حرص و محبت اور اس صفت مذمومہ کی وجہ دِل مردہ ہو گیا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے پس (اے محمدؐ) تو مردوں کو نہیں

سنا سکتا اور نہ سنا سکتا ہے بہروں کو اپنی دعوت جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں (30:52)۔

103 ❁ پس ہمارے دل پتھر سے زیادہ سخت ہو گئے ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے پھر اس کے بعد تمہارے دِل سخت ہو گئے پس وہ مانند پتھر کے ہیں یا اس سے بھی زیادہ سخت ہیں اور تحقیق بعض پتھر ایسے ہیں جن سے نہریں نکلتی ہیں اور تحقیق بعض پتھر ایسے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکلتا ہے اور تحقیق بعض پتھر ایسے ہیں جو اللہ کے خوف سے گر جاتے ہیں اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے (2:74)۔

104 ❁ پس جس دِل پر قفل پڑ گیا ہے سخت اور عاصی بہرہ اور گونگا ہو گیا نہیں سن سکتا کیوں کہ سننے کی قابلیت نہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور جب اللہ واحد و یکتا کا ذکر کیا جائے الخ (39:45) اور اگر دنیا اور اہل دنیا کی حکایت اور بیکار باتیں اوران کے سامنے کی جائیں تو کان لگا کر خوشی اور راحت سے سنتے اور لذت اٹھاتے ہیں کیوں نہ ہو گوبر کے کیڑے کے لئے گل وگلنار کی بواس کی ہلاکت کا سبب ہوی ہے گوہ اور غلاظت کی بواس کی حیات کی موجب بنتی ہے اور اسی میں اس کو فرحت ہوتی ہے

105 ❁ شیخ فریدالدین عطارؒ نے اسرار نامہ میں نظم لکھی ہے کہ ایک مہتر عطاروں کے محلّہ سے گزرا عطریات کی بو اس کے دماغ میں پہونچی بیہوش ہو گیا اور جان کندنی کی نوبت پہنچی عطار لوگ گلاب اور عطریات اس کے منھ پر مارے اور زیادہ بے ہوش اور بے ضبط ہو گیا ایک حکیم اس موقع پر پہنچا اور تھوڑا گوہ اس کی ناک کے پاس رکھا اسی وقت ہشیار ہو گیا

106 ❁ اے عزیز میری اور تری کیا ہستی ہے کہ ہمارے دماغ میں بو نہ جائے دنیا کی گندگی کی یہ بو شہباز کے دماغ میں پہنچ جاتی ہے حالانکہ اس کی جان کا مرغ دوست کے وصال کے باغ کی بو سونگھا ہوا ہے اور حق تعالیٰ کی محبت کے شوق کے گلزار کی بواس کے دماغ میں پونچی ہوئی ہے اور معرفت کے شہد کی لذت شہد کی مکھی کے مانند چکھا ہوا ہے اور اس کے دل کا صحن بتوں کی گڑ بڑ اور اغیار کے غبار سے پاک وصاف ہوتا ہے اس کو بھی پہنچی ہے میں کیا چیز ہوں کہ میرے دماغ میں دنیا کی بو نہ پہنچے

107 ❁ فرمایا علیہ السلام نے کہ امیروں کی روٹی فقیروں کے خون سے خمیر کی ہوئی ہوتی ہے۔

108 ❁ اور فرمایا علیہ السلام نے تم امیروں کی سپید روٹیوں پر دھوکہ نہ کھاؤ پس تحقیق کہ وہ مسلمانوں کے خون اور مظلوموں اوران کے مظالم سے ملی ہوئی ہے

109 ﴿ فرمایا علیہ السلام جو بادشاہوں کے دستر خوانوں سے کھانا کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر دو لبوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹے گا

110 ﴿ فرمایا علیہ السلام نے کہ قریب میں لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ نہیں سلامت رہے گا کسی دیندار کا دین بجز اس شخص کے جو اپنے دین کو لے کر ایک قریہ سے دوسرے قریہ میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف اور ایک پتھر سے دوسرے پتھر کی طرف بھاگے مانند اس لومڑی کے جو بہانہ کرنے لگتی ہے عرض کہا گیا کب ہوگا اس طرح یا رسول اللہ ﷺ تو آپؐ نے فرمایا جب روزگار سوائے خدا کی معصیت کرنے کے نہ ملے جب یہ وقت آئے گا تو بغیر عورت حلالہ کے رہنا (بے شادی کے رہنا) حلال ہو جائے گا عرض کئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ زمانہ کیسا ہوگا حالانکہ آپ نے نکاح کرنے کا حکم دیا ہے تو فرمایا جب یہ وقت آئے گا تو ہلاک ہوگا آدمی اپنے ماں باپ کے ہاتھوں پر پس اگر ماں باپ نہ ہوں گے تو اپنی عورت اور بچے کے ہاتھوں پر پس اگر اس کو عورت بچے نہ ہوں تو اپنے قرابتداروں کے ہاتھوں پر ہلاک ہوگا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کس طرح ہوگا تو فرمایا لوگ اس کو تنگدستی کا عیب لگائیں گے تو طاقت سے زیادہ تکلیف اٹھائے گا حتیٰ کہ مقام ہلاکت کو پہنچ جائے گا اسی سے غروبت بھی سمجھ میں آتی ہے جبکہ بال بچوں والا آدمی معیشت اور مخالطت سے مستغنی نہیں ہوگا پھر وہ ذریعہ معاش بغیر خدا کی نافرمانی کئے کے نہیں پاسکے گا یہ باتیں آج کل کی نہیں ہیں اس زمانہ سے پہلے ہی یہ حالت ہو چکی ہے۔ یہ ماخوذ ہے کفایہ شعبی سے

111 ﴿ اور حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص سے مروی ہے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے کہ قریب میں ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی پس نیک لوگ ابراہیم علیہ السلام کے مقامِ ہجرت کی طرف جانے والے ہیں

112 ﴿ اور ایک روایت میں ہے کہ اہل زمین کے نیک لوگ سب سے زیادہ پابندی کرنے والے ہیں مقام ہجرت ابراہیم علیہ السلام کی اور رہ جائیں گے زمین میں اہل ارض کے شریر نکل جائے گی ان کو ان کی زمین کہ فدیہ میں دیتی ہے۔ ان کو حشر کئے جائیں گے وہ لوگ بندروں اور سوروں کے ساتھ

113 ﴿ اور مدارک میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے وہ آیت یہ **فالذین ھاجروا** الخ تو جن لوگوں نے اپنے دیس چھوڑے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے (3:195) پس ہجرت آخری زمانے میں ہونے والی ہے جیسا کہ تھی ابتدائے

اسلام میں

114 ﴿ تفسیر زاہدی میں اس آیت کے تحت لکھا ہے فرمانِ خدا ہے کہ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی لوگ اللہ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (2:218)۔ اور ہجرت باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی اور دلیل لائے اللہ کے کلام سے کہ بجز ہجرت کے رحمت کی اُمید نہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ ظلم کئے گئے تو البتہ ہم دنیا میں ان کو ایک اچھے مقام میں جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر زیادہ بڑا ہے اگر جانتے وہ لوگ جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (16:41-42)۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہدے اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے تم اپنے رب سے ڈرو ان لوگوں کے لئے جنھوں نے اس دنیا میں احسان کیا نیکی ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے صابرین ہی پورا، پورا بے گنتی اجر دیئے جائیں گے (39:10) یعنی دنیا میں اللہ کی اطاعت کی۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے دنیا میں نیکی کی تو ان کے لئے آخرت میں نیکی ہے اور یہ نیکی جنت میں داخل ہونا ہے یعنے یہ ایسی نیکی ہے کہ اس کی تعریف نہیں کی جاسکتی اور وارض اللّٰہ واسعة کے معنی یہ ہیں کہ احسان میں زیادتی کرنے والوں کے لئے کوئی عذر نہیں ہے حتی کہ اگر وہ یہ وجہ بیان کریں کہ وہ توفیر احسان کی وجہ سے اپنے وطن میں نہیں رہ سکتے ہیں تو ان سے کہدے کہ اللہ کی زمین کشادہ ہے اور بہت سے شہر ہیں پس تم دوسرے شہروں میں منتقل ہو جاؤ اور انبیاءؑ و صالحین کی اقتدا ان کی ہجرت میں کرو کہ وہ احسان میں ان کے احسان تک اور طاعت میں ان کی طاعت تک ترقی کرسکیں اور صابرین ہی ہیں جو وطن اور قرابت داروں کی مفارقت کا غصہ پینے اور تکالیف برداشت کرنے پر اللہ کی طاعت اور از دیاد خیر میں پورا پورا بدلہ بے حساب دیئے جائیں گے۔ اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حساب کی وہاں گنجایش ہی نہیں ہے۔

115 ﴿ اور نیز بندگی الہداد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت میران علیہ السلام گجرات سے ہجرت کر کے خراسان تشریف لے گئے جس وقت آپ نے سورہ انفال اور سورہ براءت بیان فرمایا جو اصحاب رضی اللہ عنہ کہ گجرات سے ہمراہ گئے تھے بیان کے وقت زار زار ہوئے اور فرمایا کہ یہ ہمارا حال بیان ہوتا ہے۔ پس اے عزیز جنھوں نے ہجرت نہیں کی اُن کو کس قدر زاری کرنی چاہیئے۔ ان کو (مہاجرین کو) چاہیئے کہ ان لوگوں کے ساتھ دوستی نہ کریں جو ہجرت سے باز رہنے کا سبب بنے تھے کیوں کہ انہوں نے تمہارے ساتھ دشمنی کی کہ ہجرت اور صحبت سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تم کو باز رکھا۔
مانند قول اللہ تعالیٰ کے مومنو! تمہاری بی بیوں اور تمہاری اولاد میں بعض تمہارے دشمن ہیں پس تم ان سے پرہیز کرو اور

اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش (کا ذریعہ) ہیں اور اللہ کے پاس اس کا بڑا اجر ہے پس تم اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ہو سکے اور سنو اور اطاعت کرو اور تم اپنے نفسوں کے لئے کسب حلال سے خرچ اور جو آدمی بخل نفس سے بچا رہے تو وہی لوگ کامیاب ہیں اگر تم اللہ کو قرض حَسَن دو تو اللہ تم کو مضاعف دے گا اور تمہاری مغفرت کرے گا۔ اور اللہ بڑا شکور حلیم والا ہے عیاں اور پوشیدہ کا جاننے والا ہے غالب اور حکمت والا ہے (64:14-18)۔ یہ واسطے اس کے ہے جو بی بی بچوں اور مال کی وجہ سے خدا کی نافرمانی نہ کرے یہ آیت عوف ابن مالک اشجعی اور مومنین کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی ہم نے بیان کیا ہے کہ یہ سورۃ مکیہ ہے۔ یہ آیتیں عوف بن مالک سے متعلق ہیں۔ اور جس وقت جماعت ہجرت کرنا چاہتی عورت اور بچے باپ کے پاس آتے اور زاری کرتے کہ ہم کو کس کے حوالے کرتے اور چھوڑ جاتے ہو شہر کافروں سے بھرا ہوا ہے وہ بھی ہمارے دشمن ہیں (یہ سن کر) ان کا دِل جلتا ہجرت سے باز رہ جاتے اور فرمانِ خدا اور رسول ﷺ کی طرف توجہ نہیں کرتے

116 ﴿ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی اور مدینہ میں پائے جو اصحاب کہ ان سے پہلے ہجرت کر چکے تھے اس زمانہ میں (اس آیت کے مضمون سے) واقف ہوئے قرآن پڑھ کر غمگین ہوئے اور یہ ارادہ کر لئے کہ اگر کسی دن مکہ فتح ہو جائے اور ہم کو لوٹنا نصیب ہو تو ہم اپنے گھروں کو نہیں جائیں گے اور اپنے اہل وعیال سے بات نہیں کریں گے اور ان کو ہم اپنی علٰحدگی کے درد سے سزا دیں گے اور جب خدائے تعالٰی نے مکہ پر فتح دی رسول ﷺ کے قبضے میں آ گیا تو اصحابؓ مکہ میں آئے اور ہر ایک شخص اپنے اپنے گھر گیا لیکن یہ جماعت نہیں گئی عورت بچے ان کئے پاس آئے تو انہوں نے بات نہیں کی عورت بچوں نے رسول علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کی تو فرمانِ باری ہوا کہ اور اگر تم عفو کر دو اور درگزر رو اور بخشد و تو پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے (64:14)۔ اگر درگزر رو اور بدلہ لینے کے خیال سے باز آ جاؤ اور معاف کر دو تو پس تحقیق کہ خدائے تعالٰی بخشنے اور بخشوانے والا ہے۔

117 ﴿ یہ آیت عوف ابن مالک اشجعی کے حق میں نازل ہوئی جن کو ان کے اہل وعیال ہجرت اور جہاد سے روکتے تھے۔ فرمانِ خدا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش (کا ذریعہ) ہیں (64:15) کیوں کہ تم کو ہجرت سے روکتے ہیں اور متخلفین نے ارادہ کیا کہ ہجرت کریں بعض نے مال کا فدیہ دیا اور ہجرت کی اور بعضوں نے نفس و مال کا خوف کیا اور ہجرت نہ کی حتیٰ کہ اللہ تعالٰی نے نازل کیا الٓـــم کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ چھوٹ جائیں گے اتنا کہہ کر کہ ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا الخ (29:1-2)۔

سب ہجرت کئے اور باقی چالیس یا پچاس تھے جنھوں نے ہجرت نہیں کی پس اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اے مومنو تحقیق تمہاری بی بیاں اور تمہارے بچے تمہارے دشمن ہیں پس تم ان سے ڈرو (64:14)۔

118 پس اے عزیز قاعدان غیر اولی الضرر کو جان لے۔ کہا ابن عباسؓ نے یہ مکہ کے چالیس یا پچاس آدمیوں کے بارے میں ہے اور وہ یہ کہ نبی علیہ السلام نے جب ہجرت کا حکم فرمایا تو آپؐ کے ساتھ ایک جماعت نے ہجرت کی اور ایک جماعت مال واولاد کے سبب سے پیچھے رہ گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت نہ کی جب تک وہ ہجرت نہ کریں (8:72) تم میں ان میں کوئی رشتہ داری نہیں جن کے ساتھ دوستی (رشتہ داری) نہ ہو ان کو میراث بھی نہیں پہنچتی ہے

119 چنانچہ خبر دی ہم کو آدم ابن الیاس نے اس نے کہا خبر دی ہم کو شعیب نے اور وہ روایت سے ابی بن وائل اور وہ روایت سے حذیفہؓ ابن یمان کے کہا تحقیق آج کل کے منافقین زمانہِ نبی ﷺ کے منافقین سے بھی بدر ہیں وہ چھپا خلاف رکھتے تھے آج کل کے منافقین تو کھلم کھلا خلاف کر رہے ہیں (مثلا داڑھی منڈھوانا، نماز نہ پڑھنا، سیندھی شراب پینا، رشوت اور سود کھانا شادیوں میں کسبنوں کا ناچ کروانا اور کسبنوں کے جلسے میں باپ اور بیٹا مل کر بیٹھنا اور ایک ہی عورت کو حرام نظر سے دیکھنا مشائخین اور واعظین کا ایسی دعوتوں میں آنا اور منہ پر رومال اوڑھ کر ایک الگ حجرہ میں بیٹھ جانا گویا ان حرام بازوں کو حرام کاری کی اجازت دینا ہے) چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے اور بعض تمہارے گردنواح کے گنوار منافق ہیں اور بعض اہل مدینہ (بھی) اڑ رہے ہیں نفاق پر (اے محمدؐ) تو ان کو نہیں جانتا ہم جانتے ہیں ہم ان کو دھیرا عذاب کریں گے۔ پھر وہ لوٹائے جائیں گے بڑے عذاب کی جانب (9:101)۔

120 منافق ایسے ہیں کہ تیرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں اور بظاہر میرے گرویدہ ہیں (پس جو لوگ کہ جہاد اور ہجرت سے باز رہے حضرت رسول علیہ السلام نے ان کو منافق فرمایا) چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ کیا وقت نہیں آیا مومنوں کے لئے اس بات کا کہ ان کے دل عاجزی کریں اللہ کے ذکر کے وقت الخ (57:16) اس طرح فرمایا ہے

121 جب یارانِ پیغمبر ﷺ نے خیبر وفدک اور دوسرے مقامات کے مالِ غنیمت سے اپنا اپنا حصہ پایا اور صحرای یمن کے عرب کی زکوٰۃ سے ان کو فتوح پہنچی اور انہیں مدینہ میں سکون ملا اور وہاں کے باشندوں سے سابقہ کیا تو ان کے قلوب دنیا کی طرف مائل ہوئے اور ان کا کچھ ارادہ مال کی زیادتی اور گھر کی آبادی کی طرف متوجہ ہوا (بناءً علیہ) ان کے ورد و اور اد میں تفرقہ پیدا ہوا اور ان کے اچھے اوقات میں تھوڑی کدورت شامل ہوئی اور نیز کبھی کبھی آپس میں دِل لگی کرتے اور بلند

آواز سے ہنستے اور دوستی بڑھنے کے لئے ایک دوسرے سے ملتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ان حرکتوں کو ناپسند فرمایا اور اس آیت سے (جو اوپر مذکور ہوئی) ان پر عتاب کیا۔ اور بطور انکار کے فرمایا کہ کیا وقت نہیں آیا مومنوں کے لئے کہ ان کے دِل خدائے عزوجل کے ذکر کے لئے نرم ہو جائیں (57:16) اور قرآن سننے کے لئے چلے آئیں یہ سب حق ہے نہ کہ باطل

122 ﴿ اور نیز نقل ہے کہ ابراہیم ادہمؒ سے لوگوں نے پوچھا کیا سبب ہے کہ ہم حق تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور وہ قبول نہیں فرماتا کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کو جانتے ہو اور اس کی اطاعت نہیں کرتے اور اُس کے رسول ﷺ کو جانتے ہو اور سنتِ رسول ﷺ کی پیروی نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے ہو اور اس پر عمل نہیں کرتے اور اللہ کی نعمت کھاتے ہو اور اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور اطاعت کرنے والوں کے لئے بہشت آراستہ کی گئی ہے اس کو طلب نہیں کرتے اور گنہگاروں کے لئے آگ کے طوق کے ساتھ دوزخ سلگھائی گئی ہے اس سے باز نہیں رہتے جانتے ہو کہ شیطان دشمن ہے اور اس کے ساتھ عداوت نہیں رکھتے جانتے ہو کہ (ایک دن) مرنا ہے اور اس کا سامان مہیا نہیں کرتے ماں باپ اور بچوں کو دفن کرتے ہو اور عبرت نہیں لیتے اور خود عیوب سے نہیں بچتے اور دوسروں کے عیبوں میں مشغول ہوتے ہو جو کوئی شخص ایسا ہو اس کی دعا کیونکر قبول ہوگی

123 ﴿ نقل ہے کہ ایک شخص ابراہیم ادہمؒ کے پاس آیا اور کہا اے شیخ میں نے اپنی ذات پر بہت ظلم کیا ہے مجھ کو نصیحت کیجئے کہ میں اس کو اپنا امام بناوں ابراہیم ادہمؒ نے کہا کہ اگر تجھ کو منظور ہو تو میری چھے باتوں پر عمل کر بعد ازاں تو جو کچھ کرے گا نقصان نہ ہوگا اوّل یہ کہ اگر تو گناہ کرتا ہے تو اس کا رزق مت کھا اس نے کہا رازق وہی ہے کہاں سے کھاوں کہا کہ یہ بات ٹھیک نہیں کہ اس کا رزق کھائے اور اس کا گنہگار بنے، دوم یہ کہ جب تو گناہ کرنا چاہے تو اس کے ملک سے باہر چلے جا اس نے کہا کہ سارا جہاں اسی کا ہے کہاں جاؤں ابراہیمؒ نے کہا کہ یہ بات ٹھیک نہیں کہ اس کے ملک میں رہے اور اس کا گنہگار بنے، سوم یہ کہ جب کوئی گناہ کرنا چاہے تو ایسی جگہ پر جا کہ وہ تجھ کو نہ دیکھے کہا کہ وہ بھیدوں کا جاننے والا ہے ابراہیمؒ نے کہا کہ یہ بات ٹھیک نہیں کہ اس کے سامنے گناہ کرے۔ چہارم یہ کہ جب ملک الموت آئے تو کہنا کہ مہلت دے تا کہ توبہ کروں کہا کہ مجھ سے یہ کیونکر ہو ادہمؒ نے کہا کہ جب تو ملک الموت کو روکنے پر قادر نہیں تو اِسی وقت توبہ کرلے، پنجم یہ کہ جب منکر ونکیر تیرے پاس آئیں تو دونوں کو چلا دے کہا کہ یہ بھی نہیں ہوسکتا ابراہیمؒ نے کہا کہ ان کے جواب کو تیار رکھ ششم یہ کہ جب قیامت کے دن گنہگاروں کو دوزخ میں لے جانے کا حکم آئے تو تو اُس وقت کہنا کہ میں نہیں جاتا (ابراہیمؒ نے فرمایا) یہ باتیں درست ہیں یا نہیں اس مرد نے کہا کہ تو نے جو کچھ کہا سب درست ہے میں نے توبہ کی اور اپنے مرنے تک توبہ پر قائم رہا۔

124 فرمایا نبی ﷺ نے اے عائشہؓ اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے اتنا ہی لو جتنا کہ سوار کے ساتھ توشہ ہوتا ہے اور تو انگروں کی مجلس میں بیٹھنے سے پرہیز کرو اور کپڑا اتنا مت چھوڑو کہ اٹھانے کی ضرورت پڑے

125 اور راوی نے کہا کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تو مدینہ کی ہر چیز روشن ہوگئی اور جس روز آپؐ کا وصال ہوا تو ہر چیز تاریک ہوگئی اور نہیں صاف کیا ہم نے اپنے ہاتھوں کو مٹی سے بے شک ہم آپؐ کے دفن میں تھے کہ ہمارے دلوں کا حال متغیر ہوگیا۔ ہمارے قلوب دنیا کی طرف متوجہ ہو گئے

126 اور نیز واضح ہو کہ فقیر ولی ابن یوسفؒ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ سے بندگی میاں نعمتؓ کی ملاقات کے لئے جالور گیا تھا چند ماہ بندگی میاں نعمتؓ کے دائرہ میں رہا شاید اسی روز یا دوسرے روز سید دریا شہ ابن سید حمید جالور کے قلعہ سے آئے اور مجھے ملاقات کے لئے طلب کیا میں نے کہا کہ بندگی میاں نعمتؓ سے اجازت لو تو سید دریا شہ نے میاں نعمتؓ سے عرض کیا میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ میاں ولی تو کچھ نہیں کھائیں گے مگر میاں ولیؒ کے تین پیسوں میں جوتیاں (بھی) درست نہ ہوں گی میاں سید دریا شہ ہنستے ہوئے میرے پاس آئے میں نے کہا کیا ہنستے ہو تو میاں مذکور نے حقیقت حال بیان کیا کہ میاں نعمتؓ نے اس طرح فرمایا اس کے بعد میاں مذکور نے مجھ سے کہا کہ اگر تم ساتھ رہو گے تو شاید تمہارے لحاظ سے رضا دیں چونکہ میں اور دریا شہ ملکر میاں شاہ نعمتؓ کے پاس گئے ہم کو بھی ویسا ہی فرمایا کہ تم جانو جوتیاں پھٹ جائیں گی۔ اور تین پیسوں کا نقصان ہو جائے گا اس کے بعد چند ماہ بندگی میاں نعمتؓ کے دائرہ میں ہم نے اقامت کی

127 جب ہم نے گجرات کو جانے کا قصد کیا تو میاں سلطان شہ نے فرمایا کہ سید دریا شہ آزردہ ہو گا قلعہ پر چلئے۔ ایک جالوری بھی اپنے گھر مہمان آنے کے لئے ہر روز درخواست کرتا تھا میاں سلطان شہ کہتے تھے کہ رمضان کا مہینہ تھا رات کو اس کے گھر گئے کھانا کھاتے ہی قلعہ پر چلے گئے رات کی رات وہیں رہے صبح کو قلعہ سے اترے اسطور پر کہ کوئی شخص چوری یا فساد یا خون کر کے آتا ہے اسی طرح دائرہ میں آئے کچھ عرصہ تک اس خیال سے کہ کہیں بندگی میاں نعمتؓ کو یہ کیفیت معلوم ہو چکی ہو یا معلوم ہو جائے میرے سینہ میں لرزہ ہوتا رہا۔

128 اے عزیز وہ بھی ایک وقت تھا کہ طالبانِ خدا کی صفت ایسی تھی۔ (حالانکہ اتفاقات طالب کی) تمنا پوری کرنی تھی ذاتی کام نہ تھا۔ اگر کوئی (طالبِ مولیٰ) کسی دولت مند کے گھر جاتا یا کوئی شخص کسی اہل فراغ کی بھیجی ہوئی چیز گزرانتا تو بھی قبول نہ کرتے اگر بہت کوشش کر کے دیتا تو پھر کبھی اُس کے گھر نہ جاتے افسوس ہے کہ اب ہمارا حال مسعود کی

رباعی کے موافق ہو گیا ہے۔

رباعی

میں مسعود بیٹا سلیمان کا ہوں
یہ کہ میں روٹی کا غلام ہوں
اگر مشرق میں مجھے روٹی دکھائی جائے
تو میں مغرب میں منہ کھولتا ہوں

129 اور نیز کسی نے حسن بصریؒ سے پوچھا کہ آپ نے یارانِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا ہے کہا ہاں پس لوگوں نے کہا کہ یاروں کا حال کیسا تھا جواب دیا کہ اگر تم کو یارانِ مصطفیٰ ﷺ دیکھتے تو یارانِ مصطفیٰ ﷺ تم کو کافر فرماتے اور اگر تم یارانِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھتے تو تم ان کو دیوانے کہتے

130 اور نیز نقل ہے کہ بھائی میاں سومار جالور سے گجرات میں اپنے سسرال کے گھر دو تین بار آئے تھے شاید مصدقوں کے وہاں بھی گئے ہوں ان کے قبیلہ کے لوگ دائرہ میں رہتے تھے یہ خبر بندگی میاں نعمتؒ نے سنی کہ میاں سومار آتے ہیں ایک برادر کو ڈیڑھ کوس دوڑا کر شرع کی دہائی دی کہ فقیروں کے دائرہ میں نہ آئیں اس کے بعد میاں مذکور نے تین طلاق کی قسم کھائی کہ اس کے بعد بغیر حکم کے دائرہ کے باہر نہیں جاوں گا اور تحقیق کے ساتھ جانو کہ حضرت مہدی علیہ السلام خلفاء مہدی علیہ السلام اور طالبانِ حق کی یہی روش تھی اور جو روش کہ اس کے سوائے ہے بدعت ہے اگر اس باب میں نقول لکھے جائیں تو بڑا رسالہ بن جائے۔

131 بنی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے مصاحب بنو اگر تم سے یہ نہیں ہوسکتا تو اللہ کے مقربوں کے ہمنشین رہو۔

شعر

اگر تیری محبت سچی ہے تو ضرور تو اسکی اطاعت کریگا
تحقیق دوست دوست کا اطاعت گزار ہوتا ہے

فرمانِ باری ہے کہ کہدے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم کو دوست رکھے گا اور تمہاری مغفرت کرے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کہدے تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو پس اگر تم پھر جاؤ گے تو اللہ کافروں کو دوست

نہیں رکھتا

132 ﷺ نبی علیہ السلام نے فرمایا میری اولاد وہ ہے جو میرے راستہ پر چلے

133 ﷺ فرمایا نبی علیہ السلام نے تم میرے پاس اپنے اعمال لاؤ اپنے نسب مت لاؤ کہا گیا جنت اس کے لئے ہے جس نے اطاعت کی اگر چہ غلام حبشی ہو اور دوزخ گنہگار کے لئے ہے اگر چہ کہ سید قریشی ہو۔

134 ﷺ فرمایا نبی علیہ السلام نے مکان کا شرف مکین سے ہے

135 ﷺ اور نیز واضح ہو کہ اگر کوئی شخص پرانا کرتا میاں نعمتؒ کے حضور میں لاتا تو فرماتے کہ بہتر یہ ہے کہ نیا دو خدائے تعالیٰ تمہاری مدد کرے۔

136 ﷺ اور نیز میاں نعمتؒ سے منقول ہے کہ چند طالبانِ مولیٰ تھے مخلوق نے ان کو زندیق کہا اور جلاد سے کہا کہ جا اور ان کی گردن مار جلاد نے ان کو چوروں کی گردن مارنے کی جگہ پر لے گیا اور ان میں سے ایک کو کہا آتا کہ گردن ماروں ایک شخص آیا اور اپنی گردن جھکا دی دوسرے نے آ کر کہا اول مجھ کو مار تیسرا دوڑ کر کہا اول مجھ کو مار چوتھا دوڑ کر کہا اول مجھ کو مار پانچواں دوڑا اور کہا کہ اول مجھ کو مار ہر شخص اپنی گردن جھکاتا اور کہتا کہ اول مجھ کو مار جلاد نے کہا ہشیار ہو جاؤ کہ شمشیر تیز ہے انہوں نے کہا ہم ہشیار ہیں تو اپنا کام کر اس کے بعد جلاد نے کہا کہ اس میں تمہارا کیا مقصود ہے جو تم سب اس طرح کہتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہر ایک کا مقصود یہ ہے کہ جب تک میری گردن مارے دوسرا خدائے تعالیٰ کی یاد میں رہے اور یہ میرا ذاتی نقصان ہوگا اور ہمارے بھائی کا ایک دم بھی ضایع نہ جائے گا اس کے بعد جلاد نے تمہارا یہ دین ہے کہہ کر اسی وقت مسلمان ہو گیا اور بادشاہ پر دوڑا شمشیر اٹھائی اور کہا کہ تو زندیق ہے جوان پر زندیق کا حکم کرتا ہے جلاد نے جو کچھ واقعہ گذرا تھا بادشاہ سے کہا بادشاہ نے ان کو طلب کیا اور کہا کہ تم کو زندیق کس لئے کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم۔ بادشاہ نے کہا میں تم سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں مجھ کو اس کا جواب دو کہا کہ کیوں نہیں۔ پوچھا کہ زکوٰۃ کتنے مال کے لئے ہے کہا کہ تمہاری زکوٰۃ یا ہماری بادشاہ نے کہا کہ اسی وجہ تو تم کو زندیق کہتے ہیں جو کچھ شریعت کی زکوٰۃ ہے مجھ کو کہو کہا کہ دوسو درم کی پانچ درم ہے بادشاہ نے پوچھا کہ تمہاری زکوٰۃ کیا ہے کہا کہ ہم نے دوسو درم جو جمع کئے اس میں اور پانچ درم شریک کر کے خدا کی راہ میں دینا اس پر پانچ کوڑے بھی کھانا ہے کیوں کہ متوکل اور طالبِ حق کے لئے جمع کرنا جائز نہیں۔

میں تاویل (توجہ بیان کے ذریعہ سے) بادشاہوں کے صدر مقام تک گیا

مشغول رہا بہت عرصہ تک تحصیل میں
اے لڑکے تیرے حال کی حقیقت سن
تیرا قیل و قال علم جدل ہے
میری بہت سی راتیں دن سے ملیں (شب بیدار رہا)
حرص کی ہوا کے سوائے میرے ہاتھ کچھ نہ آیا
جس علم سے تجھے خدا کی معرفت نصیب ہو
یہ وہ نہیں ہے تو کہاں جاتا ہے
اے سعدی تو اپنے دل کی تختی کو غیر حق کے نقش سے صاف کر
جو علم کہ خدا کا راستہ نہ دکھائے جہالت ہے
جوعلم کہ تجھ سے تیری جہالت کو دور نہ کرے
اس علم سے سوبار جہل اچھا ہے

137 جیسا کہ فرمایا خدائے پاک و برتر نے کہ پس تو لآاِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کو جان۔ کہا ہے کہ علم کا معنی جاننا ہے یعنی حق کو جاننا ہے۔

جب تیرا علم عمل سے دور ہے
تو اسلام تیرے شہر میں نادر ہے
علم اور عمل سے مغرور مت ہو
اپنی ہر چیز کو پراگندہ غبار سمجھ
تیرا تمام علم رخصت اور حیلہ ہے
یہ حیلہ تیری بیڑی بن جائے گا

138 جو آدمی کثرت علم وعبادت پر مغرور ہو اس کو معرفت کی تحقیق نہیں ہوتی کیونکہ ابلیس علم میں فرشتوں کا استاد تھا۔ اس کے مدرسہ میں بیس ہزار دواتیں جمع تھیں اس میں قلم حق تعالیٰ کی توحید لکھتا تھا

139 ﴿ فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب اس عالم کو دیا جائے گا جس کو اللہ نے اس کے علم سے نفع نہ پہونچایا ہو۔

140 ﴿ فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ میں علم بے نفع سے خدا سے پناہ مانگتا ہوں

141 ﴿ اور مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے اسی تابوت (المارياں) علم کے جمع کئے اور اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا

142 ﴿ میاں دلاورؓ سے منقول ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے ان اشخاص کے حق میں جو لوٹ کر گجرات گئے مرتدی کا حکم فرمایا میاں سید خوندمیرؓ، میاں نعمتؓ نے آپس میں کہا کہ ہم بھی گئے تھے ہمارا کیا حال ہے میاں نعمتؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا مہدی علیہ السلام نے ایک لمحہ مراقبہ کر کے فرمایا کہ فرمان ہوتا ہے کہ مقبول ہیں

143 ﴿ المقصو د طالبِ مولیٰ موافقوں کے گھر کھانے کے لئے جانے میں تمام مہاجرانِ مہدی علیہ السلام کی خوشنودی نہ تھی بلکہ موافقوں کو منع کرتے اور کہتے کہ بندگانِ خدا کو ذلیل مت کرو اور اپنے مال کو ضائع مت کرو اگر خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہتے ہو تو ان فقیروں کو دو جو خدائے تعالیٰ پر توکل کر کے بے پروا ہو گئے ہیں تمہارا اس میں فائدہ نہیں بلکہ تم خود کو اور بندگانِ خدا کو ذلیل کرتے ہو کہ ان کے توکل میں خلل پیدا کرتے ہو جو فقیر کہ تمہارے یہاں آئے اس کے ساتھ معاملہ مت کرو تا کہ اس کو عادت نہ ہو

144 ﴿ چنانچہ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بعضی مہاجروں کو فرمایا کہ جو فقیر فتوح کا منتظر رہے وہ متوکل نہیں

145 ﴿ اور نیز فرمایا دائرہ کے رہنے والوں سے جو فقیر دولت مندوں کے گھر جائے اور دولت منداس کو کوئی چیز دے یا اس کے ذریعے دائرہ میں بھیجے تو وہ فتوح نہ ہو گی نہیں کھانا چاہیئے دائرہ کے مرشد کو بھی چاہیئے کہ وہ چیز نہ لے

146 ﴿ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو چیز بے اختیار شرع کے موافق بندہ کو پہنچتی ہے وہ حلال ہے

147 ﴿ منہاج العابدین میں منقول ہے کہ روایت کی ابن مسعودؓ نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کیا تو جانتا ہے کہ تائب کون ہے کہا نہیں فرمایا جب بندہ توبہ کرے اور دشمن راضی نہ ہوں تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور اس

کا لباس نہ بدلے تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور اس کی مجلس نہ بدلے تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور قناعت نہ کرے اور اس کی آرزو نہ گھٹے تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور اس کی زبان محفوظ نہ ہو تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور اپنے فضل کو آگے نہ بڑھائے تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور اس کا کھانا نہ بدلے تو وہ تائب نہیں ہے پس جب بندہ کے لئے یہ خصلتیں ثابت ہوں تو وہ بے شک تائب ہے تمام ہوا کام (یعنی توبہ کامل ہوئی)

148 فرمایا نبی ﷺ نے تم بادشاہوں سے احتراز رکھو اگر وہ تمہاری مخالفت کریں گے تو تم کو قتل کریں گے اور اگر تمہاری موافقت کریں گے تو تم کو گمراہ کریں گے

149 حضرت مہدی علیہ السلام ہمیشہ یہی (ہدایت) فرماتے تھے کہ اپنی ذات کو خدائے تعالیٰ کے حوالے کر دو کسی شخص کے ساتھ (باتوں میں) مشغول مت ہو اور کوئی چیز مت چاہو حق تعالیٰ کے سوا مخلوق سے ایک ذرہ کی احتیاج مت رکھو نبی ﷺ کا گروہ جو اصحابؓ صفہ کے نام سے مشہور ہے ان صفات (مذکورہ) سے موصوف ہے اس لئے کہ وہ خلیل صلوات علیہ کی اتباع کے لئے مامور ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس سے بہتر کس کا دین ہوسکتا ہے جس نے جھکا دیا اپنا منھ اللہ کے لئے اور وہ نیکی میں لگا ہوا ہے اور چل رہا ہے ابراہیم کے مذہب پر جو ایک اللہ کے ہو رہے تھے (4:125) یعنے ہر حال میں خدا کا ہو رہے۔

150 حضرت میاں سید خوندمیرؓ جب دعوت کیلئے بیٹھتے تھے تو بیان میں اکثر یہ ابیات پڑھتے۔

ابیات

خدا عابدوں سے ان کو قبول کرتا ہے
جو خدا کی راہ میں خود کو نہیں دیکھتے
خاک بن خاک تاکہ پھول اگے
کیونکہ سب کے ظہور کی جگہ خاک کے سوا دوسری چیز نہیں
حقیقت کے جنگل کا شیر تو ہرگز نہیں بنے گا
جب تک کہ بازاری کتے کی طرح ذلیل و خوار نہ پھرے

151 اور حضرت مہدی علیہ السلام یہ بیت (ہرگز نشوی الخ) پڑھتے وقت زبان مبارک سے فرماتے کہ ہم خوار

ہیں۔

مثنوی

مصطفےؐ کے زمانہ میں یہ چاروں (صفتیں)
ہمیشہ صحابہؓ پر ظاہر تھیں
بھوک جان پر کھیلنا ذلت اور غربت
جب یہ چاروں جمع ہوجائیں پانچویں قربت ہے

153 ﴿ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔لوگ میری رضا طلب کرتے ہیں اور اے محمدؐ میں تیری رضا طلب کرتا ہوں

154 ﴿ موسیٰ صلوات اللہ علیہ سے مروی ہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا پس کہا اے رب تو جو اتارے میری طرف اچھی چیز میں اسکا محتاج ہوں (28:24)۔پس کہا یا اللہ میں فقیر ہوں غریب ہوں میں بیمار ہوں تو فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اے موسیٰ فقیر وہ ہے جسکو میرا مثل نصیب نہ ہو اور مریض وہ ہے جس کو میرے جیسا طبیب نہ ہو اور غریب وہ ہے جس کے لئے میرے جیسا حبیب نہ ہو۔

155 ﴿ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمدؐ اگر تو ایمان کی حلاوت پانا چاہتا ہے تو اپنے نفس کو بھوکا رکھ اور اپنی زبان کے لئے خاموشی کو لازم کر لے اور اپنے نفس کے لئے خوف کو ہمیشہ لازم کر لے اور تکلیف کو لازم کر لے کبھی آرام نہ لے اگر تو ایسا کرے گا تو شاید تو سلامت رہے اور اگر ایسا نہ کرے تو تو ہالکین سے ہے۔

156 ﴿ مروی ہے بشیر ابن حارث سے کہ فرمایا بندہ **ایاک نعبد و ایاک نستعین** پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بندے تو نے جھوٹ کہا نہ تو میری عبادت کرتا ہے اور نہ مجھ سے ہی مدد چاہتا ہے اگر تو میری عبادت کرتا تو اپنے خواہش نفسانی کو میری رضا پر ترجیح نہ دیتا اور اگر تو مجھ سے ہی مدد چاہنے والا ہوتا تو تیرے لئے تیری زمین تیرے کھانے پینے کی چیزیں اور تیرے عورت بچے باعث سکون نہ ہوتے۔

ہم کو نہ وظیفہ پڑھنے والا مرید چاہیئے
اور نہ زاہد اور قرآن کا حافظ چاہیئے

صاحبِ دِل اور سوختہ جان چاہیئے
جس کے گھر اور مال کو آگ لگی ہو وہ چاہیئے

157 حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی ایسی رخصت نہیں دی بلکہ دنیا کی زندگی کے طالبوں کے حق میں آیات مذکورہ وغیرہ بیان فرمایا

158 اور نیز واضح ہو کہ رسول علیہ السلام کو معراج میں اس طرح فرمان ہوا کہ اے احمدؐ اگر کوئی بندہ اہل سماوارض کے برابر نماز پڑھے اور ملائکہ کے مانند کھانے سے باز رہے اور اولیاء عارفین کی طرح ۔۔۔غذا استعمال کرے اور بکرے کی کھال کا لباس پہن لے اور پھر اپنے دِل میں ذرہ برابر دنیا کی محبت یا دنیا کی کچھ علامت یا دنیا کی تعریف یا غرور یا کبریا حکومت یا محبت زیور یا زینت کی بیش وکم دیکھے تو وہ میرے گھر میں میرا مجاور نہ ہوگا اس کے دِل سے میں اپنی محبت نکال لوں گا۔ اور تجھ پر میرا اسلام اور رحمت ہو اور البتہ میں اس کا دِل تاریک بنادوں گا حتیٰ کہ وہ مجھ کو بھول جائے گا اور میں اس کو اپنی محبت کا ذائقہ نہیں چکھاؤں گا اے محمدؐ تجھ پر میری رحمت ہو پس تو میری وصیت کے موافق عمل کر اور میری خوشنودی کا طالب رہ اور اپنی اُمت کو بھی انہیں باتوں کی تعلیم دے کیوں کہ اس میں ان کی نجات ہے (1:4)

159 فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ قیامت کے دن ایسی قومیں آئیں گی جن کی نیکیاں پہاڑوں کی جیسی ہوں گی اور ان کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا تو عرض کیا گیا اے نبی اللہ کے کیا وہ لوگ نماز نہیں پڑھتے تھے اور کیا وہ لوگ روزے نہیں رکھتے تھے تو آپ نے فرمایا ہاں وہ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے اور پچھلی رات کو اٹھ کر اللہ کی عبادت بھی کرتے تھے لیکن ذرا دنیا اُن پر ظاہر ہوتی تھی تو اس پر اچھل پڑتے تھے پس جو لوگ یہ صفتیں رکھتے ہیں ان کی طرف میل کرنے سے حضرت مہدی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور ان کے ساتھ صحبت رکھنے اور دوستی کرنے اور ان کے گھروں کو جانے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ظالموں کی طرف مائل مت ہو (ورنہ) آ لگے گی تم کو آگ اور کوئی نہیں تمہارا اللہ کے سوائے مددگار پھر کہیں بھی مدد نہ پاؤ گے (11:113)۔

160 اور حسینؓ سے مروی ہے کہ اللہ نے دین کو دو چیزوں کے درمیان رکھا ہے مت سرکشی کرو اور مت مائل ہو طرف اُن لوگوں کے جنھوں نے ظلم کیا پس تم کو آگ چھولے گی الخ

161 کہا ابوسفیان نے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس میں وہی فقراء رہیں گے جو سلاطین کی ملاقات کو جایا کرتے

تھے

162 فرمایا نبی ﷺ نے گوہ پر بیٹھنے والی مکھی بادشاہوں کے پاس جانے والے عالموں سے بہتر ہے

163 اور اوزاعی سے مروی ہے کہ اللہ کے پاس اس عالم سے زیادہ مبغوض یعنی قابل بغض کوئی چیز نہیں ہے جو حاکم کی ملاقات کے لئے جائے۔ یعنے (حاکموں سے) ملا رہے۔

164 اور فرمایا رسول اللہ ﷺ جس نے ظالم کو زندہ رہنے کی دُعا دی تو تحقیق اسے اس بات کو دوست رکھا کہ وہ نافرمانی کرے خدا کی اس کی زمین میں۔

165 اور کہا گیا سوال کیا گیا ایک ظالم کے بارے میں جو مرنے کے قریب ہو کسی جنگل میں کہ اس کو پانی پلایا جائے یا نہیں تو فرمایا کہ نہیں اور کہا گیا کہ وہ مر جائے گا تو فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو حتیٰ کہ مر جائے۔ یہ مدارک میں ہے

166 اہل علم و معرفت نے کہا ہے کہ ظالم کا منھ دیکھنے سے دِل کالا ہوتا ہے

167 اور فرمایا تو انگروں اور دنیا داروں کی صحبت سے دِل مر جاتا ہے اور جب مومن کا دِل مر جائے تو اس سے ہم خدا سے پناہ مانگتے ہیں کہ وہ پتھر یا ڈھیلا ہو گیا۔ پس کہنے لگتا ہے جو چاہتا ہے

168 اور ایک قول ہے کہ فقراء کو بادشاہوں کی مجلس میں بیٹھنا جائز نہیں کیونکہ ان کا دِل بادشاہوں کی صحبت سے مر جاتا ہے

169 چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ سلاطین کی صحبت فتنہ ہے اور سم قاتل ہے جس کی دوا نہیں

170 سلوک اور ریاضت کے قائم کرنے کے بارے میں آپ کا (حضرت علیؓ) کا ایک قول یہ بھی ہے کہ دنیا اور تو انگروں اور بادشاہوں کی صحبت اور خواہش نفسانی کو چھوڑ نا ہے۔

171 اور حسن بصریؒ سے بہ روایت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ مروی ہے کہا جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ بے ضرورت لوگوں سے ملتا ہے اور دنیا کا طلب گار ہے اور پھر مولیٰ کی طلب کا دعویٰ بھی کرتا ہے تو جانو کہ وہ زندیق ہے اور مردود ہے اور دین کا چور ہے اور راہزن ہے

172 ابو یزید سے مروی ہے کہ اس نے کہا طالبِ دنیا طالبِ مولیٰ نہیں ہوتا اور اہل دنیا سے میل جول رکھنا راہ طلب مولیٰ کے چلنے والوں کے لئے شرک ہے

173 حضرت جنیدؒ سے مروی ہے کہا ہر مذہب میں فقیر پر اہل دنیا سے میل جول رکھنا اور ملوک وسلاطین کے پاس آمدہ رفت رکھنا حرام ہے اور

174 فرمایا نبی علیہ السلام نے تم بادشاہوں سے بچو اگر تمہارے مخالف ہو جائیں تو تم کو قتل کریں گے اور اگر موافق ہوں تو تم کو گمراہ کریں گے

175 اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمان ہوا (قولہ تعالیٰ) تو اپنے نفس پر صبر کر ساتھ ان لوگوں کے جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں (18:28)۔اور دوسری آیت یہ کہ تو اپنی آنکھوں کو ہماری عطا کردہ متاع یعنے ازواج کی طرف مت پھیلا الخ (15:88)

176 فرمایا حضرت علیؓ نے برا فقیر امیر کے دروازہ پر جانے والا اور اچھا امیر فقیر کے پاس آنے والا ہے۔

177 فرمایا نبی ﷺ نے جب سالکین بادشاہوں کے دروازے پر آجائیں تو برے سالک ہیں اور بادشاہ بھی برے ہیں اور جب سلاطین سالکین کے ہاں آئیں تو وہ سالکین بھی اچھے ہیں اور سلاطین بھی۔

178 فرمایا نبی علیہ السلام نے علماء اللہ کے امانت دار ہیں جب تک کہ بادشاہوں سے میل جول پیدا نہ کریں تو ان سے پرہیز کرو پس تحقیق کہ وہ دین کے چور ہیں اور رہزن ہیں۔

179 اور جو شخص کہ ان کے گھر کو جائے اور کوئی چیز کھائے تو حضرت رسول علیہ السلام نے اس طرح فرمایا کہ تم امیروں کی سپید روٹیوں پر دھوکہ مت کھاؤ کیوں کہ مسلمانوں کے خون اور مظالم سے ملی ہوئی ہیں اور جو بادشاہوں کے دستر خوان سے کھائے گا تو اللہ آتش کی قینچیوں سے اس کے ہونٹ کاٹے گا۔

180 اور نیز نقل ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام نے شہر جالور سے نکل کر خراسان کی طرف ہجرت کی جہاں تک مسلمانوں کی سرحد تھی حضرت مہدی علیہ السلام تاکید کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص ان کی کھیتیوں میں سے کھانے کے لئے لے اور جب بت پرستوں کے ملک میں پہنچے تو فرمایا کہ جو شخص مضطر ہو جائے تو وہ ان کے کھیتوں میں

سے کھا سکتا ہے اس لئے کہ یہ لوگ حربی ہیں پس حضرت مہدی علیہ السلام نے کلمہ گویوں کی اس قدر رعایت فرمائی مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہا اعراب نے ہم ایمان لائے کہہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو ہم مسلمان ہوئے (49:14) اور حضرت مہدی علیہ السلام نے اس آیت کو اس طرح بیان فرمایا کہ جو شخص کلمہ لآاِلٰہ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّد'' رَّسُوْلُ اللّٰہ کہتا ہے ان سے جزیہ لیں اور نہ ان کو بیگار بنائیں اور نہ ان کی عورتوں پر بغیر نکاح کے تصرف کریں اس قدر کلمہ کی حرمت رکھنی چاہیئے۔

181 اور نیز واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے قتال کے بعد کوئی سامان (غنیمت) نہیں لیا اور مخالفوں کا اسباب لینے سے منع فرمایا باوجودیکہ مخالفوں نے مہدویوں کے ساتھ ایسی بدسلوکی کی

182 اور نیز واضح ہو کہ جس وقت جالور میں بہاریوں اور مندوزیوں میں جنگ ہوئی مندوزیوں نے شکست کھائی ان کا گھر مال اور غلہ لوٹ لئے اور بعضے لوگ اس غلہ میں سے خرید کر دائرہ میں لائے۔ بندگی میاں الہدادؓ نے واپس کروادیا اس لئے کہ غلہ کلمہ گویوں کا تھا زور اور ظلم سے لیا گیا تھا۔ اور جالور میں مندوزیاں جو کچھ کام کرتے تھے بقالوں اور ضعیفوں پر بہت ظلم اور عدی کرتے تھے اس پر بھی ان کا غلہ واپس کروادیئے

183 اور جو لوگ کہ کلمہ پڑھتے اور میراں سید محمد کو مہدی علیہ السلام جان کر قبول کرتے ہیں اور مہدی علیہ السلام کے اصحابؓ کی جماعت میں نماز پڑھتے ہیں ایسے اشخاص پر کیونکر ظلم کیا جا سکتا ہے اور ان سے کوئی چیز لی جا سکتی ہے اور بیگار بنا سکتے ہیں اس لئے کہ یہ لوگ زبان سے مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی وجہ سے ہمارے برادر اور لسانی مالمان ہیں پس مقبلان مہدی علیہ السلام کو چاہیئے کہ لسانی مسلمانوں کو کسی طرح پریشان نہ کریں جس طرح کہ چرواہا گلہ کو پریشان نہیں کرتا۔

184 فرمایا نبی علیہ السلام نے مظلوم کی دعا مقبول ہے اگر چہ کہ کافر ہو اور اگر چہ بعد ایک زمانہ کہ ہو

185 باب نہی کا روایت سے انس بن مالکؓ کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے شب معراج میں دیکھا چند آدمیوں کو جن کے لب آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں میں نے کہا کون ہیں یہ اے جبرئیل تو کہا کہ یہ لوگ آپ کی اُمت کے واعظین ہیں جو کہتے ہیں اور خود نہیں کرتے۔

فصل: اللہ کی نافرمانی کے بیان میں

186 ❁ روایت ہے عبداللہ ابن مسعودؓ کی کہا فرمایا رسول اللہ علیہ السلام نے جب بنواسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوگئے تو ان کے علماء نے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے پھر علماء ان ہی گناہگاروں کی مجلس میں بیٹھنے لگے ان کے ساتھ کھانے پینے لگے۔ پس ان کا اثر ان پر بھی ہوگیا پس (اللہ تعالیٰ نے) داوٗد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان پر لعنت کی یہ اس سبب سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے تھے۔ مشکوٰۃ

187 ❁ اور نیز بندگی میاں سید خوندمیر سید الشہداءؓ اکثر فرماتے کہ جو کچھ حق ہے کہوں گا اگر چیکہ اُس پر عمل نہ کر سکوں اس لئے کہ (عمل نہ کرنا) یہ ہماری تقصیر اور برائی ہے ولیکن حق بات کا چھپانا کفر ہے پس ہم نے میراں سید محمد مہدی علیہ السلام سے جو کچھ سنا ہے وہی کہیں گے اگر کسی کو نہ کہہ سکیں تو اپنی عورت سے ہی کہیں گے تا کہ اس آیت کی تحت میں نہ آئیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ اور تم گواہی مت چھپاؤ اور جو چھپائیگا تو پس تحقیق اس کا دِل گناہ گار ہوگا اور اللہ تمہارے اعمال کا علیم ہے (2:283)۔

188 ❁ اور حدیث میں ہے جس نے علم کو اس کے اہل سے چھپایا تو قیامت کے دِن آگ کی لگام لگایا جائے گا پس خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام میں بہت جگہ عالموں کو وعید کی اور حرام خوروں اور دروغگو یوں کو نہی کی ہے یعنی جو آدمی کچھ سیکھے تو چاہیئے کہ دوسرے کو بھی سکھائے

189 ❁ فرمایا اللہ نے تو اُن میں سے اکثر کو دیکھتا ہے کہ وہ گناہ اور ظلم اور حرام کھانے پر دوڑتے ہیں کیسے برے کام ہیں جو وہ کررہے ہیں (5:65)۔ ضحاکؒ نے فرمایا تمام آیتوں سے زیادہ ڈرانے والی آیت میرے پاس یہی ہے

190 ❁ فرمایا نبی علیہ السلام نے جیسی وعید مرتکب نہی کے لئے ہے ویسی ہی نہی امر بالمعروف کے ترک پر بھی حق ہے۔

191 ❁ فرمایا نبی علیہ السلام نے مثل فاسق کی ایک روایت میں مثل مداہن کی مانند مثل اس قوم کے ہے جو کشتی میں سوار ہوئی پس تقسیم کر لئے اس کو پس ہر ایک کے لئے ایک حصہ آیا پس ان میں سے ایک آدمی نے بسولا لیا کہ اپنے حصہ میں سوراخ کرے اور یہ کہا کہ یہ میرا مکان مجھے اختیار ہے میں جو چاہوں کروں پس اگر کشتی والے اس کا ہاتھ نہ پکڑیں اور نہ روکیں تو کشتی غرق ہوجائے گی اور کشتی میں بیٹھے ہوئے لوگ سب غرق ہوجائیں گے اور اگر اس کا ہاتھ پکڑیں ونجات پائیں

گے حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو کیوں نہیں منع کرتے اللہ والے درویش اور علما گناہ کی بات بولنے اور حرام مال کھانے سے بہت برے عمل ہیں جو وہ کررہے ہیں (5:66)

192 اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب آدمی مومن ہوجاتا ہے تو کسی بدکار کی بدکاری اس کو ضرر نہیں پہنچاتی جبکہ اس کی بدکاری کو مکروہ سمجھے اگرچیکہ اس کو امر بالمعروف نہ کرے اور دلیل لائی ہے انہوں نے اس آیت سے۔اے مومنو تم اپنی آپ حفاظت کرلو تم ہدایت پر رہو گے تو کوئی گمراہ تم کو نقصان نہ پہچا سکے گا (5:108) لیکن یہ غلطی ہے کیونکہ مروی ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے ایک دن یہ آیت پڑھی اور فرمایا عزیزو! (کہیں ایسا نہ ہو کہ) یہ آیت امر بالمعروف کے ترک پر تم کو آمادہ کرے تم ہدایت پر رہو گے تو کوئی گمراہ تم کو ضرر نہ پہنچا سکے گا۔تم کو اللہ کے پاس جانا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نماز پڑھو گے روزے رکھو گے زکوٰۃ دو گے حج کرو گے تو گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا بلکہ یہ کہا کہ ہدایت پر رہو گے تو کوئی گمراہ تم کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔پس ہم نے جو کچھ دیکھا اور سنا ہے اُس پر عمل کرنے کا قصد کریں گے اگر اس پر پورا عمل نہ کیا جائے تو اس کو ظاہر کرنے سے کوتاہی نہیں کریں گے

193 چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک ہم پورے عامل نہیں بن جاتے ہیں امر بالمعروف نہیں کرتے اور جب تک منہیات سے خود اچھی طرح پرہیز نہیں کرتے ہیں نہی عن المنکر نہیں کرتے یہ سن کر سردار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم امر بالمعروف کرو۔اگرچیکہ اس پر پورے کاربند نہ ہو۔اور نہی عن المنکر کرو اگر چہ کہ جملہ منہیات سے پرہیز نہ کرو۔پس ہم نے جو کچھ کہ مہدی علیہ السلام کی روش دیکھی اور یارانِ مہدی علیہ السلام سے سنی ہے وہی کہیں گے اگرچہ ہمارا عمل اس پر نہ ہو۔

194 اوس بن شرجیلؓ سے مروی ہے کہ آپ نے رسول خدا ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو ظالم کے ساتھ چلے تاکہ اس کی پیروی کرے اور جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے تو تحقیق کہ وہ نکل گیا اسلام سے۔

195 اہل علم و معرفت نے فرمایا ہے کہ ظالم کا چہرہ دیکھنا دِل کی سیاہی ہے۔

196 نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حدودِ خدا میں سستی کرنے والوں اور اس میں پڑے ہوئے لوگوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنھوں نے ایک کشتی پر قرعہ ڈالا پھر کچھ لوگ ان میں سے کشتی کے نیچے کے درجہ میں اور کچھ اوپر کے درجہ میں ہوگئے پھر نیچے والا پانی کے واسطے اوپر والوں کے پاس گیا اور انہیں اُس سے

تکلیف پہنچی (اس لئے انہوں نے اسے اوپر آنے سے منع کیا) تو نیچے والے نے ایک بسولہ لے کر کشتی کے نیچے سوراخ کرنا شروع کردیا پھر اوپر والوں نے آکر کہا تجھے کیا ہوا وہ بولا تمہیں میری وجہ سے ایذا پہنچی ہے اور میرا پانی بغیر گزارا نہیں ہوسکتا (اس وجہ سے میں یہ کررہا ہوں) اب یہ لوگ اگر اس کا ہاتھ پکڑ لیں گے تو اسے اور اپنی جانوں کو چھڑا لیں گے اور اگر اسے یوں ہی چھوڑ دیں گے تو اسے اور اپنے تئیں ہلاک کردیں گے۔روایت کی اس کی بخاری نے

197 اور ابی سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو اسے چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے مٹادے اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے بدل دے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دِل سے برا سمجھے اور یہ (پچھلا) بہت ضعیف الایمان کا درجہ ہے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

198 ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے فرمایا لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو (جس کا ترجمہ یہ ہے) مومنو! تم اپنے آپ کو بچاؤ گمراہ تم کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا جب کہ تم ہدایت پر رہو گے تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے لوگ جب کبھی برے کام کو دیکھیں اور اس کو بدل نہ دیں تو قریب ہے کہ خدا ان کو بھی اس کے عذاب میں گرفتار کرلے گا۔اس کی روایت ابن ماجہ اور ترمذی نے کی ہے اور اسکو صحیح ٹھیرایا ہے

199 اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ جب کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑ لیں تو قریب ہے کہ خدا اُن کو بھی اُس کے عذاب میں گرفتار کرے گا

200 اور دوسری روایت میں ہے کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں لوگ گناہوں کے کام کریں اور وہ قوم روکنے پر قدرت بھی رکھتی ہو باوجود اس کے گنہ کے مرتکب ہونے والوں کو گنہ سے نہ روکے تو قریب ہے کہ اللہ ان کو ان کے عذاب میں گرفتار کرے گا۔

201 عدی بن عدی کندی سے مروی ہے کہ احدیث بیان کی ہم سے ہمارے ایک مولیٰ نے کہ سنا اس نے میرے دادا سے وہ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے عمل کے بدلے عوام کو عذاب نہیں دیتا حتیٰ کہ وہ برے کاموں کو اپنے سامنے دیکھیں اور اس کو بدل دینے (یا روکدینے) پر قادر ہوں باوجود اس کے نہ روکیں اور جب وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ عوام وخواص سب کو عذاب میں گرفتار کرتا ہے۔

202 اور جابرؓ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام پر کہ فلاں

فلاں شہروں کو مع ان کے اہل کے الٹ دیا جائے تو جبرئیلؑ نے عرض کیا اے رب میرے ان میں تیرا ایک فلاں بندہ ایسا بھی ہے جس نے کبھی پلک مارنے کے برابر عرصہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ عذاب اس پر بھی ہوگا اور ان پر بھی کیونکہ ان کے برے اعمال سے کبھی اس کے چہرہ کا رنگ نہیں بدلا۔

203 ماسویٰ اللہ کے اطراف ایک لکیر کھینچ دے

204 اور ابن عمرؓ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اس میں جتنے ہوتے ہیں اِن سب پر نازل کرتا ہے پھر وہ قیامت کے دن اپنے اعمال کے موافق اٹھیں گے

205 فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز اس بندے سے پوچھے گا اور کہے گا اے بندے تجھے کیا ہو گیا تھا کہ تو نے برے کام کو دیکھا اور اس کو برا نہ سمجھا۔

چھٹا باب

طالب مولیٰ کے حجابوں کے بیان میں

1 خدائے تعالیٰ کی راہ میں طالبِ حق کے لئے چار چیزیں حجاب ہیں جن میں سے دو انسان کے امکان میں ہیں یعنی دنیا کو چھوڑنا اور خلائق سے علیحدگی اختیار کرنا اور دو امکان میں نہیں یعنے نفس اور شیطان پس ترک دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کرے نفس اور شیطان کے متعلق خدائے تعالیٰ سے پناہ مانگے اس لئے کہ ان کو نہیں دیکھ سکتا اور یہ اس کو دیکھ سکتے ہیں یعنی طالبِ حق کو چاہیئے کہ ترک دنیا کرے۔تمام سے وطن کو چھوڑ کر اور دوسرا حجاب عزلت خلق ہے اور عزلت خلق یہ ہے کہ

خلق کے ساتھ جو کچھ آشنائی ہے
جب ہمارا انجام سب کو چھوڑ نا ہے
جب تو قل ہو اللہ کے جیسا دوست رکھتا ہے
تو خدا کے سوا جتنی چیزیں ہیں انکے اطراف لکیر کھینچ دے

2 اور نیز واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ گجرات سے ہجرت کر کے جالور تشریف لے گئے تھے وہاں میاں خواجہ محمود نے عرض کیا اگر خوندکار کی رضا ہو تو یہ بندہ جماعت خانہ (مسجد) کی تیاری کے لئے بار برداری کا انتظام کرتا ہے تا کہ گھاس اور لکڑی لائیں بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ضرورت نہیں بعدہ خواجہ محمود نے کہا کہ موسمِ باراں آ گیا ہے برادراں کو پریشانی نہ ہوگی میاںؓ نے فرمایا کہ کوئی پریشانی نہ ہوگی ہر ایک برادر اپنے اپنے گھر میں نماز ادا کر لے گا۔خواجہ محمود نے بہت کچھ عرض کیا لیکن میاںؓ نے یہی جواب دیا کہ ضرورت نہیں اس کے بعد میاںؓ گھر کی طرف روانہ ہوئے اور یہ بندہ ولی (ابن) یوسفؓ اور میاں یوسف معذور میاںؓ کے پیچھے پیچھے گئے میاںؓ اپنے گھر کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور ہم دونوں سے میاںؓ نے فرمایا کہ اہل نفس سے فرمایش نہیں کرنی چاہیئے کہ فوراً منقطع اور شکستہ (بداعتقاد) ہو جاتا ہے اور تمام بھائیوں کو معلوم ہے کہ خواجہ محمود پکا مصدق تھا چند سال کے بعد میاں مذکور خدا کی راہ میں ہجرت کر کے ملک الہدادؓ کے دائرہ میں کمال کو پہنچ کر انتقال کئے۔

3 بندگی میاں سید خوندمیرؓ برادروں کے لئے ایک گاڑی اور دو جانور رکھے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں سے طلب

کرنے کی نوبت آئے اور فرمایا کہ یہ بندہ یہ گاڑی اور جانور اسی لئے رکھا ہے کہ برادروں کے کام آئے اور لوگوں سے سوال نہ کریں اور نہ طلب کریں

4 اور میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ اور میاں نعمتؓ کی روش یہ تھی کہ اگر کوئی طالب مولیٰ مصدقوں کے گھر سے دہی لاتا تو دائرہ میں اس برتن کو تڑوا دیتے

5 میاں سومار اور میاں دولت خاں ہر دو مہاجرانِ مہدی علیہ السلام تھے۔ یہ بھی دہی کا برتن توڑ ڈالتے تھے۔

6 نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں سے جہاں تک ہو سکے بے نیاز ہو جاؤ اگر مسواک شوئی ہی کیوں نہ ہو یعنے لوگوں سے بے پروا اور بے غرض ہو جاؤ اگر چہ کہ مسواک شوئی کی ضرورت کیوں نہ ہو اس قدر بھی خلق کے محتاج مت ہو اور ان سے مدد طلب کرنے سے پرہیز کرو اور ہر کام میں خالق سے پناہ لو تا کہ حق تعالیٰ کا تقرب حاصل ہو۔

7 فرمایا نبی علیہ السلام نے تم بے نیاز ہو جاؤ مسواک سے بھی جہاں تک تم سے ہو سکے

8 اور فرمایا نبی علیہ السلام نے جب آدمی مانگنے لگتا ہے تو خدا اسے محتاج بنا دیتا ہے

9 فرمایا نبی علیہ السلام نے حرص ایک خنجر ہے جس سے دِل ذبح کیا جاتا ہے۔

10 اور نیز واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ عید کی نماز کے لئے سلکھن پور کو پیدل روانہ ہوئے اس کے بعد ملک راجہ کو خبر ہوئی سواری ڈوڑایا اور میاںؓ کو بہت کوشش کے ساتھ گاڑی پر سوار کرایا

11 بندگی میاںؓ کو اور میاں نعمتؓ کو اور میاں دلاورؓ اور میاں نظامؓ کو بلکہ اکثر مہاجروں کو ہم نے دیکھا ہے کہ پیدل جاتے تھے مگر جو شخص کہ بغیر سوال کے سواری دیتا تو اس وقت قبول کرتے تھے۔

12 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے سوائے خدا کے دوسری چیز مت طلب کر اور اگر طلب کرتا ہے تو خدا ہی سے طلب کر اگر نمک چاہتا ہے تو خدا سے چاہ اگر پانی چاہتا ہے تو خدا سے چاہ اور اگر لکڑی چاہتا ہے تو بھی خدا سے چاہ اور جو کچھ چاہتا ہے خدا سے چاہ لوگوں سے سوال مت کر اگر سوال کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ سے کر اس قدر رخصت دی ہے ولیکن عالیت وہ ہے کہ۔

بیت

اگر تجھ کو آٹھ جنت بھی دیدیں تو
تو راضی مت ہو ان سے آگے بڑھ جا

13 اور نیز واضح ہو کہ یہ (باہر والے) مشائخین کی روش ہے کہ دنیاداروں کے گھروں میں اور تو انگروں کے پاس کچھ بھیجتے ہیں یہ روش مہدی علیہ السلام اور مہدویوں کی نہیں ہے کہ دنیاداروں کو ان کے گھروں سے بلائیں اور اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ بندگی میاں سید خوند میرؓ اور بعضے یارانِ مہدی علیہ السلام نے بلایا ہے تو جواب دیا جائے کہ یہ حضرات بینا تھے جو کام وہ کرتے تھے بینائی سے کرتے تھے اور ان کی نیت اور مقصود دین کے سوا نہ تھا اس زمانہ میں ہم جو کچھ نیت کرتے ہیں خدائے تعالیٰ پر روشن ہے اور اللہ جاننے والا ہے جو تم کرتے ہو (12:19)۔ اور اللہ خبردار ہے اس سے جو تم عمل کرتے ہو (5:8)۔ اور اللہ دیکھنے والا ہے اس کو جو تم کرتے ہو (49:18)۔ اور اللہ جاننے والا ہے دلوں کی بات کو (64:4)

14 اور نیز بندگی میاں دلاورؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر خدائے تعالیٰ عرس کے لئے کثیر فتوح (بہت پیسہ) بھیجا تو ہم ان لوگوں کو دو تین مرتبہ کھانا تیار کر کے کھلاتے ہیں جو دائرہ میں متوکل بخدا رہتے ہیں۔

فصل: توکل کرنے کے بیان میں کہ

15 خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اور بھروسہ کرو تم اللہ ہی پر اگر تم مومن ہو اور جو بھروسہ کرے اللہ پر تو وہ کافی ہے اس کو (5:23)(65:3)

16 اور نیز میاں فرید مہاجرؓ سے منقول ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص (طالبِ مولیٰ) اپنے حجرہ میں بیٹھا ہے اور اس نے کسی کے نعلین کی آواز سنی اور دِل میں خیال کیا کہ شاید کوئی شخص فتوح کی چیز لاتا ہے تو یہ توکل نہ ہوگا۔

17 اور نیز نقل ہے کہ ملک احمد اسحاق نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے سنا ہے کہ جس وقت حضرت مہدی علیہ السلام شہر بڈھ گئے وہاں ایک سوداگر موافق تھا میاں سید سلام اللہؓ کسی کام کے لئے شہر گئے تھے اُس سوداگر کے دروازہ کے سامنے سے بے اختیار آپ کا گذر ہوا اس سوداگر نے میاں مذکور کے ہاتھ سے اسی ہزار تنکے مہدی علیہ السلام کو بھیجا حضرت مہدی علیہ السلام نے قبول نہیں فرمایا اس کے بعد میاں سید سلام اللہؓ نے کہا کہ میراں جیو خدائے تعالیٰ بھیجا اور پہنچایا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کس لئے لائے اس کو خدا کا بھیجا ہوا نہیں کہتے اس کو حلال کہتے ہیں ولیکن حلالِ طیب نہیں کہتے

18 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک حلال ہے اور ایک حلالِ طیب جو کچھ شرع میں حلال رکھے ہیں وحلال ہے اور حلالِ طیب وہ ہے کہ یکا یک بے گمان اور بے اختیار پہنچے اس وقت نظر خدائے تعالیٰ پر پڑتی ہے اور حلالِ طیب کے لئے حساب نہیں چنانچہ فرمایا خدائے پاک نے جب کبھی آتا مریم کے پاس زکریا حجرے میں تو موجود پاتا تھا مریم کے پاس کچھ رزق زکریا نے کہا اے مریم یہ رزق تیرے لئے کہاں سے آیا تو بولیں یہ اللہ کے ہاں سے بے شک اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب (3:37)۔

19 اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام نے تعین کو لعین فرمایا ہے اور فرمایا کہ خدا کا رزق یہ ہے کہ اپنے کلام میں خبر دی ہے۔اور جو آدمی اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے لئے کوئی سبیل بے خودی کی پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جس کا اس کو شان و گمان نہ ہو (65:2-3)۔

20 بندگی ملک الہدادؓ نے اس آیت کا معنی اس طرح فرمایا۔جو شخص کہ خدا سے ڈرے اور تقید سے (اس قید سے کہ

فلاں جگہ سے رزق آئے گا) گزر جائے اور (دنیا سے) منھ پھیر لے تو ظاہر کردے گا اس کے لئے محل خروج کہ خودی سے خود کو بالکل باہر کردے اور روزی دیگا اس کو ایسی جگہ سے کہ اس کو گمان نہ ہو۔ اور جو شخص کہ خدائے تعالیٰ پر توکل کرے پس وہ کافی ہے اور وہی شخص خدائے تعالیٰ کی دوستی کو پہنچا ہے

21 حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ رزق کے لئے جو توکل کیا جائے وہ توکل نہیں۔ کیونکہ رزق کے متعلق تو خدائے تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ اور نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ پر ہے رزق اس کا (11:6) یہ وعدہ خدا کا ہے اگر اس وعدہ پر ایمان رکھتا ہے تو مومن ہے ورنہ کافر ہے کیونکہ اگر کافر تجھ سے وعدہ کرے کہ آج میں تجھ کو مہمان رکھوں گا تو تو اس کے وعدہ پر تمام روز بھوکا رہتا ہے اور کچھ نہیں کھاتا پس وعدہ خدائے تعالیٰ کا ہے کہ صادق الوعد ہے

22 اور (مہدیؑ نے) فرمایا کہ توکل وہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرے اور رات دن اس طلب میں رہے کہ میں کس وقت خدا کو پاونگا پس رزق کے لئے توانگروں سے طمع اور ان کی تواضع نہیں کرنی چاہیئے اور ان کے گھروں کو نہیں جانا چاہیئے اور ان کے ساتھ دوستی نہیں کرنی چاہیئے

23 فرمایا نبی علیہ السلام نے جو آدمی توانگر کی تواضع کرے اس کی توانگری کی وجہ سے اور جو آدمی فقیر کی اہانت کرے اس کی محتاجی کی وجہ سے تو آسمانوں اور زمینوں میں اس کا نام دشمن خدا و دشمن انبیاءؑ رکھا جاتا ہے اس کی کوئی حاجت پوری نہیں کی جاتی اور اس کی کوئی دعا قبول نہیں کی جاتی۔

24 اور نیز فرمایا نبی علیہ السلام نے جو توانگروں کے گھر میں داخل ہوا تو نکلا اپنے رب پر ناخوش ہوکر

25 چنانچہ ابراہیم صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے۔ جس مقام پر کہ نمرود لعین نے آپ کو بڑے فلاخن میں بٹھا کر آگ کی طرف پھکوایا ابھی ابراہیمؑ ہوا میں تھے کہ جبرئیلؑ پہنچے اور کہا کہ کیا آپ کو مجھ سے کوئی ضرورت ہے ابراہیمؑ نے کہا کہ آپ کی تو مجھے حاجت نہیں پس جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پس اللہ سے مانگئے خلیل علیہ السلام نے کہا کہ اس کا میرے حال کو جاننا بس ہے سوال کی کیا حاجت ہے۔

فصل: متفرق نقلوں کے بیان میں

26 حضرت مہدیؑ اور مہاجرانِ مہدی علیہ السلام کی روش یہ تھی کہ جب جامع مسجد اور یا عیدگاہ کی طرف (تبلیغ کے لئے) جاتے تو جلد جلد جاتے اور راستہ میں کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتے اگر چہ کہ پیچھے بادشاہاں رہتے اور ہم نے اکثر مہاجروں کی روش ایسی ہی پائی ہے

27 جیسا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ کسی سے کام اور نہ کسی پر بار اور نہ کوئی شمار میں۔

28 اور نیز دائرہ میں فقیروں پر بہت مہربانی اور تواضع کرتے تھے جیسا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا اے نبیؐ تم اپنے پیرو مومنین کے لئے اپنے بازو جھکا دو (26:215) یعنی تواضع کرو (قولہ تعالیٰ) نرم دِل ہوں گے مومنوں کے ساتھ سخت دِل ہوں گے کافروں کے ساتھ (5:54)

29 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام طالبانِ مولیٰ کے گھروں میں جاتے تھے اور نیز مہاجرینؓ ایک دوسرے کے گھر میں جاتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور باہم مہربان ہیں۔ تو ان کو رکوع کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا وہ اللہ کے فضل کو چاہتے ہیں (48:29)۔

30 ولیکن توانگر موافقوں کے ساتھ (بزرگوں کی لاپروائی) اس طرح دیکھی گئی ہے کہ ایک روز کھانبیل میں جماعت خانہ کے روبرو جو بڑ کا جھاڑ تھا بندگی میاں سید خوندمیرؓ وہاں کھڑے ہوئے تھے ملک فخر الدین، ملک لطیف اور ملک شرف الدین ملاقات کے لئے آئے ہر ایک نے اپنے سر کو علیحدہ علیحدہ میاںؓ کے مبارک قدموں پر رکھا بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے کچھ توجہ نہ کی تھوڑی دیر کے بعد اپنے ہاتھ سے ان کا سر اٹھاتے تھے

31 اور نیز چند بار میں نے دیکھا ہے کہ بیان (کے موقع) میں توانگر لوگ برادرانِ دائرہ کے پیچھے بیٹھتے تھے مگر ان میں جو شخص کہ سمجھدار یا پڑھا ہوا ہوتا اس کو اپنے نزدیک طلب کرتے خواہ فقیر ہو یا توانگر۔

32 اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام سے منقول ہے آپؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سمجھدار ہو تو اس کو نزدیک بلاؤ اور خود بھی فرماتے تھے کہ نزدیک آؤ اور یاروں کو فرماتے کہ جگہ دو اور یہ ناقل حاضر تھا۔ جیسا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ اے مومنو جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادہ ہو کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھو اور اللہ تمہارے لئے کشادگی پیدا کر دے گا۔ اور

جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہوتو کھڑے ہو جاؤ (58:11)۔

33 اور نیز نقل ہے کہ جالور میں ایک روز حیدر الملک عصر کے وقت قرآن کے بیان کے موقع میں آیا تھا تو دائرہ کا کوئی ملازم (تعظیم کے لئے) نہیں اٹھا اور نہ کسی نے نزدیک بلایا پس لوگوں کے حلقہ سے چند گز دور بطریق مربع بیٹھ گیا جب مغرب کی اذاں کہی گئی سب کھڑے ہوئے ملک صف کے درمیاں آیا اور جب نماز پڑھ کر گھر کی طرف روانہ ہو رہا تھا بعضے (ملک کے) قرابتدار اور ملازمین سلام کے لئے ملک کے پاس آئے (اس نے) ان کو بہت دھمکی دی کی تم نے میرے ملازم ہو کر کس لئے میری تعظیم نہیں کی انہوں نے عذر خواہی کی اور کہا کہ اے ملک آپ سچ جانئے کہ بندگی سید خوندمیرؓ کی بزرگی ہمارے دلوں میں ایسی بیٹھ گئی تھی کہ ہم آپ کی تعظیم نہ کر سکے اس کے بعد میاں امن خوجن کو ملک نے کہا کہ اے میاں تم میرے قرابتدار تھے اور میری تنخواہ کھاتے تھے تم نے کس لئے میری تعظیم نہیں کی اب کس طرح تنخواہ کھاؤ گے اس کے بعد میاں امن دیوڑھی کو نہیں گئے اور ملک کو سلام نہیں کئے حالانکہ اس کے بعد کئی بار (ملک نے) میاں امن کی تنخواہ گھر پر بھیجی یہ ناقل موجود تھا۔

34 اور نیز نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے ایک برادر نے کہا کہ میانجیو میاں امن میاں حسن بھٹی کے پیچھے دائرہ کے باہر تک جاتے ہیں بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے بزرگانہ طور پر دھمکی دی اور فرمایا کہ دنیاداروں سے اس قدر متوجہ نہیں ہونا چاہیئے اس کے بعد میاں مذکور نے کہا کہ ہم روٹی کی خاطر متوجہ نہیں ہوتے اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ اے فلاں شخص کیا کوئی بندہ خدا کا روٹی کی خاطر توجہ کرتا ہے میاںؓ نے کہا کہ بندہ کہتا ہے کہ نوکری کرو لیکن دنیاداروں کی طرف توجہ مت کرو اگر خدائے تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا بھی نقصان ہو جائے تو میرا دامن پکڑو دنیا داروں اور (دوسرے) لوگوں سے بے پروا رہو اور کسی قسم کی خواہش مت کرو میاں حسن بھٹی میاں علی کے والد اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے قرابت دار اور موافقِ مہدی علیہ السلام تھے۔

35 اور نیز سید السادات بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بارہا فرمایا کہ خلق ایسی ہے (سالک کو) آسمان سے زمین پر لاتی ہے جب دیکھتے ہیں کہ (سالک) مخالفت سے ہماری طرف توجہ نہیں کرتا ہے تو اس کے ساتھ کامل موافقت کرتے ہیں اور بعدازاں جب اپنے گھر مہمانی کرتے ہیں تو شیخ کے نزدیک جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ خوندکار کے غلام زادہ کی تسمیہ خوانی ہے لطف و کرم فرمائیں اور خوندکار جو قدم زمین پر رکھیں بندہ کے سر اور آنکھ پر ہے اور یہ شیخ بہت عذر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو معاف فرمائے بعدازاں بہت عاجزی کرتا ہے کہ اگر خوندکار اپنے مبارک

قدم نہ لائیں تو غلام زادہ کی تسمیہ خوانی کیوں کر ہو وہ بندۂ خدا ایک شخص کے گھر ضرورۃً جاتا ہے چند روز کے بعد دوسرا شخص آتا ہے وہ بھی اسی طرح عاجزی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر خوندکار نہ آئیں تو بندہ زادہ کا کام کس طرح ہو اور خوندکار فلاں کے گھر گئے تھے ہم اس سے بدتر نہیں اگر خوندکار فروخت کریں تو گاوں میں بک جائیں دوسرے کے گھر بھی ضرورۃً جاتا ہے بعد ازاں ہر شخص اپنے اپنے گھر لے جاتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا یہ شیخ جانتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے ایسے مطیع ہو گئے ہیں کہ بغیر ہمارے کوئی کام نہیں کرتے اور یہ نہیں سمجھتا کہ وہ خود ان کا مطیع ہو گیا ہے کہ گھر گھر جاتا ہے اور خلوت کے دروازہ کو چھوڑ کر در در پھرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ آزردہ ہو جائیں اور ہم سے ملاقات ترک کریں

36 اور نیز بہ تحقیق جانو کہ حضرت مہدی علیہ السلام بندگی میراں سید محمودؓ ابن حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ بندگی میاں سید خوندمیرؓ، بندگی میاں نعمتؓ، بندگی میاں نظامؓ، بندگی میاں دلاورؓ کی خوشنودی موافقوں یا مخالفوں کے گھر کھانے کے لئے یا دنیوی کام کے لئے جانے میں نہ تھی اور جو لوگ ان کے گھروں کو جاتے تھے ان کو بہت دھمکی دیتے بلکہ بعض لوگوں کو دائرہ سے باہر کر دیے تھے

37 اگر مجھ سے پوچھیں تو ایسی بہت سی نقلیں بیان کروں بلکہ اکثر (بزرگوں نے) موافقوں کے گھر جانے سے بھی پرہیز کیا ہے۔

ساتواں باب

قاعدوں پر حکم منافقی کرنے کے بیان میں

1 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے نفس کے حق میں اس طرح فرمایا کہ جس وقت احدیت کی شمع چمکے اس سیاہ رو کو چاہیئے کہ خود کو پروانہ کی طرح شمع میں ڈال دے جیسا کہ فرمانِ خدا ہے کہ اے نفس مطمئنہ تو اپنے رب کے پاس راضی مرضی سے چلے جا(89:27-28)

2 نقل ہے کہ بندگی سید خوندمیر صدیقِ مہدی علیہ السلام ہمیشہ فرماتے تھے جو بیان کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے کیا ہے اگر وہی بیان ہم کریں تو جو لوگ موافقانِ مہدی علیہ السلام سے ہیں یہی ہم کو سنگسار کریں اور ہم کو ایک شہر میں ایک سال اور دو سال رہنا دشوار ہو جائے اس لئے کہ مہدی علیہ السلام کو دعوئے مہدیت کے بعد چند مقامات سے چلا دیئے۔

3 اور نیز میاں راجے محمد بن مینا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (فرمایا) کہ میں نے بندگی میاں دلاورؓ کی زبان سے چند بار سنا ہے۔ آپؓ نے فرمایا میں نے حضرت مہدی علیہ السلام سے جو کچھ سنا ہے اگر بعضے مہاجروں کے روبرو بیان کروں تو یہ مجھ کو سنگسار کریں

4 اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ مہدی علیہ السلام کو قبول نہیں کرتے اور مصطفیٰ علیہ السلام کو قبول کرتے ہیں اور مصطفیٰ علیہ السلام کا نام سن کر درود بھیجتے ہیں اگر بالفرض مصطفیٰ علیہ السلام اس وقت موجود ہوتے اور ان کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے وحی پہنچاتے اگر سنگسار نہ کرتے تو یہ بندہ کاذب ہے اور جو کچھ کہتا ہے وہ جھوٹ ہے فرمایا خدائے تعالیٰ نے کی پس جب کبھی آیا تمہارے پاس رسول ساتھ اس چیز کے جو نہیں چاہتے ہیں تمہارے نفس تو تم نے سرکشی کی پس ایک فریق کو تم نے جھٹلایا اور ایک فریق کو تم قتل کرتے ہو (2:87)۔

5 اور نیز میاں شیر ملک سے منقول ہے آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا جو کچھ خوندکار فرماتے ہیں وہ سب حق ہے پس یہ لوگ (مخالفانِ مہدیؑ) کس لئے مخالفت کرتے ہیں تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ ضعیف ہیں اگر ان میں قوت ہوتی تو بندہ کو سنگسار کرتے اس لئے کہ اگر کسی نے کسی کے محبوب کو برا کہا تو عاشق کیسے خوش ہو دنیا ان کی (مخالفانِ مہدیؑ کی) محبوب ہے اور یہاں (دائرہ مہدی علیہ السلام میں) رات دن دنیا کی مذمت ہوتی

ہے پس ان کو (عشقانِ دنیا کو) کیوں اچھا معلوم ہو

6 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ مہدیؑ اکثر فرماتے تھے کہ مخلوق جب تک ہمارے خلاف میں رہے گی (ہم میں) دین کی امید ہے اور جب مخلوق ہمارے موافق ہو جائے گی تو معلوم ہو جائے گا کہ اس وقت (ہم سے) دین چلے گیا

7 اور نیز معلوم ہو کہ مہاجرانِ مہدی علیہ السلام کے بعد اگر کوئی شخص مہدی علیہ السلام و یارانِ مہدی علیہ السلام کی روش بیان کرے تو اس کے ساتھ گفتگو کرتے اور اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نقل معتبر نہیں ہیں اس لئے کہ ہمارے حال اور ہمارے زمانہ کے مرشدوں کے (حال کے) موافق نہیں۔

8 اے عزیز اگر کوئی شخص ان نقول کو اپنی ذات سے (لکھ کر) بہتان لیا ہے تو اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ فرمانِ خدا ہے کہ اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو بہتان لیا اللہ پر جھوٹا (6:21)

9 اور نیز بندگی میاں نعمتؓ سے منقول ہے کہ اگلے بزرگوں میں سے ایک بزرگ نے کہا ہے کہ کوئی شخص گائے کا گوشت چہار پائی پر رکھ کر سر پر لیا ہوا کفرستان میں بلند آواز سے کہے کہ گائے کا گوشت لو تو پس لوگ اس کو مار ڈالتے ہیں یا نہیں یعنی مار ڈالتے ہیں اور سنگسار کرتے ہیں اس زمانہ میں مہدی علیہ السلام اور یارانِ مہدی علیہ السلام کی حکایت ایسی ہی ہو گئی ہے

10 اور ہم اس زمانہ میں منافقوں اور طالبانِ دنیا اور قاعدان ہجرت کے ساتھ میل جول رکھتے اور ان کے گھروں کو جو موافقت کا دعویٰ کرتے ہیں جاتے ہیں پس ہم ان کے موافق ہو گئے ہیں اور یہ لوگ دینِ مہدیؑ سے کوئی موافقت نہیں رکھتے نہ ہجرت نہ توکل نہ ذکر نہ ترکِ دنیا نہ عشر اور نہ زکوٰۃ اور اس طرح بلکہ چند جائے شرع محمدیؐ اور مہدیؑ کے خلاف (کام) کرتے ہیں پس ہم اپنے نفع کے خاطر ان کے موافق ہو گئے ہیں اور ان کے گھروں کو جاتے ہیں پس یہ لوگ ہمارے دوست کیوں نہ ہوں اگر ان کو جو حق بات ہے کہیں تو ان کو خوش نہیں آتا ہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ ہم سے بد اعتقاد ہو جائیں اور ہمارے ساتھ موافقت نہ کریں پس دین میں ایسی غربت ہو گئی ہے کہ موافقاں سنگسار کرتے ہیں پس یہ درد ہم کس سے کہیں پس کہنے والا موافقوں کے درمیان غریب ہے کہ کوئی شخص مہدیؑ کی نقلوں کو باور نہیں کرتا جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے تحقیق کہ دین شروع ہوا درحالیکہ غریب تھا اور قریب میں ہو جائے گا دین جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری (جنت) ہے غریبوں کو

11 اور نیز ہم نے بندگی میاں سید خوندمیرؒ سے کئی بار سنا ہے (فرمایا کہ) یہ لوگ اُس وقت ہمارے ساتھ موافق ہوں گے جبکہ ہم ان کو جو بات اچھی معلوم ہو وہی کہیں اور ان کے کاروبار میں شریک ہوکر جس میں ان کی رضامندی ہو وہی کریں چنانچہ فرمانِ خدا ہے کہ دوست رکھتے ہیں وہ کہ اگر تو صلح کرے تو پس وہ صلح کرلیں (68:9)۔

12 اور نیز بعض لوگ کہتے ہیں کہ موافقوں کو دنیادار نہیں کہنا چاہیئے نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے باڑی والوں کو دنیاداراں فرمایا ہے (حالانکہ) یہ ایسے لوگ تھے کہ ان میں کے بعض نے حضرت مہدی علیہ السلام کے نام پر اپنے سروں کو کٹوایا ہے اور بعض ہجرت کرکے دائرہ میں آئے اور (دائرہ میں) انتقال کئے پس سر کٹوانے اور ہجرت کرنے سے پہلے بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے انکو مصدقاں نہیں فرمایا (دنیاداراں فرمایا) اور (فقراء سے) فرمایا کہ یہ بندہ اس کے بعد تمہارے درمیان نہیں رہے گا اس لئے کہ تم نے دنیاداروں کی طرف جانے کی رغبت کی حتیٰ کہ تم نے اپنے گھر والوں کو دنیاداروں کے پاس جانے دیا بلکہ اس سے پہلے ایسا فرمایا کہ قاعدوں کے ساتھ مشورہ نہیں کرنا چاہیئے

13 اور نیز جس دن کہ بندگی سید خوندمیرؒ موضع سیہہ سے شہر نہروالہ کی طرف تشریف لے جارہے تھے ملک لطیف نے اپنے لشکریوں کو جنگ کرنے سے روکدیا اور میاں کے ہمراہ چلنے سے منع کیا بعد ازاں (میاںؒ نے) فرمایا کہ بندہ قاعدوں کے ساتھ مشورہ نہیں کرے گا۔ اور جن لوگوں نے کہ ہجرت نہیں کی ان کو مصدقانِ مہدی علیہ السلام نہیں فرمایا ان کو بھی قاعدوں میں شمار فرمایا اور فرمایا کہ مصدقانِ مہدی علیہ السلام وہ لوگ ہیں جو (مہدی علیہ السلام کے) تمام اقوال اور افعال اور احوال سے موافقت رکھتے ہیں اور جن میں یہ صفت نہ ہو ان کو مصدق نہیں کہنا چاہیئے اور (ایسے لوگوں کو) عرف میں بندگی میاں سید خوندمیرؒ کے خلفاء لسانی کہتے تھے اور بعض اہل فراغ جو دائرہ میں تھے ان کو اہل فراغ کہنا چاہیئے۔

14 چنانچہ نقل ہے کہ کسی نے ملک بخن کو دنیادار کہا حضرت مہدی علیہ السلام نے ہندی زبان میں فرمایا کہ اس کو دنیادار جو کہتا ہے کافر کیوں نہیں کہتا۔ جس وقت ملک بخن باڑی وال مہدی علیہ السلام کے ہمراہ خراسان گئے اہلِ فراغ تھے کسی برادر نے ان کو دنیادار کہا اسی وجہ سے مہدی علیہ السلام نے اس طرح فرمایا

15 اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جب تک ظاہری گھر سے اول ہجرت نہ کی جائے باطنی ہجرت نصیب نہ ہوگی ولیکن باطنی ہجرت (کا حاصل ہونا) بغیر ظاہری ہجرت کے نادرات سے ہے چنانچہ نادر معدوم کے مانند ہے۔

16 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص روٹی کی غرض سے عالیت کی جگہ چھوڑ کر دوسرے دائرہ میں جائے تو اس کو دین سے کوئی بہرہ نہیں ملے گا اور یہ (جانا) خدا کے لئے نہ ہوگا

17 فرمایا نبی علیہ السلام نے اعمال نیتوں سے ہی ہوتے ہیں۔ ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو وہ نیت کرے پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوتی ہے اور جس کی ہجرت باغراض دنیوی ہو تو وہ دنیا ہی پاتا ہے یا عورت ہی مل جاتی ہے کہ اس کو نکاح کر لیتا ہے الغرض جس غرض سے ہجرت کی جائے وہی ملتا ہے۔ جو لوگ تارکانِ ہجرت کی طرف نیت کر کے ہجرت کرتے ہیں وہ ظالم ہیں پس مرشدوں کو چاہیئے کہ اجماع کر کے ان کو منع کریں

18 چنانچہ میراں سید محمودؓ ہفتہ یا دو ہفتہ کے بعد اجماع کر کے محضر کرتے اور فرماتے تھے کہ اگر مہدی علیہ السلام کے خلاف ہماری ذات میں کوئی بات دیکھو تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر کر دو

19 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں شاہ نعمتؓ فرماتے کہ اگر کوئی شخص مہدی علیہ السلام کے خلاف ہم میں کوئی بات دیکھے اور ہمارا دامن نہ پکڑے وکل قیامت کے دن ہم اس کا دامن پکڑیں گے سبحان اللہ

20 اس وقت بعضے معتقدین ایسے ہو گئے ہیں کہ اگر کوئی شخص سید محمودؓ یا سید خوندمیرؓ یا مہاجروں سے سنی ہوئی نقل ان کے مرشدوں سے بیان کرے تو یہ لوگ اس کو منع کرتے بلکہ اس پر تمسخر کرتے اور فضیحت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو کون شخص ہے کہ ہمارے مرشدوں کو کہتا ہے کیا یہ حضرات حضرت مہدی علیہ السلام سے نہیں سنے جو تو ان کے سامنے کچھ کہتا ہے

21 اور نیز واضح ہو کہ ایک روز یہ ناقل اور بندگی سید خوندمیرؓ بیٹھے ہوئے تھے (حضرتؓ نے) میرا دامن پکڑ کر فرمایا کہ اگر تم مہدی علیہ السلام کے خلاف (کوئی بات) دیکھو اور میرا دامن نہ پکڑو تو میں قیامت کے دن تمہارا دامن پکڑوں گا۔

22 اور نیز واضح ہو کہ ظاہری ہجرت میں بہت امتحانات ہیں چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا تمہارا گمان یہ ہے کہ تم چھوٹ جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے نہیں متمیز کیا اُن لوگوں کو جو تم میں سے جہاد کرتے ہیں اور نہیں بناتے اللہ اور اُس کے رسول اور مومنوں کے سوائے کسی کو دِلی دوست اور اللہ کو سب خبر ہے جو تم کر رہے ہو (9:16)

23 اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تو کسی وقت ایک ہانڈی یا ایک پیالہ پیسے دو پیسے میں خریدتا ہے تو اس کو بار بار مارتا ہے اگر اچھی آواز دے اور پھوٹا ٹوٹا نہ ہو تو خرید لیتا ہے وگرنہ واپس کر دیتا ہے پس تو خدا کی طلب کا دعویٰ کرتا ہے تو تیرا امتحان لئے بغیر کیسے چھوڑیں ابھی جو آیت مذکور ہوئی اس کے مماثل اور ایک آیت نازل ہوئی ہے

24 چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جب خندق کھودنے کے لئے (خدائے تعالیٰ) کا فرمان ہوا تو اس وقت یارانِ رسول ﷺ پر نواں فاقہ تھا ہر ایک صحابیؓ اپنے اپنے شکمِ مبارک پر ایک ایک پتھر باندھے ہوئے تھے اور رسول ﷺ دو پتھر باندھے ہوئے تھے جب کسی نے (صحابہؓ کے) حال کو اس صفت سے معلوم کیا تو رسول ﷺ نے اپنا کرتا اٹھا کر شکمِ مبارک دکھلایا۔ ایسا نہ ہو کہ تم سمجھ لو کہ تمہارے حبیب نے کچھ کھایا ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کیا تم خیال کرتے ہو کہ چلے جاؤ گے جنت میں حالانکہ تم کو پیش نہیں آئی ان جیسی حالت جو تم سے پہلے گذرے اور پہنچیں ان کو سختیاں اور تکلیفیں اور جھڑجھڑا گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا پیغمبر اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے کہ کب آوے گی مدد اللہ کی؟ سنو اللہ کی مدد قریب ہے (2:214)۔ اب بھی مرشدوں کو چاہیئے کہ اس طرح زندگی بسر کریں

فصل: حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہجرت نہ کرنے والے پر حکم منافقی کے بیان میں

25 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے (حضرتؓ) نے اپنے رسالہ عقیدہ شریفہ میں لکھا ہے جو شخص کہ مہدیؑ کو قبول کیا اور ہجرت اور صحبت سے آپ کی (مہدی علیہ السلام) کی باز رہا اس کو حضرت مہدی علیہ السلام نے اس آیت کی رو سے منافقی کا حکم فرمایا۔ فرمانِ خدا ہے کہ جن مومنوں کو معذوری نہیں اور وہ بیٹھ رہے ان لوگوں کے برابر نہیں جو اپنے مال و جان سے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والے (معذوروں) پر درجہ کے اعتبار سے فضیلت دی ہے۔ اور خدا کا وعدۂ نیک تو سب ہی سے ہے اور خدا نے ثوابِ عظیم کے اعتبار سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں (غیر معذوروں) پر بڑی برتری دی ہے مدارج ہیں خدا کے ہاں سے اور اس کی بخشش اور مہر ہے۔ اور بخشنے والا مہربان ہے (4:95-96)۔

26 غیر معذور مومنین برابر نہیں ہوتے بیٹھ رہنے والے غیر معذور مومنین برابر نہیں ہوتے۔ یعنے غیر معذور اور صاحبانِ عذر۔ جہاد کے وقت ایک گروہ رسول ﷺ کے ساتھ جہاد کے لئے باہر آیا (ان میں سے) ایک جماعت بلا عذر گھر میں ٹھیر گئی اور ایک جماعت عذر کی وجہ گھر میں ٹھیری رہی اور اور پیغمبر ﷺ کے ساتھ جہاد کے لئے باہر نہیں آئی پس خدائے تعالیٰ نے ان تینوں جماعتوں کا ذکر کیا اور ان کا مرتبہ کلام مجید میں بیان فرمایا کہ غیر معذور مومنین برابر نہیں ہوتے پس چونکہ خدائے تعالیٰ نے بیٹھ رہنے والے غیر معذور مومنین کا بیان فرمایا اور صاحبانِ عذر مومنوں کا بیان چاہیئے۔ اسی وجہ یہاں اولی الضرر کے لفظ کو پوشیدہ رکھتے ہیں پس حاصل معنی یہ ہیں کہ بیٹھ رہنے والے غیر معذور مومنین صاحبانِ عذر مومنوں کے برابر نہیں ہوتے۔

والمجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموالھم و انفسھم اور خدا کی راہ میں اپنی جان و مال قربان کرنے والے مجاہدین اللہ نے مجاہدین کو قاعدین پر ایک درجہ کی فضیلت دی ہے خدائے تعالیٰ نے مجاہدین کو بیٹھ رہنے والے معذوروں پر ایک درجہ کی فضیلت دی ہے۔ پس تمام آیت کے حاصل معنی یہ ہیں کہ بیٹھ رہنے والے غیر معذور خدا کی راہ میں اپنی جان و مال قربان کرنے والے مجاہدوں کے برابر نہیں ہوتے خدائے تعالیٰ نے جان و مال قربان کرنے والے مجاہدین کو صاحبانِ عذر (مومنوں) پر ایک درجہ کی فضیلت دی ہے چنانچہ اس کا حکم ذیل میں آتا ہے اور اللہ کا وعدۂ نیک تو ہر ایک کے لئے ہے اور ہر ایک کے لئے یعنی خدا کا وعدۂ نیک صاحبانِ عذر (مومنوں) اور مجاہدوں سے متعلق ہے اور بیٹھ رہنے والے غیر معذور اس وعدہ میں شریک نہیں اس لئے کہ جو لوگ بلا عذر جہاد سے باز رہے اس وقت پیغمبر ﷺ نے اُن کی پیشانی پر منافقی کا داغ لگایا

ہے اور اُن کی منافقی پر ملامت کرتے تھے منافقوں کے متعلق خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجہ میں ہوں گے (4:145)۔ پس جو لوگ دوزخ کے سب سے نیچے کے درجہ میں ہوں گے وہ بشارت حسنیٰ میں کیوں کر آ سکتے ہیں پس معلوم ہوا کہ اللہ کا وعدۂ نیک تو ہر ایک کے لئے ہے سے مراد مجاہدین اور معذوران جہاد ہیں جو بسبب عذر جہاد میں نہیں جا سکے اور دل و جان سے کفار کے ساتھ جہاد کا ارادہ رکھتے تھے ولیکن معذور تھے عذر کی وجہ جہاد میں شریک نہیں ہو سکے پس یہ لوگ مجاہدوں کے ساتھ درجہ میں برابر نہیں اس لئے کہ جہاد میں نہیں آئے۔ البتہ وعدۂ حسنیٰ میں شریک ہیں کہ ان کے دِل میں جہاد کا قصد تھا ولیکن بسبب عذر شریک نہ ہوئے اور اللہ نے ثوابِ عظیم کے اعتبار سے مجاہدین کو قاعدین پر بڑی فضیلت دی درجے ہیں خدا کے ہاں اور اس کی بخشش اور مہر ہے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اللہ نے ثوابِ عظیم کے اعتبار سے مجاہدین کو غیر معذور بیٹھ رہنے والوں پر بڑی فضیلت دی ہے۔ درجے ہیں اس سے اور بخشش اور مہر ہے۔ خدائے تعالیٰ کی طرف سے پس حاصل معنی یہ ہیں کہ مجاہدین صاحبانِ عذر پر ایک درجہ کی فضیلت رکھتے ہیں اور غیر معذوروں پر کئی درجوں کی فضیلت رکھتے ہیں جب خدائے تعالیٰ غیر معذوروں کو ایک مرتبہ میں معذوروں کے برابر نہیں کیا اور وعدۂ نیک میں بھی شریک نہیں کیا اور مجاہدوں کو ان پر کئی درجوں کی فضیلت دی تو معلوم ہوا کہ ان کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے بجائے درجات کے درکات ہیں اور بجائے مغفرت کے عقوبت اور بجائے اجرِ عظیم کے عذابِ سخت ہے

فصل: قاعدان غیراولی الضرر پر حکم نفاق کے بیان میں

27 جان کہ بلا عذر (جہاد سے) بیٹھ رہنے والے (مومنین) پر جو نقل بیان کی اس کی وجہ سے اس قدر معلوم ہوا اور اگر مجتہدوں کی کتاب سے طلب کرتے ہو تو پس رسالۂ تنبیہ کے معائنہ سے واضح ہوگا کہ اس میں ابوذر ؓ کی وفات کا قصہ ہے۔لکھا ہے کہ جب حضرت پیغمبر ﷺ جہاد کے لئے باہر تشریف لائے تو آنحضرت ﷺ کے چند صحابہ ؓ پیچھے رہ گئے تھے چونکہ پیغمبر ﷺ کا لشکر مقام جنگ پر پہنچا اور سواریوں سے اترے تو صحابہ ؓ نے پیغمبر ﷺ کو خبر دی کہ یا رسول اللہ ﷺ فلاں شخص لشکر سے باقی رہ گیا ہے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تحقیق اللہ کا علم اس میں خیر ہے قریب میں آئے گا۔پھر خبر دی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص باقی رہ گیا ہے پھر فرمایا تحقیق اللہ کا علم اس میں خیر ہے قریب میں ہمارے ساتھ شریک ہو جائے گا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر خبر دی یا رسول اللہ ﷺ ابوذر باقی رہ گئے ہیں پھر فرمایا تحقیق اللہ کا علم اس میں خیر ہے قریب میں ہمارے ساتھ شریک ہو جائے گا اگر چاہے اللہ تعالیٰ پس نبی علیہ السلام کے یاروں نے ایک ساعت کے بعد دور سے نظر کی تو دیکھا کہ ایک مرد دوڑتا آتا ہے کہا یا رسول اللہ ﷺ ایک مرد دوڑتا آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ کون ہے پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ ابوذر ؓ ہے پھر یاروں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی یہ ابوذر ؓ ہے چونکہ نزدیک آئے تو یارانِ پیغمبر ﷺ نے دیکھا کہ ننگے پاؤں ہیں اور اونٹ کا بوجھ گردن پر رکھے ہوئے دوڑتے گرتے پڑتے چلے آرہے ہیں جونہی پیغمبر ﷺ نے دیکھا فرمایا آہ غریب ابوذر چلتا ہے تنہا، زندہ رہے گا تنہا، مریگا تنہا اور اٹھے گا تنہا۔پس پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوذر تو نے کس لئے جلدی کی ابوذر ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا اونٹ گرم ہوا بوجھ کی وجہ چل نہیں سکتا تھا اور میرے دِل میں آیا کہ پیغمبر ﷺ نے جہاد سے باز رہنے والوں کو منافقی کا داغ لگایا ہے اور میں اپنی ذات پر ڈرا اور مجھے لرزہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھ سے دیر ہو جائے اور پیغمبر ﷺ مجھ کو منافق سمجھیں یا رسول اللہ ﷺ میں اسی وجہ اونٹ سے اتر گیا اور اونٹ کا بوجھ گردن پر لے لیا اور اونٹ کو چھوڑ دیا اور آپ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا پس اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ جو شخص جہاد کے وقت بلا عذر پیغمبر ﷺ سے الگ رہا وہ منافقوں سے ہے اور اس طرح تارکانِ ہجرت پر حکم نفاق کئے ہیں اور مکہ معظّمہ میں بہت سے لوگ پیغمبر ﷺ کو زبان سے قبول کر لئے تھے اور آپ کی پیروی میں سستی کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے محمد مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرتا کہ مطیعان اور منافقاں ظاہر ہو جائیں حضرت پیغمبر ﷺ نے ہجرت کی بہت سے لوگ ہجرت سے باز رہے پھر پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ ہجرت کی پس وہ مومن ہے اور جس نے میرے ساتھ ہجرت نہ کی پس وہ منافق ہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ کہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ایسی حالت میں کہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کررہے تھے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم ناتواں تھے اس زمین میں فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ

نہ تھی کہ تم اس میں کسی طرف کو ہجرت کر جاتے تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے مگر جو واقع میں ناتواں ہیں مرد اور عورتیں اور بچے جو نہ کوئی حیلہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں تو ایسے لوگوں کو امید ہے کہ اللہ معاف کرے اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ اور جو ہجرت کرے گا اللہ کی راہ میں تو پائے گا زمین میں دافر جگہ اور کشایش اور جو نکلے اپنے گھر سے اس کو موت آ پکڑے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (4:97-100)

28 اور نیز نقل ہے کہ بندگی ملک معروفؓ کو شہر نہر والہ میں بہت تکلیف ہوئی تھی خدائے تعالیٰ نے اس سال زندہ رکھا ایک سال کے بعد ملک معروفؓ شہر نہر والہ سے ہجرت کر کے جالور گئے وہیں رحلت کی بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ برادر ملک معروفؓ کو خدائے تعالیٰ نے ایک سال مردہ کو زندہ رکھا اس وجہ سے کہ مقام وطن سے نکالکر ہجرت کرایا جالور میں منتقل ہوئے ملک معروفؓ مہاجر اور مبشر مہدی علیہ السلام تھے

29 اور نیز نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اس آیت سے مگر جو بے بس ہیں مردوں عورتوں اور بچوں سے تدبیر نہیں کر سکتے ہیں اور راہ نہیں جانتے ہیں۔ فرمایا کہ نابالغ بچوں اور عورتوں پر (جو غیر معذور ہیں) ہجرت فرض ہے (4:98)

30 اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اور یہ نقل بھی سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ جس نے مہدی علیہ السلام کو قبول کیا ہجرت اور صحبت سے آپ کی (مہدی علیہ السلام کی) باز رہا اس پر منافقی کا حکم فرمایا ہے اور مدارک میں اس آیت کی تفسیر میں پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور تکلیف دیئے گئے میرے راستہ میں اور قتال کیا اور قتل کئے گئے (3:195)۔ کہا ہے کہ ہجرت جس طرح ابتداء اسلام میں تھی زمانہ آخر میں بھی رہے گی اور تفسیر زاہدی میں اس آیت کے تحت میں کہا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ اللہ کی رحمت کے اُمیدوار ہو سکتے ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (2:218)۔ ہجرت منسوخ نہیں ہوئی انہوں نے دلیل دلائی ہے قول علیہ السلام سے ہجرت یوم قیامت تک باقی ہے۔

31 اور مشکوٰۃ میں ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت نہیں منقطع ہوگی جب تک توبہ نہ منقطع ہو اور توبہ نہیں منقطع ہوگی جب تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع نہ ہو۔

32 پس جان اے عزیز کہ قیامت تک قرآن منسوخ نہیں اور قرآن کی پیروی قیامت تک فرض اور عین فرض ہے جب تک یہ آیتیں منسوخ نہ ہوں گی ہجرت باقی رہے گی اور اپنی طرف سے یہ کہنا روانہیں کہ مصطفےٰ ﷺ کے بعد قرآن کی بعض آیتیں منسوخ ہوجائیں گی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول علیہ السلام کے وقت ہجرت فرض تھی اور مہدی علیہ السلام کے وقت فرض نہیں ہے

33 پس ان میں سے دو شخص ملاقات کے لئے آئے دائرہ کے ایک برادر نے خبر لائی کہ فلاں فلاں اشخاص احمد آباد سے آئے ہیں اس کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے بندگی میاں شاہ نظامؒ سے فرمایا کہ میاں نظامؒ کیا حال ہے کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر ایمان نہیں لاتے اور وہ چاہتے ہیں کہ ایمان اور کفر کے بیچ میں ایک راہ نکال لیں (4:150)۔اس مجلس میں اکثر مہاجرانِ مہدی علیہ السلام حاضر تھے حوض کھودتے تھے اور کچرا باہر ڈالتے تھے اور یہ ناقل اس مجلس میں حاضر تھا

34 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے کئی بار فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے قرآن میں کسی آیت کو منسوخ نہیں رکھا فرمانِ خدا ہے کہ منسوخ جو کردیتے ہیں ہم کسی آیت (کے عمل) کو یا بھلادیتے ہیں تو نازل کردیتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی (2:106)۔

35 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے قرآن میں جملہ معترضہ اور مستانفہ استثناء منقطع اور حذف کو روا نہیں رکھا اور کسی آیت کی تاویل (ذات سے) کرکے بیان نہیں کیا بلکہ خدا کے حکم سے بیان کیا جیسا کہ فرمانِ خدا ہے کہ پھر تحقیق ہم پر ہے بیان اس کا (قرآن کا) (75:19)۔پس جو شخص کہ تاویل کرے مہدی علیہ السلام کے بیان کا مخالف ہے۔ اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے بھی ایسا ہی کیا اگر قرآن میں کوئی مشکل پیش آتی اور مہدی علیہ السلام سے کوئی بات یاد نہیں رہتی تو بیان نہیں کیا اگرچہ آپ کے دِل میں معنی سمجھ میں آجاتے اور کہتے کہ آگے بڑھو کیونکہ دیانت نہیں ہے کہ میں از خود کوئی چیز کہوں

36 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے آپؓ نے کئی بار فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے قرآن میں کوئی آیت منسوخ نہیں رکھا

37 اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ سے منقول ہے آپؓ نے فرمایا کہ ہمارے درمیان سے خدائے تعالیٰ کا ذکر چلا گیا ہے

مگر یہ خدائے تعالیٰ مہدیِ موعودؑ کے صدقے اور ہجرت کے سبب سے (ذکر خدا) عطا کرے فرمانِ خدا ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کئے گئے یا مر گئے تو البتہ ضرور اللہ ان کو رزقِ حسن پہنچائے گا اور تحقیق اللہ بے شک وہ رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے البتہ ضرور ان کو ایک ایسے مقام میں داخل کریگا جس سے وہ خوش ہو جائیں گے اور تحقیق اللہ جاننے والا بُردبار ہے (22:58-59)۔

آٹھواں باب

تارکانِ ہجرت سے میل جول کرنے اور صادقین کی صحبت کو چھوڑ کر تارکانِ ہجرت کی طرف آنے کے بیان میں

اور مہدی علیہ السلام نے ان کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے تمام اشخاص کو معلوم ہے

1 حضرت مہدی علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص ہجرت کر کے گجرات سے خراسان کو جائے اور اس کے قرابت دار گجرات میں ہوں اور اس کی دِلی توجہ قرابت داروں کی طرف ہو تو وہ شخص ظالموں سے ہے اور اس نقل کی راوی ایک جماعت ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے ان کے حق میں یہ آیتیں پڑھی ہیں۔ مومنو! اپنے آباواجداد اور بھائیوں کو اپنے دوست مت بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو دوست رکھتے ہیں اور جو ان کو اپنا دوست تم میں سے بنائیں گے۔ تو وہی ظالم ہیں (9:23) اور فرمانِ خدا ہے کہ جنھوں نے ایمان لایا اور ہجرت نہیں کی تو تمہارے لئے ان کی ولایت نہیں ہے کسی چیز میں بھی حتیٰ کہ وہ ہجرت کریں (8:72) اور نیز قولہ تعالیٰ تو تم ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں (4:89)

2 نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے ہزار طالبوں نے ترکِ دنیا کر کے خدائے تعالیٰ کی راہ اختیار کی فرشتوں کو (خدا کا) فرمان ہوا کہ دنیا جیسی کچھ ہے آراستہ کر کے دکھلاؤ جب دکھلائے یعنی فتوح اور رجوع ان کو بہت ہونے لگی تو ہزار میں نوسو دنیا کی طرف متوجہ ہوئے اور پلٹ گئے پس خدائے تعالیٰ کی راہ پر سو طالب رہے پھر فرمان (خدا) ہوا کہ ان کو آخرت جیسی کچھ ہے دکھلاؤ جب دکھلائے تو نود طالبوں نے آخرت کو پسند کیا دس اشخاص خدائے تعالیٰ پر رہے انہوں نے کہا کہ ہم کو دنیا اور آخرت سے کام نہیں ہم خدا کے طالب ہیں فرمان ہوا کہ ان پر بلائیں مقرر کرو چنانچہ فرمایا علیہ السلام نے تحقیق اللہ تعالیٰ آزماتا ہے مومنوں کو بلا نازل کر کے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص سونے کو آگ پر رکھ کر کھوٹے یا کھرے کو پرکھا ہے۔

(عاشقوں نے اولاً) دونوں عالم کی بلاؤں کو قرض کرلیا
اس کے بعد اس کا نام عشق بازی رکھا

جب ان پر بلائیں مقرر کی گئیں نو اشخاص بلا سے بھاگ گئے پس ہزار طالبوں میں سے ایک شخص خدائے تعالیٰ پر رہا۔

3 بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں شاہ نظامؓ سے منقول ہے کہ جس روز بی بی شکر خاتون اور دوسرے چند اشخاص شہر کاہہ پایۂ تخت ٹھٹھ سے واپس ہوئے اور دریا کے کنارے پہنچے بندگی میاں نظامؓ نے فرمایا کہ بندہ بھی ہمراہ گیا تھا تا کہ ان کو کرایہ کر کے کشتی میں بٹھائے اور انہوں نے کرایہ کے لئے بندہ کو تھوڑے پیسے دیئے تھے میں نے ان کے لئے کرایہ کی کشتی کر دی اور ان پیسوں میں سے بندہ کے پاس فراموشی سے کچھ رہ گئے تھے بندہ مغرب کے وقت گھر واپس ہوا جب مونڈھے سے سپرا اتارا تو پیسے ہلنے لگے بندہ کو خیال ہوا کہ ان کے پیسے میرے پاس رہ گئے ہیں جب صبح ہوئی اور (صبح کے) دو یا تین بجے ہوں گے بندہ مستعد ہو کر حجرہ سے باہر آیا تا کہ انکے پیسے ان کو جا کر دیدوں جب گھر سے باہر آیا تو حضرت مہدی علیہ السلام بھی اسی وقت باہر تشریف لائے اور بندہ کو دیکھے کہ مستعد ہو کر جاتا ہے تو ہاتھ ہلا کر اشارہ فرمائے کہ کہاں جاتے ہو بندہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میراں جیو شکر خاتون کے تھوڑے پیسے جو کرایہ کے لئے دیئے گئے تھے فراموشی سے بندہ کے پاس رہ گئے ہیں جاتا ہوں تا کہ ان کے پیسے ان کو پہنچا دوں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں نظامؓ پیسے خرچ کر لو اگر حق تعالیٰ پوچھے تو ہمارا دامن پکڑو یہ لوگ خدا سے منھ پھیر کر جا رہے ہیں اگر حق تعالیٰ قوت دے (امر رب ہو) تو جو کچھ ان کے پاس ہے مار کر لوں۔ اے عزیز یہ لوگ سید محمد کی مہدیت سے پھرے نہ تھے ولیکن مہدیؑ کی صحبت چھوڑ کر گجرات کی طرف قرابت داروں کے لئے جاتے تھے ان کو (مہدیؑ نے) اس طرح فرمایا

4 اور نقل ہے کہ جب سید السادات بندگی میاں سید خوندمیرؓ پہلی مرتبہ دائرہ کے ساتھ جالور سے موضع بھدری والی تشریف لائے اور موضع مذکور میں چند روز مقیم رہے تو برادرانِ دائرہ کے بعض گھر والے اپنے عزیزوں کی ملاقات کے لئے کہ یہ لوگ موافق مہدی علیہ السلام تھے اور کبھی کبھی دائرہ میں مع اپنے قبیلہ کے آ کر چند ماہ رہتے تھے اور ان کی سخاوت بہت لوگوں کو معلوم ہے شہر نہر والہ میں آئے باوجود اتنی موافقت کے شاہ خوندمیرؓ نے ان کو قرابتدار نہیں جانا اور میاں شہاب الدین بن قطب الدین اور میاں قطب الدین بن یعقوب اور میاں علاء الدین بن رفیع سے مشورت کی اور فرمایا کہ فلاں اونٹ کو فلاں جگہ راہ میں ٹھہراؤ تا کہ ہم بھی سفر کریں جس جگہ میاںؓ نے جانے کے لئے فرمایا تھا وہ لوگ گئے بندگی میاںؓ پچھلی رات کو ان کی طرف روانہ ہوئے اور بندگی میاںؓ نے روانگی کے وقت مرجانہ کنیز کی طرف اشارہ کیا مرجانہ نہیں اٹھی اس لئے کہ بی بی عائشہؓ کا رخ مرجانہ کی طرف تھا۔ اس کے بعد بندگی میاںؓ دائرہ سے باہر ہوئے ملک حمادؓ بھی باہر ہوئے میاں رضی اللہ عنہ کے پیچھے گئے میاںؓ کسی طرف متوجہ نہ تھے جذبۂ حق کی وجہ راہ بے راہ میں فرق نہیں کر سکتے تھے جب برادران مذکور کی طرف ایک کھیت یا دو کھیت کے فاصلہ پر جہاں اونٹ لایا گیا تھا پہنچے تو برادروں نے میاںؓ اور ملک حمادؓ کو دیکھا اور سمجھا کہ

برادرانِ دائرہ کو اطلاع ہو چکی ہے اسی لئے یہ لوگ بڑھ کر آرہے ہیں۔ پس انہوں نے وہاں سے جلد جلد قدم بڑھایا یہ لوگ آگے اور بندگی میاںؓ ان کے پیچھے جا رہے تھے یہاں تک کہ ایک مقام پر بندگی میاںؓ کا جامہ خاردار درخت سے لپٹ گیا اس کے بعد میاںؓ وہاں بیٹھ گئے اور اپنے حال کی حکایت شروع کی کہ الٰہی یہ بندہ مرشدی کے لائق نہیں اور مہدیِ موعودؑ کی جائے پر بیٹھنا پسخوردہ اور سویت کرنی میرے لئے سزاوار نہیں اس کے بعد حق تعالیٰ سے صدا آئی کہ اے سید خوندمیرؓ تو ہمارا مقبول ہے اور ہم نے تجھ کو سید محمدؑ کی جائے نشینی کے لائق کیا ہے اور کئی خلعتیں تجھ کو سرفراز کی ہیں اور ہم نے تجھ کو قرآن کا معنی عطا کیا ہے اس کے بعد بندگی میاںؓ نے مکرر عذر کیا بعد ازاں پھر صدا آئی کہ تجھ سے بہت کام ہے تو کہاں جاتا ہے بعد ازاں بندگی میاںؓ ہشیار ہوئے اور ملک حمادؓ کو اپنے پاس طلب کئے اور پوچھا کہ دائرہ کا راستہ کونسا ہے اس کے بعد ملک حمادؓ نے دائرہ کا راستہ دکھلایا اور ملک حمادؓ نے بندگی میاںؓ سے پوچھا کہ میں نے ایک آواز میاںؓ کی سنی اور دوسری آواز کس کی تھی میاںؓ نے فرمایا کہ دوسری آواز خدائے تعالیٰ اور مصطفیؐ کی طرف سے تھی سبحان اللہ خلعتیں ایسی اور نیستی ایسی جو تم نے دیکھا اور یہ نیستی خدا کی مرضی کے موافق جینے کے بغیر محال ہے۔ اس کے بعد بندگی میاںؓ دائرہ میں واپس آئے دن نکلنے کے بعد میاں خانجیو کے ایک چوبی ڈیرہ میں بیٹھے اور ان اشخاص کو کہ جن کے قبیلہ والے اپنے عزیزوں کے یہاں گئے تھے اپنے پاس بلوائے اور ان کو بہت دھمکی دی اور فرمایا کہ بندہ تمہارے درمیان کس کام کے لئے رہے کیونکہ تم نے دنیاداروں کی طرف توجہ کی اور اپنے قبیلہ والوں کو دنیاداروں کی طرف جانے دیا اور ان پر یہ آیتیں پڑھیں۔ اے مومنو نہ بناؤ اپنے باپ اور بھائیوں کو رفیق اگر وہ عزیز رکھیں کفر کو ایمان کے مقابلہ میں اور جو تم میں سے ان کی رفاقت کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ کہدے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بی بیاں اور تمہاری برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے گھاٹے سے ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو۔ یہ چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو منتظر رہو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ نہیں ہدایت دیتا نافرمان لوگوں کو (9:23-24)۔ اور نیز یہ آیت پڑھی۔ تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور روز آخرت پر کہ وہ ایسوں سے دوستی کریں جو مخالف ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے گو وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے قبیلہ کے یہی ہیں جن کے دِلوں میں اللہ نے ایمان لکھدیا ہے اور ان کی تائید کی اپنے فیضانِ غیبی سے اور ان کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ وہیں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے (58:22)۔ اور یہ آیت بھی پڑھی ہرگز تمہارے کام نہ آئیں گے تمہارے ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن اللہ فیصلہ فرمائے گا تم میں اور اللہ جو کچھ تم کررہے ہو دیکھ رہا ہے تمہارے لئے نیک پیروی موجود ہے ابراہیم میں اور ان لوگوں میں

جو ابراہیم کے ساتھ تھے جب انہوں نے کہا اپنی قوم سے کہ ہم بے تعلق ہیں تم سے اور اُن چیزوں سے جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے ہم منکر ہوئے تم سے اور ظاہر ہو پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور بغض ہمیشہ کے لئے جب تک کہ تم ایمان نہ لاؤ ایک اللہ پر (60:3-4) اور ایسی بہت سی آیتیں پڑھیں اور ایک پہر دن تک مخصوص برادروں کو جلال میں آ کر ملامت کی اس کے بعد برادروں نے رجوع کی اور کہا کہ ہم سے خطا ہوئی کہ گھر والوں کو جانے دیا اس کے بعد برادروں نے گھر والوں کو جلد بلوا لیا اور یہ ناقل حاضر تھا

5 پس اگر (اہل دائرہ) دنیا دار قرابت داروں کی طرف میل کریں تو (صاحبانِ دائرہ) کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی معاونت نہ کریں اور اگر مدد کریں تو مہدیؑ اور یارانِ مہدی علیہ السلام کی روش کے خلاف بلکہ بدعت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ با یکدیگر مدد کرو تم نیکی اور تقویٰ پر اور با یکدیگر مدد نہ کرو گناہ اور دشمنی پر اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب دینے والا ہے (5:2) (اگر مدد کرے تو اس آیت کے تحت میں داخل ہو جائے) اور اگر خدا کی راہ میں آئیں اور مدد طلب کریں تو تم ان کی مدد کرو چنانچہ فرمانِ خدا ہے کہ اور اگر تم سے دین میں مدد چاہیں تو تم پر مدد کرنا واجب ہے۔ الخ (8:72)

6 حضرت مہدی علیہ السلام بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں نعمتؓ بلکہ اکثر مہاجروںؓ کی خوشنودی نہ تھی کہ اہل دائرہ کے باہر رہنے والے دنیا دار قرابت داروں کے گھر جائیں چنانچہ شہر کاہہ اور شہر نہر والہ اور موضع بھدری والی کی نقلیں اوپر مذکور ہوئی ہیں اسی وجہ برادرانِ مذکور کو بہت تنبیہ کی۔

7 اور نیز نقل ہے جس وقت کہ ملک الہدادؓ جالور سے دائرہ کے ساتھ گئے اور شہر نہر والہ کے قریب چند روز رہے اور فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص شہر میں عزیزوں کی ملاقات کے لئے جائے اور اگر ان سے ملاقات کرے یا تم جاؤ تو پھر دائرہ میں نہ آؤ جہاں چاہو چلے جاؤ یا وہیں رہو

8 اور نیز واضح ہو جس وقت کہ بعضے یاراں کاہہ سے واپس ہوے بندگی میاں سید خوندمیرؓ بھی گجرات کی طرف آئے بعضے برادروں نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ میرانجیوؑ سید خوندمیرؓ کو جانے نہ دو کہ ان کے رشتہ دار دنیا دار ہیں ایسا نہ ہو کہ آنے نہ دیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ بھیجتا ہے خدا تعالیٰ اپنے دین کو زیادہ کرے گا

9 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ ایک وقت ملک معروفؓ حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میری والدہ نے خط بھیجا ہے کہ ایک بار یہاں آ و اگر خوندکار کی رضا ہو تو یہ بندہ جاتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے جواب فرمایا کہ اے ملک معروف اپنی والدہ کو لکھ بھیجو کہ ملک معروف مر گیا۔

10 اور نیز نقل ہے کہ میاں علی دھولخیہ نے شہر ناگور میں بندگی میاں نعمتؓ کے دائرہ میں انتقال کیا اور پچاس فیروزی ان کے ترکہ سے تھے میاں نعمتؓ نے تمام دائرہ میں سویت کردی اور میاں علی کا لڑکا اور لڑکی دھولخیہ میں تھے ان کو نہیں بھیجا کہ یہ حق دائرہ کے فقیروں کا ہے

11 اور نیز نقل ہے کہ قصبہ بڑلی میں میاں فقیہہ محمد راجپوت کے ہاتھ سے شہید ہوئے بندگی میاں نظامؓ نے میاں مذکور کے رشتہ داروں کو اطلاع کی اور جو کچھ ترکہ موجود تھا رشتہ داروں کے حوالہ کیا۔ جب یہ خبر بندگی میاںؓ نے سنی تو فرمایا کہ اچھا نہیں کئے جو قرابت داروں کو دیئے یہ حق فقیروں اور مہاجروں کا تھا پس اگر یہ لوگ ہجرت اور جہاد کریں (اس وقت) یہ لوگ تم سے ہیں پس ان کے ساتھ حق صلہ رحم بجالانا چاہیئے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی لوگ مومنین ہیں برحق ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا تمہارے شریک حال ہو کر تو وہ تم ہی میں داخل ہیں اور رشتہ دار آپس میں زیادہ حق دار ہیں ایک دوسرے کے اللہ کے حکم میں تحقیق اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (8:74-75)۔ پس اگر ہجرت کریں اور خدا اور مومنوں کے ساتھ صلح کریں تو اس وقت یہ لوگ مومنوں کے پیرو ہوں گے

12 بندگی میاں سید خوندمیرؓ گوجری زبان میں فرمایا کہ پس روی کرنے والے مومن ہوتے ہیں پس اگر یہ لوگ ہجرت کریں تو اگلے مہاجروں کے درجات کے برابر نہ ہوں گے اور اگلے مہاجرین کے درجات اور مغفرت اور اجر بڑے ہیں چنانچہ فرمانِ خدا ہے کہ فتح (فتح مکہ) سے پہلے جنھوں نے تم میں سے خرچ کیا اور قتال کیا یہ لوگ درجہ میں زیادہ بڑے ہیں ان لوگوں سے جنھوں نے بعد میں خرچ کیا اور قتال کیا اور ہر ایک سے وعدہ کیا ہے اللہ نے بھلائی کا ہر ایک کے لئے وعدۂ نیک ہے (57:10) لیکن اگلے مہاجرین کے درجے بڑے ہیں

13 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کی ایک نظر ہزار سال کی مقبولہ عبادت سے بہتر ہے۔

جو لوگ مٹی کو ایک نظر میں کیمیا بنادیتے ہیں
کیا ایسا بھی ہوگا کہ ایک نظر ہم پر بھی ڈالیں

14 میاں بھائی مہاجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کہ مہدیؑ کی صحبت میں اتنی دیر رہا جتنی کہ جوتیوں کی گرد جھاڑنے میں لگتی ہے تو پہلے اس نے جو کچھ گناہ کیا تھا سب معاف ہو جائیں گے چنانچہ تمہید عین القضات میں حدیث شریف مرقوم ہے کہ رسولؐ نے مہدیؑ کے گروہ کی صفت اس طرح بیان فرمائی ہے کہ اے ابوذرؓ[1] الخ

15 فرمایا کہ جو شخص صبح میں ہجرت کر کے خدائے تعالیٰ کی راہ میں آیا ہے وہ شخص اس کا مرشد ہے جو شام میں ہجرت کر کے خدائے تعالیٰ کی راہ میں آیا یعنی عصر کے وقت ہجرت کر کے آیا اس لئے کہ جو شخص آخر میں آیا ہے پہلے شخص کو دیکھ کر آیا پس ناچار پہلا مرشد آخر کا ہے

16 اور نیز سید الشہداء بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے آپؓ نے اپنے رسالہ عقیدہ شریفہ میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایسا فرمایا ہے کہ اس بندہ کے سامنے تصحیح ہوتی ہے اور فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ جو تیرے سامنے صحیح ہوا وہ ہماری درگاہ میں مقبول ہے اور جو تیرے سامنے صحیح نہ ہوا وہ اللہ کے پاس مردود ہے

17 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں جو اشخاص ہجرت کر کے آتے ہیں وہی اشخاص ہیں کہ جن کی روحیں مہدی علیہ السلام کے حضور میں صحیح ہو چکی ہیں نہ صرف ہمارے بیان کے واسطے سے آتے ہیں پس بعد والوں کو چاہیئے کہ اگلے مہاجرین سے کدورت نہ رکھیں اور ان کی بھلائی کے خواہاں رہیں جیسا کہ فرمانِ خدا ہے کہ اور جو لوگ آئے ان کے بعد کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار بخش دے ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور

---

[1] یا ابوذر کیا تو جانتا ہے کہ میں کس غم اور فکر میں ہوں اور کس شئے کی طرف میرا اشتیاق ہے پس اصحابؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم کو اپنے غم اور فکر سے آگاہ فرمایئے پھر آپؐ نے فرمایا آہ میرے بھائیوں کی ملاقات کا شوق ہے جو میرے بعد ہونے والے ہیں کہ ان کی شان انبیاءؑ کے مانند ہے اور وہ خدا کے پاس شہدا کے ہم مقام ہیں خدا کی خوشنودی کے لئے وہ اپنے ماں باپ اور بھائی بہن اور بچوں سے بھاگیں گے اور وہ خدا کے لئے مال کو ترک کر دیں گے اور اپنے نفس کو تواضع سے ذلیل کر دیں گے شہوتوں اور فضولیاتِ دُنیا میں نہ ڈوبیں گے اور کسی ایک مسجد میں جمع ہوں گے خدا کی محبت میں مغموم اور محزون ہوں گے ان کے دِل خدا کی طرف ہوں گے ان کی روح خدا سے واصل اور ان کا سارا کام خاص اللہ کے لئے ہوگا۔ اور یہ حدیث تمہید میں مذکور ہے۔ (از مکتوب ملتانی صفحہ ۲۱)

پیدا نہ کر ہمارے دلوں میں کینہ ایمان والوں کی بابت اے ہمارے پروردگار تو ہی شفیق مہربان ہے (59:10)۔

18 اور نیز نقل ہے کہ نین پور میں جو احمد آباد کا ایک محلّہ ہے میاں عبدالمجیدؒ کی قبر کے پاس اکثر مہاجروں نے محضر کیا تھا مثلاً میاں سید خوندمیرؒ، میاں شاہ نظامؒ، میاں نعمتؒ، ومیاں ملک جیوؒ میاں دلاورؒ، میاں لاڑ امامؒ اور میاں ملک معروفؒ اور اس مجلس میں انکے سوائے بعضے قاعدین بھی بیٹھے ہوئے تھے سید الشہداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مہاجرینؒ کی مجلس سے قاعدین کو اٹھا دو اتفاق کے بعد طلب کرلوں گا اور یہ ناقل حاضر تھا

19 اور نیز بندگی سید الشہداء رضی اللہ عنہ اس وقت جبکہ آپؒ شہر نہر والہ گئے تھے ملک فخر الدین اور ملک لطیف کے ساتھ مشورت کی تھی انہوں نے مشورہ میں مخالفت کی اس کے بعد بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ بندہ بعد ازیں قاعدوں سے مشورہ نہیں کرے گا اس لئے کہ یہ لوگ اپنی طرف کھینچیں گے

20 اور واضح ہو کہ جب تک دائرہ کے لوگ دائرہ میں نہیں آئے ان کو بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے قاعداں اور لسانیاں اور دنیاداراں فرمایا اور جب دائرہ میں آگئے اور دائرہ ہی میں انتقال کئے تو ان کو بشارتیں دیں

21 چنانچہ رسول ﷺ کے وقت میں دس مخلص اشخاص نے قاعدوں سے مشورت کی اور رسول علیہ السلام سے الگ رہے جو لوگ (بوقت ہجرت) رسول علیہ السلام سے الگ رہے ان کے حق میں نفاق کی آیتیں نازل ہوئیں اس کے بعد یہ دس مخلص اشخاص پشیمان ہوئے سات اشخاص اپنے دروازے بند کر لئے اور تین اشخاص پہاڑوں پر چلے گئے اور اس قدر زاری کی کہ ان کی توبہ قبول ہوگئی چنانچہ فرمانِ خدا ہے کہ البتہ تحقیق توبہ قبول کی اللہ نے نبی ﷺ کی اور مہاجرین کی اور انصار کی جنھوں نے پیروی کی اس کی............تنگی کے وقت میں من بعد اس کے کہ قریب تھا کہ کج ہوجاتے دِل ان میں سے ایک فریق کے پھر توبہ قبول کرلی اللہ نے ان کی تحقیق کہ اللہ ان پر رافت والا مہربان ہے اور توبہ قبول کی تین آدمیوں کی جو پیچھے رہ گئے اس وقت تک کہ تنگ ہوگئی ان پر زمین باوجود کشادگی کے اور تنگ آگئیں ان پر ان کی جانیں اور گمان کیا انہوں نے کہ نہیں پناہ اللہ کے غصہ سے مگر اس کی طرف پھر جب اللہ نے انہیں توبہ کی توفیق دی تا کہ وہ توبہ کریں تحقیق اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (9:117-118)

22 فرمان ہوا کہ قاعدوں سے مشورہ مت کرو اور مہاجرین اور صادقین سے مشورہ کرو۔ چنانچہ فرمانِ خدا ہے کہ اے مومنو ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ تم صادقین کے ساتھ (9:119)

23 اور صادق یہی لوگ ہیں کہ جن کے متعلق خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مہاجر فقیروں کے لئے ہے جو نکالے گئے ان کے گھروں سے اوران کے اموال سے چاہتے ہیں وہ فضل کو اللہ کے اور رضا مندی اور مدد کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول ؐ کی وہی لوگ صادق ہیں (59:8)

24 اور نیز واضح ہو کہ احمد آباد میں نین پور کے دائرہ میں یعنی بی بی بون رضی اللہ عنہ اور بندگی میاں سید ابراہیمؓ بن میراں سید محمد مہدی علیہ السلام کے دائرہ کی مسجد میں جمع ہوئے تھے اور بعضے قاعدین اس مجلس میں بیٹھے تھے بندگی سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ مہاجروں کی مجلس سے قاعدوں کو اٹھا دو اس کے بعد برادروں نے احمد شہ خدن اور محمود ملتانی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیا میاں عبدالحلیم نے اس بندہ ولی ابن یوسف رحمتہ اللہ علیہ سے کہا کہ میاں شیر ملک رضی اللہ عنہ بھی چاہتے تھے کہ مجلس سے اٹھ جائیں بندگی سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ تم کس لئے اٹھتے ہو کیونکہ تم حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ تھے اس کے بعد بیٹھ گئے

25 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ چاہیئے کہ جامع مسجد اور عیدگاہ کو (بغرض تبلیغ) مستعد ہو کہ اچھا لباس پہنے ہوئے با ہتھیار جمعیت کے ساتھ جائیں تا کہ مخالفین غصہ کی آگ میں جلیں اور کہیں کہ یہ لوگ اتنے بہت ہیں اور مومنوں سے ڈریں پس مہدیوں کو ایسا ہی کرنا چاہیئے کہ جامع مسجد اور عیدگاہ کو اسی طرح جائیں اور کوئی کیفیت نہ کریں جیسا کہ فرمانِ خدا ہے کہ مناسب نہ تھا اہل مدینہ اور ان کے گرد و نواح کے گنواروں کو کہ پیچھے رہ جائیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی ہمراہی سے اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو زیادہ چاہیں رسول علیہ السلام کی جان سے دلوں کو نہیں پہنچتی پیاس اور نہ رنج اور نہ بھوک اللہ کی راہ میں اور نہ چلتے ہیں ایسے مقام پر جو غصہ والے کافروں کو اور نہ حاصل کرتے ہیں دشمن سے کوئی چیز مگر کہ ان کے لئے لکھا جاتا ہے ہر کام کے بدلے بے شک اللہ نہیں ضائع کرتا اجر نیک کام کرنے والوں کا اور نہ خرچ کرتے ہیں کوئی خرچ چھوٹا اور نہ بڑا اور نہ طے کرتے ہیں کوئی میدان مگر کہ یہ سب ان کے نام لکھ لیا جاتا ہے تا کہ ان کو اللہ بدلہ دے بہتر سے بہتر ان کے اعمال کا (9:120-121) پس خدائے تعالیٰ نے مومنوں کی جو صفتیں اس آیت میں بیان کی ہیں ان تمام پر عمل کرے جب ان تمام پر عمل کیا جائے اس وقت عمل صالح کامل و مکمل ہوتا ہے نہ صرف ذکر اور نماز و روزہ سے مکمل ہوتا ہے۔

26 بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ گجرات سے خراسان جاتے ہیں (ہجرت کرتے ہیں) اور خدائے تعالیٰ کی راہ میں لکڑی اور پانی لاتے ہیں اور چولھے کھودتے ہیں یہ سب کام عمل صالح ہیں اس لئے کہ یہ سب کام خدائے تعالیٰ کے لئے اختیار کئے ہیں اور بچوں کے ساتھ کھیلنا[1] تمام عمل صالح ہے مومنوں کے

[1] حضرت مہدی علیہ السلام نے خدا کے حکم اور خدا کی کتاب سے آٹھ پہر کے ذکر کو فرض فرمایا ہے اور سلطان الیل (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

کاموں سے ہے

27 اور نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بعضے مہاجرین تھے اور بعضے انصار اور مہدیؑ کے زمانے میں انصار نہ ہوں گے کیوں کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدیؑ کا ناصر خدا ہے اور مہدی علیہ السلام کے لئے مہاجرین کے سوائے دوسرے نہ ہوں گے

28 اور ہجرت ترک کرنے والوں کو حضرت مہدی علیہ السلام نے منافق فرمایا پس جن لوگوں کے حق میں منافق فرمایا ہے ان کی طرف رغبت نہیں کرنی چاہیئے اور ان کے گھر نہیں جانا چاہیئے

29 اور نیز قاعدین سے سابقہ کرنے میں میراں سید محمودؓ، میاں سید خوندمیرؓ، اور میاں نعمتؓ، کی خوشنودی نہ تھی اور تو انگروں اور مالداروں کے بیٹا بیٹی سے عقد کرنے کو منع فرمایا

30 اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں یارانِ مہدی علیہ السلام کی روش یہ تھی کہ اگر کوئی نیا طالبِ مولیٰ آتا جب تک ایک سال دائرہ میں نہ رہتا دائرہ کی لڑکی سے عقد نہیں کرتے اول اس کا طریق دیکھتے تھے اگر طالب صادق اور خدائے تعالیٰ کی یاد میں مشغول اور دائرہ میں ثابت قدم رہتا تو اس وقت دائرہ کی لڑکی سے عقد کر دیتے اور عقد کے وقت (اس سے) یہ شرط کرتے تھے کہ دائرہ کی لڑکی دائرہ سے باہر نہ لے جائے اور طالبانِ دنیا کے پاس نہ جائے

31 اور واضح ہو کہ بندگی میاں نعمتؓ کی ایک لڑکی تھی دائرہ کا ایک شخص کہ اس کا باپ قرابت دار تھا بندگی میاں نعمتؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ اپنی لڑکی کو فلاں کے ساتھ نکاح کر دو تو بندگی میاں نعمتؓ نے جواب دیا کہ میں اپنی لڑکی ایسے شخص کو دوں گا جس کے پائجامہ پر ایک پر ایک تین پیوند ہوں خدائے تعالیٰ کے طالب ایسے ہوتے ہیں

(بسلسلہ صفحہ گزشتہ سے) سلطان النہار کی حفاظت کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ لہٰذا دائرہ میں نماز فجر و مغرب کے بعد کوئی شخص قرآن شریف بلند آواز سے نہیں پڑھتا تھا اور اگر کسی طالبِ مولیٰ کا بچہ گڑبڑ کرتا تو وہ طالب اس مقصد سے کہ دوسرے طالبین ذاکرین کے ذکر میں خلل نہ ہو اپنے بچے کو دائرہ سے باہر لے جا کر کھیل میں لگا تا اسی کے متعلق حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بچوں کے ساتھ کھیلنا عمل صالح ہے مومنوں کے کاموں سے ہے چنانچہ حضرت بندگی میاں ولیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ مہدیؑ اور یارانِ مہدیؑ کے زمانے میں نمازِ فجر اور نماز مغرب کے بعد کوئی شخص قرآن شریف بلند آواز سے نہیں پڑھتا اور اگر کسی (طالبِ مولیٰ) کا بچہ روتا تو باپ اس کو اٹھا لے کر دائرہ کے باہر لے جاتا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ ہمسایہ کے حضرات رونے کی آواز سنیں اور ان کے ذکر میں خلل پیدا ہو۔ (از انصاف نامہ باب ۱۱)

32 اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے ملک برہان الدین مہاجرؓ سے اپنی لڑکی کا عقد کردیا اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنی لڑکی کو میاں ملک جیوا ابن خواجہ طٰہٰ مہاجرؓ سے نکاح کردیا حالانکہ میاں مذکور سید نہ تھے ولیکن اشرف تھے اور دوسری لڑکی کو ملک اسمٰعیل سے نکاح کردیا اور تیسری لڑکی کو ملک اسمٰعیل ابن ملک حماد سے نکاح کردیا یہ تینوں (حضرات) سید نہ تھے مگر خدا کے طالب اور تارکِ دنیا تھے اور نیز بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ بندہ طالبانِ خدا کو دیکھ کر دیا ہے اور اس آیت پر عمل کیا ہے فرمانِ خدا ہے کہ تحقیق زیادہ شریف تم میں کا وہ ہے نزدیک اللہ کے جو تم میں کا سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہے (49:13) اور نیز میاں سید عطن کی لڑکی ملک میاں باڑی وال سے نکاح کرنے میں بندگی میاںؓ کی خوشنودی نہ تھی باوجودیکہ اس لڑکی کو اس کی نانی نے ان کے سامنے چھوٹپن سے لے کر اپنی لڑکی بنالیا تھا اور نیز بندگی میاںؓ نے میاں عادل شہ پر بہت ملامت کی بلکہ دائرہ سے چلا دیا کیونکہ انہوں نے اپنی لڑکی دنیادار عزیزوں کو دی تھی اور نیز میاں قطب الدین یعقوب کو بہت دھمکایا بلکہ چند ماہ میاں قطب الدین سے میاںؓ نے بات موقوف کردی اور ان کا منہ نہیں دیکھا اس لئے کہ ان کی عورت نے اپنی لڑکی طالبانِ دنیا میں دی تھی اور نیز ان کی لڑکیوں کو نکاح کر کے دائرہ میں لاتے تھے ولیکن خوشنودی اس میں نہ تھی کہ دائرہ کی لڑکی طالبانِ دنیا کے ساتھ بیاہی جائے اور بندگی سید خوندمیرؓ کی خوشنودی اس وجہ سے نہ تھی کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص حیاتِ دنیا کے وجود کو طلب کرے وہ کافر ہے۔ اور یہ نقل مشہور ہے۔

فصل: موافقوں کی دعوت میں جانے کے بیان میں

33 موافقوں کے گھروں کو کھانا کھانے کے لئے جانے کے بیان میں اکثر نہیں گئے

34 بندگی میاں لاڑ شہؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام خراسان میں جامع مسجد سے دائرہ کی طرف آرہے تھے ایک خراسانی کہ اس کا مکان راستہ میں تھا حضرت مہدی علیہ السلام سے بہت عرض کیا کہ خوندکار کرم فرما کر بندہ کے گھر آئیں مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ معاف فرمائے اس خراسانی نے مہدی علیہ السلام کے حضور میں چند بار عرض کیا کہ کرم کر کے تشریف لائیں مہدی علیہ السلام نے یہی جواب دیا کہ معاف فرمائے حضرت مہدی علیہ السلام نہیں گئے اور برادروں کو اجازت دی کہ تم جاؤ بعضے اصحاب گئے

35 اور نیز بندگی میاں دلاورؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو خراسان میں کسی نے دعوت دی مہدی علیہ السلام نہیں گئے اور میاں دلاورؓ کو اور برادروں کو اجازت دی برادراں گئے اور میاں دلاورؓ نہیں گئے بعد ازاں میاں سید سلام اللہؓ نے بہت گفتگو کی کہ سب اشخاص گئے اور یہ نہیں آئے اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے سنا اور دریافت فرمایا کہ میاں سید سلام اللہ کیا شور کرتے ہیں تو جو کچھ قصہ تھا صحابہؓ عرض کئے مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو اشخاص نہیں گئے بہت اچھا کئے اور یہ نقل میاں رکن ابن حسن سے منقول ہے اور انہوں نے میاں عبد الملک سے سنا ہے

36 نقل ہے کہ بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا جو شخص کہ اس بندہ کو مہمان کرتا ہے وہ خدا کے لئے نہیں ہے اس کا مقصود یہ ہے کہ بندہ خوشنود ہو اور جو شخص کہ فقیروں کی دعوت کرتا ہے وہ خدا کے لئے ہے اس لئے کہ یہ بندہ گھر میں کھاتا ہے۔

37 نقل ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ کسی طالب کو ہمت بخشتا اور کوئی چیز حضرت مہدی علیہ السلام کو لا دیتا تو بعض کی چیز کو قبول فرمایا اور بعض کو فرمایا کہ تم کھاؤ اور دائرہ میں رہو اور قوت پکڑ و اور جب خدائے تعالیٰ پر رہنے کی قوت پیدا ہو تو اس وقت دو

38 اور نیز نقل ہے کہ میاں الہداد حمیدؓ کے پاس کچھ مال تھا حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کئے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے پاس رکھو میاں الہداد حمیدؓ امانت کے طور پر اپنے پاس رکھے ولیکن ہمیشہ فرماتے تھے کہ بندہ فقرا کے درمیان مردار خوار کے مانند ہے باوجود یکہ مہدی علیہ السلام ایک روز میاں الہداد حمیدؓ کے پاس سے سب مال لے لئے اور بطریق امانت پھر تسلیم کئے

39 اور نیز نقل ہے کہ میاں الہداد حمیدؓ کو جب یاراںؓ دیکھتے تو سب بھاگ جاتے جس طرح سے کہ کوّا کمان کو دیکھ کر بھاگتا ہے اور جس وقت کہ اپنا مال مہدی علیہ السلام کے حوالہ کئے اس وقت سب خوشنود ہوئے حوالہ کرنے سے پہلے کہتے تھے کہ تمہارے نزدیک مردار کی بو آتی ہے میاں الہداد حمیدؓ اکثر فرماتے کہ بندہ فقراء کے درمیان مردار خوار ہے۔

40 اور نیز واضح ہو کہ ایک روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور یہ بندہ ولی ابن یوسفؓ بی بی فاطمہؓ بنت امام مہدی موعود علیہ السلام کے گھر کے دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے ایک برادر نے آکر عرض کیا کہ میں نے میرانجیو سے کہا کہ تم کس لئے میاں حسان کے برابر جاتے ہو تو میرانجیو نے کہا کہ تمہارے بزرگاں جاتے ہیں بندگی میاںؓ نے اُسکو بلوا کر فرمایا کہ بندہ کونسے دنیاداروں کے ساتھ گیا ہے۔ میراں جیو نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں کہا اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا کہ ان کا (برادرانِ دائرہ کا) بزرگ کون شخص ہے اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا کہ اے فلاں دنیاداروں کی چاپلوسی مت کر جا نوکری کر اور اگر چاپلوسی ترک کرنے میں تیرا نقصان ہو تو بندہ کا دامن پکڑ

41 اور نیز واضح ہو کہ بندگی میاں نعمتؓ کے دائرہ سے بعضے اشخاص موافقوں کے گھر جاتے تو بندگی میاں نعمتؓ نے (اُن کو) راستہ کا خرچ دے کر دائرہ سے باہر کر دیا اور فرمایا کہ کھجلی بھرے اُونٹ کو علیٰحدہ کر دینا چاہیئے تا کہ دوسرے اُونٹوں کو نہ لپٹے

42 بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ آپؓ باڑی والوں کو اور بعض موافقین کو منع کیا کہ جو لوگ تمہارے گھر آتے ہیں ان کو کوئی چیز مت دو اور اُن کو ذلیل مت کرو انہوں نے کہا ہم کیا کریں گلہ پکڑ کر لیتے ہیں بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ یہ حق ان اشخاص کا ہے جنھوں نے اپنی ذات کو خدا کی راہ میں قید کر دیا ہے فرمانِ خدا ہے کہ (خیرات) ان فقیروں کے لئے ہے جو قید کئے ہوئے ہیں اللہ کے راستہ میں جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کی بے نیازی دیکھ کر ان کو غنی سمجھتے ہیں تو ان کو پیشانی سے پہچان لے گا وہ لوگوں سے لپٹ پٹ کے نہیں مانگتے اور تم کسب حلال سے آیا ہوا جو مال خرچ کرو گے تو پس تحقیق اللہ اس کو جاننے والا ہے (2:273) اور ایسے اشخاص کو (جو دنیاداروں کے گھر جاتے ہیں) سلوک کرنے میں تمام مہاجروں کی خوشنودی نہ تھی۔

43 اور نیز نقل ہے کہ خدائے تعالیٰ نے بندگی سید خوندمیرؓ کو چار سو تنکے بھیجا اور ایک شخص میاںؓ کے لئے لاتا تھا اور بندگی میاں یوسفؓ نے لانے والے کے ہاتھ سے لے لیا لیکن میاںؓ نے طلب نہیں فرمایا بلکہ میاںؓ کے بعضے صدقہ خوار

ایسے تھے کہ کئی جگہ سے خدائے تعالیٰ روپے بھیجا تھا اوران روپیوں کو غیر طالبوں نے لے لیا اُن پر کوئی دعویٰ نہیں کئے بلکہ تیرہ کلسی امانت حوالہ کی ہوئی تھی سب بغیر حکم کے خرچ کر لئے اور کوئی دعویٰ اُن پر نہیں کئے

44 اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے وقت میں قصبہ سلکھن پور میں ہم بغیر اجازت کہیں نہیں گئے اس زمانے میں ہمارا حال ایسا ہو گیا ہے کہ جس طرح جانور جہاں کہیں چاہتا ہے چلے جاتا ہے اور اگر مرشد منع کرے تو رکتے نہیں

45 میاں عبدالقادر سے منقول ہے کہ ایک برادر احمد آباد سے آیا اور سید مصطفیٰ عرف غالب خاں کا سلام میراں سید محمودؓ کو پہنچایا بندگی میراں سید محمودؓ اُس پر بہت خفا ہوے کہ وہاں کس لئے گیا تھا۔ اور دنیادار کا سلام کیوں لایا

46 نقل ہے کہ میراں سید محمودؓ کو سلطان محمود کی لڑکی نے خط بھیجا تھا میراں سید محمودؓ نے بہت زاری کی اور فرمایا کہ دنیادار کے مکتوب میں میرا نام لکھا گیا حالانکہ وہ مہدی علیہ السلام کے موافقین سے تھی

47 اور نیز اگر کوئی شخص موافق کے گھر جاتا اور وہ بندگی میراں سید محمودؓ کو سلام کہتا تو مرشد کا خوف ایسا تھا کہ اسی وقت جواب دیتے کہ اگر میں سلام پہنچاوں تو مجھ کو فضیحت کریں گے کیوں وہاں گئے اور سلام لائے

48 اور نیز بعض طالب مولیٰ ایسے تھے کہ اگر کہیں ضرورت پر جاتے اور یا مرشد کہیں روانہ کرتے اور اگر کوئی تو انگر ان کو کوئی چیز خدا کی راہ میں دیتا تو قبول نہیں کرتے اس لئے کہ نفس کی صفت کتے کی ہے اگر کوئی شخص اس کو ایک لقمہ ڈالتا ہے تو پھر اسی طرف توجہ کرتا ہے اور اُس کے گھر پر جاتا ہے سر جھکاتا ہے اور دم ہلاتا ہے

49 نقل ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ نے گریہ و زاری کے ساتھ خاک سر پر ڈالے ہوے ابوبکرؓ کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ ﷺ ہم نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک رات کو ایک جوان اور مست عورت کو زیور میں لدی ہوئی تنہائی میں پایا تھا تمام رات ہم نے اس کی نگہبانی کی جب صبح ہوئی تو اس عورت کو اس کے گھر پہنچا دیا اب اس کے متعلق دِل میں ایسا خیال آتا ہے کہ تو وہ زیور کیوں نہیں لے لیا۔ یہ حکایت سن کر ابوبکر صدیقؓ نے بھی زاری کی اور فرمایا کہ اے بھائی وہ زمانہ رسول ﷺ کا تھا جو تجھ کو خطرہ نہیں آیا یہ ہمارا زمانہ ہے جو تیرے دِل میں یہ خطرہ آیا۔

50 حضرت مہدی علیہ السلام بندگی سید محمودؓ، بندگی سید خوندمیرؓ، میاں نعمتؓ، میاں نظامؓ اور میاں دلاورؓ سے منقول

ہے کہ (دائرہ کے باہر) کسی کے گھر نہ مہمان گئے اور نہ عیادت و معذرت کے لئے گئے وگر دائرہ میں جاتے تھے

51 اور نیز نقل ہے کہ بندگی سید محمودؓ موضع بھیلوٹ میں مع اہلیانِ دائرہ تشریف رکھتے تھے اور اس مقام سے تین کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ تھا اور اس میں موافقانِ مہدی علیہ السلام رہتے تھے اسی قصبہ میں ملک لطیف نامی موافق تھا ہر روز میاں سید سلام اللہؓ کو اپنے گھر مہمان آنے کے لئے کہتا میاں مذکور بہت عذر کرتے (اس خوف سے کہ) ایسا نہ ہو کہ میراں سید محمودؓ سن لیں اور ہم کو فضیحت کریں حاصل کلام ایک روز مغرب کے بعد گئے اور عشاء کے وقت دائرہ میں واپس آ گئے آپ کے آنے کے بعد بندگی میاں سید محمودؓ کو خبر ہوئی تو آپؓ نے دھمکی دی اور کہا کہ کس لئے گئے تھے تمہارا گھر پارہ پارہ کردوں گا اور ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر کردوں گا اور فرمایا کہ ماموں جی میں تمہاری عزت نہیں کروں گا اس کے بعد میاں سلام اللہؓ پگڑی گلے میں ڈالے ہوئے میراں سید محمودؓ کے قدموں پر گر پڑے اور فرمایا کہ ہم سے خطا ہوئی معاف فرمایئے اور آپ نے ڈیڑھ مہینہ تک بندگی میراں سید محمودؓ کو اپنی صورت نہیں دکھائی حالانکہ میاں مذکور میراں (سید محمودؓ) کے ماموں تھے اور مہاجرِ مہدیؑ تھے

52 اور نیز بندگی میاں نعمتؓ نے چند اشخاص کو قید کر دیا تھا اس لئے کہ وہ لوگ جالور میں سودا خریدنے جاتے تھے تو موافقین ان کو اپنے گھروں کو لے جاتے اور کھانا کھلاتے تھے میاں نعمتؓ نے ان کو بہت دھمکی دی اور فرمایا کہ ان کا سودا دوسرے اشخاص لائیں (اس لئے کہ) ان کا دِل لوگوں کے گھروں کو گئے بغیر نہیں رہتا بلکہ چند اشخاص کو اسی لئے راہ خرچ دے کر دائرہ کے باہر کر دیئے کہ یہ لوگ (دائرہ کے باہر) موافقانِ مہدیؑ کے گھروں کو جاتے تھے

53 اور نیز ایک شخص فتح خاں کے پاس گیا اور کہا کہ میں بھیلوٹ (کے دائرہ) سے آیا ہوں فتح خاں نے کہا کہ مارو اور خود بھی اُس پر دوڑا اور کھڑاویں لے کر مارنے لگا بعض اشخاص نے کہا کہ فقیر کو کس لئے مارتے ہو تو فتح خاں نے کہا اس لئے مارتا ہوں کہ اس کے بعد کوئی شخص وہاں کا نام غلطی سے نہ لے

54 اور نیز واضح ہو کہ میاں سید خوندمیرؓ، میاں نعمتؓ، میاں ملک جیوؒ، میاں دلاورؓ اور ملک الہدادؓ چند سال تک جالور میں رہے کسی کے گھر مہمان نہیں گئے اور خوشنودی بھی نہ تھی کہ کوئی خدا کا طالب موافقین کے گھر کھانا کھانے کے لئے جائے

55 اور نیز واضح ہو کہ بندگی سید الشہداءؓ رضی اللہ عنہ (ملک معروفؓ کی بیماری کی وجہ سے) عیادت کے لئے شہر نہروالہ گئے چند روز وہاں مقیم رہے ولیکن کسی کے گھر مہمان نہیں گئے اگر کوئی شخص مہمانی کرتا تو اسی جگہ کھانا لاتا

56 اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ عید کی نماز کے لئے کھانبیل سے شہر نہروالہ گئے ملک شرف الدین اور باڑی وال استقبال کر کے آگے آئے اور ملک شرف الدین کے گھر میں (میاںؓ کو) لائے جب تک کہ آپ وہاں رہے جو کوئی مہمانداری کرتا وہیں کھانا لاتا اور آپؓ (کھانا کھانے کے لئے) کسی کے گھر نہیں جاتے تھے۔

57 اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ قلعہ جالور سے کھنبات تشریف لے گئے تو وہاں کے موافقوں نے آپؓ کی خدمت میں روپیئے پیش کئے تو قبول نہیں فرمایا اور فرمایا کہ میں (روپیئے) وصول کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں خدا کے لئے آیا ہوں۔

58 نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدیؑ کے دائرہ میں موموناں منافقاں اور کافراں ہیں جس طرح کہ مصطفیٰ ﷺ کے دائرہ میں تھے لیکن خدائے تعالیٰ ان کو (منافقوں اور کافروں کو) دائرہ میں موت عطا نہیں کرے گا پس ہم کو بہت ڈرنا چاہیئے۔

59 نقل ہے کہ کوئی شخص حضرت مہدی علیہ السلام سے لباس یا پوش طلب کرتا تو مہدی علیہ السلام فرماتے کہ لو بندہ کا جامہ پہنو اور برکت کے لئے گھر میں مت رکھو اگر بندہ کا پوست پہنوگے (تو بھی) جو کچھ بندہ کہتا ہے (اُس پر) جب تک عمل نہ کروگے نجات نہ پاوگے

60 فرمایا نبی ﷺ نے اے فاطمہؓ عمل کر اور تکیہ مت کر اس پر کہ تو میری لڑکی ہے

61 فرمایا خدائے پاک نے جس دن صور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان نسب نہیں رہیں گے (23:101)

62 نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ اس طرح نہ پوچھے گا کہ احمدؐ کا بیٹا ہے یا مہدیؑ کا حق تعالیٰ عمل یا محبت پوچھے گا۔ پس اے برادر فرمان کو دیکھ اور تکیہ مت کر کہ ہم دائرہ کے اندر ہیں اور ہم کو مہدی علیہ السلام کے صدقہ سے نجات ہوگی

63 اور نیز جس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی علیہ السلام کے بعد خدائے تعالیٰ کے ساتھ محبت ہو ان کی صحبت فرض ہے یا ملکوتی ہوں یا جبروتی یا لاہوتی۔

64 اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔ پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو کہ جنھیں ہم نے منتخب کیا اپنے بندوں میں سے تو ان میں سے کوئی تو اپنے اُوپر ظلم کرنے والا ہے اور ان میں سے کوئی آگے گیا نیکیاں لے کر۔(35:32)

65 پس جو شخص کہ ان کی صحبت چھوڑ کر دائرہ کے باہر جائے اور حیاتِ دنیا کا طالب رہے اور اسی کی طلب میں مر جائے تو کافر اور منافق مرے گا اور جس شخص کو خدا اور مصطفیٰ علیہ وسلم اور یارانِ مصطفیٰ علیہ السلام کے ساتھ مہدیؑ اور یارانِ مہدی علیہ السلام کے ساتھ بہت دوستی ہو دنیا سے گھر سے اور اپنی ہستی سے آجکل میں باہر آنے کا قصد کرتا ہے اور اس طلب میں کامل صادق ہے ایسے شخص پر کفر و نفاق کا حکم نہیں کرنا چاہیئے اور نہیں کہنا چاہیئے کہ دائرہ سے علیحدہ مر گیا اس لئے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بعض اشخاص کو ایمان کی بشارت دی ہے انہوں نے ہجرت نہیں کی تھی پس ایسے لوگ نادر اور تھوڑے ہوئے ہیں یہ خدائے تعالیٰ کی سرفرازی ہے اس کو دلیل نہیں گردانناچاہیئے ۔

66 نقل ہے کہ میاں ملک جیوؓ مہاجر کے پاس کئی سو خدا کے طالب دنیا چھوڑ کر رہ گئے تھے بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ میاں مذکور کو چاہیئے کہ مہاجروں کے پاس رہیں ۔ باوجود یکہ میاں ملک جیو رضی اللہ عنہ سے ہم نے اکثر سنا ہے کہ جو شخص ہر روز نئی خبر خدائے تعالیٰ سے معلوم نہ کرے وہ خدا کا نہیں ہے پس ایسی ذات کو میراں سید محمودؓ نے ایسا فرمایا تو دوسرا شخص کون ہے کہ دائرہ بنائے اور اس دائرہ کا نام دائرہ مہدی علیہ السلام رکھے ۔

باب نہم

اس بیان میں کہ مہدیؑ نے تعین کو لعین فرمایا ہے

1 اور نیز تحقیق کے ساتھ جانو کہ میں نے مہاجرینؓ میں سے کسی مہاجرؓ سے نہیں سنا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے تعین کو لعین مراتبی فرمایا ہے اور یہ بندہ نے صحابہٴ کرامؓ سے بھی کسی کو یہ حکم کرتے ہوئے نہیں سنا کہ تم تعین کھاؤ (کیونکہ تعین کھانے والا) لعین ہے۔

2 نقل ہے کہ بندگی میاں نعمتؓ نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے چند بار فرمایا کہ تم یاروں کو مہدی علیہ السلام کے خلاف (عمل کرنے) سے منع کرو تو بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ کو توال نہیں ہے بندہ کا کام یہی ہے کہ قرآن کا بیان کروں اگر کسی شخص کا کہیں وظیفہ ہوتا اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں اجازت طلب کرتا کہ وہاں جاتا ہوں اگر خوندکار رضا دیں تو لاتا ہوں تو آپؓ رضا دیتے اور نیز اگر کوئی شخص مہدیؑ اور یارانِ (مہدیؑ) سے بھی رضا طلب کرتا کہ میں تعین کو ترک کردوں تو فرماتے کہ خدا کو چاہو لیکن ہمیشہ بیان میں تعین کو لعین فرمایا اور تعین کھانے والے ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرتے تھے اور نیز برادرانِ دائرہ بھی تعین خواروں کو بہت ملامت کرتے تھے اور یہ (حضرات) کچھ رنج نہیں کرتے تھے

3 اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے تعین کو لعین فرمایا اگر کوئی شخص کہے کہ بعضے مہاجروں کو (تعین) تھا اور میاں یوسف سہیتؓ اور میاں تاج محمدؓ تعین کھاتے تھے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے ان کو بشارتیں دی ہیں اور ان کی ضیافت قبول کی ہے اور کئی بار اُن کے گھروں کو تشریف لے گئے تو میں کہتا ہوں کہ اس کو حجت نہیں گردانا چاہیئے اس لئے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے جو کچھ کیا اور جہاں کہیں گئے اللہ کے حکم سے کئے اور گئے پس یہاں میاں یوسف سہیتؓ اور میاں تاج محمدؓ کی ذاتوں کو پیش کرنا اور حبش کا بادشاہ نجاشی اور مانڈو کا بادشاہ سلطان غیاث الدین اور سلطان محمود جو گجرات کا بادشاہ تھا اُس کی بعض عورتوں اور لڑکیوں کی حکایت تھی ان سب کو دلیل نہیں گردانا چاہیئے اس لئے کہ ان کو (مہدیؑ نے) اللہ کے حکم سے بشارتیں دی ہیں اور اپنے اصحابؓ کو ان کے پاس بھیجا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ۔

اگر تو مجھ سے ہے یمن میں ہے تو تو میرے پاس ہے
اور اگر مجھ سے نہیں ہے اور میرے پاس ہے تو تو یمن میں ہے

4 نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں ایک ملا نے تیس تنکے کہنہ میراں سید محمودؓ کی خدمت میں پیش کئے قبول فرمایا اور بعد ازاں اسی شخص نے ایک ماہ کے بعد تیس تنکے لائے پھر قبول فرمایا پھر تیسرے بار ایک ماہ کے بعد لایا حضرت میراں سید محمودؓ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا شاید فتح خاں ہمارے لئے تعین مقرر کرتا ہے

5 اور نیز اکثر فقراء نے تعین کو ترک فرمایا اور جن کو (تعین) نہ تھا اختیار نہیں کئے اگر چہ ایک دو شخص بعض نقول پیش کرتے ہیں کہ اختیار کیا ہے نادر معدوم کے موافق ہے تمام فقراء نے تعین کو شرک فرمایا ہے

6 اور قصہ بیان کیا ہے کہ ایک فقیر نے ایک مسجد میں امام کے پیچھے عصر کی نماز ادا کی اور نماز کے بعد امام نے درویش سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے درویش نے کہا کہ میں خدا کی زمین سے آیا امام نے کہا کہ غذا کہاں سے میسر ہوتی ہے درویش نے کہا کہ خدا کے گھر سے امام نے کہا کہ سبب چاہیئے درویش نے اسی وقت نماز لوٹا کر پڑھی امام نے کہا کہ عصر کی نماز کے بعد تم نے کیا ادا کیا درویش نے کہا کہ عصر کی نماز امام نے کہا کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھو درویش نے کہا کہ ہاں ٹھیک ہے ولیکن مشرک کے پیچھے نماز پڑھنی روا نہیں۔ اسی سبب سے میں نے نماز لوٹا کر پڑھی اور تجھ کو خدائے تعالیٰ پر یقین نہیں چنانچہ فرمانِ خدا ہے کہ اور نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ تعالیٰ پر ہے رزق اس کا۔

فصل: متفرق نقلوں کے بیان میں

7 نقل ہے کہ جب بی بی الہداتیؓ نے وفات پائی تو بی بیؓ کی گھڑی سے ایک سونے کا تنکہ نکلا حضرت مہدی علیہ السلام کو اطلاع کئے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ آگ میں گرم کرو اور بی بیؓ کو داغ دو سید سلام اللہؓ قبر تیار کروانے گئے تھے جوں ہی آپؓ نے یہ خبر سنی وہاں سے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں فوراً حاضر ہو کر عرض کیا کہ بندہ کو تحقیق کے ساتھ معلوم ہے کہ یہ سونے کا تنکہ بی بی فاطمہؓ کا ہے اور بی بی الہداتیؓ کی مِلک سے نہیں ہے اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کسی کی ملک سے ہو اس کو وہ بی بی فاطمہؓ کے حوالے کئے۔

8 نقل ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صحابیؓ نے وفات پائی آپ کے لباس سے ایک یا دو محلف (دینار) نکلے آنحضرت ﷺ سے (یاروںؓ) نے عرض کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ داغ دو یاروںؓ نے داغ دیا

9 نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں بندگی میراں سید محمودؓ کا پائجامہ پارہ پارہ ہو گیا تھا اور میاں بابنؓ (مہاجر) سویت کرتے تھے اور عشر بھی میاں بابن کے تفویض تھا ایک روز نیا پائجامہ میراں سید محمودؓ کی خدمت میں لائے۔ میراں سید محمودؓ نے پوچھا کہ کہاں سے لائے میاں مذکور نے کہا عشر کے پیسوں میں کپڑا خرید کر پائجامہ بنوایا ہوں بندگی میاں سید محمودؓ بہت خفا ہوئے اور فرمایا کہ یہ پہننا جائز نہیں میں نہیں پہنوں گا کیونکہ (یہ) حق مضطروں کا (جس کے پاس ستر عورت کے لئے جامہ نہ ہو اس کا) ہے

10 اور نقل ہے کہ بی بی کدبانوؓ نے بندگی میاں دلاورؓ سے فرمایا کہ میراں سید محمودؓ سے کہو کہ چند سویت ہم کو زیادہ دیں مہمانوں کی وجہ سے خرچ زیادہ ہو گیا ہے میاں دلاورؓ نے عرض کیا تو میراں سید محمودؓ آنکھوں میں پانی لائے اور فرمایا کہ میاں دلاورؓ آپ از خود نہیں کہتے ہو کسی کے کہنے پر کہتے ہو بی بی کدبانوؓ اس بندہ کے پاس دنیا کی چیز طلب کرتے ہیں کہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس بندہ کو دس سویتیں عطا فرمائی تھیں وہی بس ہیں بعد ازاں آپ کو چند فرزند ہوئے میراں سید محمودؓ نے زیادہ (سویتیں) نہیں لیں

11 تمام مہاجرینؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے حضور میں سویت کراتے تھے ایک روز سید علاء الدین مہاجرؓ نے سویت لینے والے (بزرگ کے) منھ کو دیکھا اور پوچھا کہ تمہاری سویتیں کتنی ہیں (نباءً علیہ) حضرت مہدی علیہ السلام نے منع فرمایا کہ میاں (علاء الدین) کسی کے منھ کی طرف مت دیکھو آنکھیں نیچے کئے ہوئے پوچھو کہ تمہاری

سویتیں کتنی ہیں اس لئے کہ لوگ جب کسی کا منھ دیکھتے ہیں تو بلحاظ ضرورت اس کی رعایت (دامنگیر) ہوتی ہے

12 اور نیز میاں نعمتؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام عشر کو بھی بعض اوقات وہیں مضطروں کو دیتے اور پوچھتے کہ کیا عشر میں سے کچھ بچ گیا ہے تو (یاران) جواباً عرض کرتے کہ میراں جیو کچھ نہیں اس کے بعد مہدی علیہ السلام کھڑے ہو جاتے تھے اور میاں نعمتؓ نے بھی بعض وقت ایسا ہی کیا ہے

13 اور نیز واضح ہو کہ بھیلوٹ میں میراں سید محمودؓ خود سویت کے لئے بیٹھتے تھے اگر چہ آپ کے قدم مبارک میں درد تھا اور میاں قطب الدین اور میاں بابن سانجوری سویت کرتے تھے ان پر میاں لاڑ امامؓ کو مقرر فرمایا اور خود بھی بیٹھتے تھے اور اکثر میاں علاء الدین مہاجرؓ سویت کرتے تھے اور بندگی میراں سید محمودؓ بلکہ تمام مہاجرینؓ کوئی تکلف نہیں کرتے جو کچھ موجود رہتا مہمان کو کھلا دیتے لیکن گیہوں اور گائے کا گھی بزرگوں کو کھلاتے اور باقی فقیروں کو جوار یا باجری میٹھے تیل کے ساتھ کھلاتے اور اگر لوگ بہت ہوے تو بزرگوں کو بلا کر اچھی چیز کھلاتے باقی لوگوں کو اسی جگہ بھیج دیتے اور جو مہاجرینؓ کہ ملاقات یا اجماع کے لئے حاضر ہوتے دو تین روز رہ کر سب چلے جاتے اور اگر کوئی (مہاجرؓ) زیادہ روز رہتے تو ان کو سویت بھیجی جاتی اور کہتے کہ جو کچھ رضا ہو کھاؤ اس کو ہر روز مہمان نہیں کرتے مگر تین روز

14 اور نیز واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ خود سویت کے لئے بیٹھتے تھے اور بعض وقت اپنے ہاتھ سے روٹی تقسیم کرتے اور سویت کرنے والوں (کی نگرانی) کے لئے بندگی میاںؓ کے داماد ملک اسمٰعیلؓ بیٹھتے اور نیز میاں نعمتؓ کے وقت میں میاں بابوؓ سویت کرتے تھے

15 جس وقت کہ میاں نعمتؓ موجود نہ ہوتے اور سویت ہوتی تو جو کچھ باقی رہتا (اس کو) میاں نعمتؓ مضطروں کو بجا تقسیم کرتے

16 اور بعض برادروں نے میاں نعمتؓ سے عرض کیا کہ ان سے خیانت ہوتی ہے اس کے بعد میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ جس وقت سویت ہوتی ہے ان پر چار شخص تحقیق کے لئے بیٹھیں اگر تنگ آئیں تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ خیانت کرتے تھے اس کے بعد جب چار شخص بیٹھے تو وہ تنگ آ گئے اور سویت کرنی چھوڑ دی اور میاں ملک جیوؓ کے دائرہ کو چلے گئے۔

17 نقل ہے کہ قصبہ بڑلی میں میاں نظامؓ کئی سوطالبوں کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ خدائے تعالیٰ گیہوں بھیجا تھا ملک الہدادؓ سویت پر عامل تھے اور میاں نظامؓ سویت کے لئے بیٹھے اور فرمایا کہ ملک الہدادؓ تم ایک سویت زیادہ لو ملکؓ

نے فرمایا کہ بندہ فقیروں کا حق کیوں کر لے گا میاں نظامؓ نے فرمایا کہ بندہ کو آتا ہے بندہ دیتا ہے ملکؓ نے فرمایا کہ فقیروں کے لئے آتا ہے چند بار اس بات میں تکرار ہوئی اور نیز ملک الہدادؓ نے سویت زیادہ نہیں لی۔

18 نقل ہے کہ خدائے تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو انگور بھیجا تھا اور میاں سید سلام اللہؓ نے ایک خوشہ میراں سید حمیدؓ کے ہاتھ میں دیا مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ فقیروں کا حق کس لئے دیئے برادروں نے کہا کہ میراں جیو معاف فرمائیں مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ فقیروں کا حق ہے سب فقراء کے پاس معاف کراؤ

19 نبی ﷺ نے فرمایا کہ تحفہ مشترک ہیں

20 اور نیز حاجی عبداللہ مہاجرِ مہدیؑ سے منقول ہے کہ فتح خاں نے ایک ہزار تنکے بھیجے تھے بندگی میاں نظامؓ سویت فرماتے تھے ملک الہدادؓ سویت پر عامل تھے میاں نظامؓ نے ملکؓ کو فرمایا کہ تم ایک سویت زیادہ لو ملک الہدادؓ نے عرض کیا کہ فقیروں کا حق کیونکر زیادہ لوں اس کے بعد میاں نظامؓ نے فرمایا کہ ہم کو آتا ہے اگر ہم چاہیں گے تو دیں گے اور نہیں چاہیں گے تو نہیں دیں گے ملک الہدادؓ نے فرمایا کہ فقیروں کو آتا ہے چند روز کے بعد ملک الہدادؓ میاں نظامؓ کے دائرہ سے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی خدمت میں چلے گئے

21 اور نقل ہے کہ میاں نعمتؓ سے برادرانِ دائرہ نے عرض کیا کہ یہاں مہدی علیہ السلام کی پیروی کامل ہے مہدی علیہ السلام کی ایک پیروی کس لئے نہیں کرتے کہ مہدی علیہ السلام نے بی بی ملکانؓ کو تین سویتیں عطا کی ہیں آپ (اپنے) گھر میں کس لئے نہیں دیتے میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کے تمام یاروں نے اتفاق کر کے دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مہمان زیادہ آتے تھے برادروں نے میاں نعمتؓ سے کہا کہ ہم سب راضی ہیں مہدی علیہ السلام کی پیروی فرمائے میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام مرشد تھے اور ہم طالب ہیں مہدی علیہ السلام نے بندہ کو ایک سویت دی تھی یہی ایک سویت کافی ہے اس کے بعد تمام یاروں نے کوشش کی اور اتفاق کر کے دیا ایک روز گذرا دوسرا روز ہوا برادروں پر فاقہ پڑا جو سویت کہ برادروں نے دی تھی وہ سب برادروں کے پاس لائے اور سویت کروا دیا

22 اور نیز میراں سید محمودؓ ابن سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کی روش ہم نے ایسی دیکھی ہے کہ جس وقت دائرہ میں اضطرار (فاقہ پر فاقہ) ہوتا اور میراں سید محمودؓ کو خبر ہوتی اگر اُس وقت کھاتے رہتے تو کھانا چھوڑ دیتے اور فرماتے کہ کھانا اٹھا لو برادراں بھوکے ہیں بندہ کیونکر کھائے اس کے بعد بی بی کد بانوؓ کوئی چیز گزرانتے تو اس وقت کچھ کھاتے تھے

23 اور نیز ایک وقت میاں سومار مہاجرؓ نے میراں سید محمودؓ کے دائرہ پر کھڑے ہوئے آواز دی اور کہا۔ میرانؓ نے دایہ رتنی کو بھیج کر دریافت کروایا کہ کیا کہتے ہو میاں مذکور نے کہا دائرہ کے فقراء بہت بھوکے ہیں اور بعضے حضرات پر فاقہ ہے دائی نے کہا میرانؓ کھانا کھا رہے ہیں (اس وقت) مت کہو اس کے بعد کہوں گی میراں سید محمودؓ نے کہا کہ کیا کہتے ہو اور میاں سومارؓ کو گھر میں سے آواز دی اور فرمایا کہ میاں سومارؓ کیا کہتے ہو میاں سومارؓ نے کہا میراں جیو کچھ نہیں پوچھتا ہوں کہ میرانؓ کیا کرتے ہیں بعد ازاں تاکید کر کے پوچھا کہ سچ کہو کس کام کے لئے آئے تھے اس کے بعد بہت تاکید کر کے پوچھا کہ سچ کہو میاں مذکور نے کہا کہ برادراں بھوکے ہیں اس کے بعد میرانؓ نے اپنی آنکھوں میں پانی بھر لایا اور فرمایا کہ کھانا اٹھاؤ کہ یہ بندہ خاک کھائے کیونکہ برادراں بھوکے ہیں اور بندہ کھائے اس کے بعد بی بی کد بانو رضی اللہ عنہما نے کوئی چیز گذرانی پس اس وقت میرانؓ نے کھانا کھایا اور اس (چیز) سے غلہ لائے اور دائرہ میں آواز دی کہ جو شخص مضطر ہو (سویت) لے بعض مضطروں نے لی اور بعض برادروں نے نہیں لی ان کو سویت کرنے والے نے اور آواز دی اور کہا کہ تم کس لئے نہیں لیتے انہوں نے جواب دیا کہ ہم مضطر نہیں ہیں سویت کرنے والے نے پوچھا کہ تم کہاں سے کھائے کہا کہ آج ہم نے قرض کر کے کھایا بعضے خدا کے طالب ایسے دیانت دار تھے کہ مضطروں کا حق نہیں کھائے

24 نقل ہے کہ شیخ صدرالدین سندھی آدھی رات کو حجرہ میں ہاتھ لامبا کر کے اشارہ سے روٹیاں دیتے تھے کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ کون دیتا ہے دو تین روز کے بعد طالبانِ خدا نے حضرت مہدی علیہ السلام سے فرمایا کہ کیا رہزنی ہوتی ہے بیان کرو تو کہا کہ میراں جیو دو تین راتیں ہوئی ہس کہ ایک شخص حجرہ میں اپنا ہاتھ لمبا کرتا ہے اور روٹیاں دیتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ طالبانِ خدا کو ایذا امت دو مہدیؑ اور یارانِ مہدیؑ نے اس لئے منع کیا اور اس کو فرمایا کہ وقت بدل کر دو تا کہ دل میں یہ خیال نہ آئے کہ آج رات کو بھی وہ آئے گا اور طالبانِ خدا کو اور متوکلوں کو ایسا چاہیئے کہ وہ نہ جانیں کہ آج کے دن اور آج کی رات رزق کہاں سے آئے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور جو شخص ڈرتا ہے اللہ سے پیدا کردے گا اللہ اس کے لئے نجات کی سبیل اور اس کو وہاں سے رزق پہنچائے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو (65:2-3)۔

25 میاں مصطفےؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام شہر مانڈو میں چند روز رہے اور وہاں حجرے تیار کئے ایک برادر نے حجرہ کے لئے چند لکڑیاں کھڑے کر کے اُن پر کپڑا یا بوریا سایہ کے لئے ڈالا تھا ایک شخص مہدی علیہ السلام کی ملاقات کے لئے آیا اور اُس سایہ کے نیچے ملاقات کر کے بیٹھا اور کچھ فتوح کی اس کے اٹھنے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام

نے فرمایا کہ اس حجرہ کو یہاں سے اٹھا لو اچھی جگہ نہیں ہے کیوں کہ اس جگہ اوّل دنیا کی چیز آئی وہاں سے اٹھا لئے اور دوسری جگہ قائم کئے

26 اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام کو کسی نے چند سو تنکے گزران کر کہا کہ چند تنکے سید حمیدؓ کو اور چند تنکے بی بی ملکانؓ کو اور چند تنکے بی بی بونؓ کو اور چند تنکے بی بی ہدنجیؓ کو اور چند تنکے علیحدہ فقیروں کو (صحابہؓ کو) مہدی علیہ السلام سے عرض کئے حضرت مہدی علیہ السلام خفا ہوئے اور فرمایا کہ فلاں غائب لوگوں کو کہاں سے لایا ہے اگر کوئی چیز خدا کے لئے لایا ہے تو لا و گرنہ سب واپس لے جا اس کے بعد لانے والے نے کہا میرا نجی خدا کے لئے لایا ہوں جو آپ کی خوشی ہو کیجئے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے سب سویت کر دی

27 نقل ہے کہ جالور میں میاں پیارا افغان کئی سو فیروزی میاں نعمتؓ کے پاس لایا اور کہا کہ بیس بی بی خونزا شہ کو اور بیس بی بی ملکانؓ اور خونزا فتح کو اور بی بی خاص ملک کو اور میاں رفیع کو ہر ایک کے لئے علیحدہ کر کے گرہ باندھ کر گزرانا اس کے بعد میاں نعمتؓ نے مہدی علیہ السلام کی نقل کو جو اوپر مذکور ہوئی بیان کیا اس کے بعد پیارا نے کہا کہ خدا کے لئے لایا ہوں جو آپ کی خوشی ہو کیجئے۔ بندگی میاں نعمتؓ نے گرہ کھول کر اپنے ہاتھ سے سب ملا دیا اور سویت کر دی

28 نقل ہے کہ قصبہ بڑلی سے ملک حسین بھٹی مہاجروں کو دو من برتی ہر ایک مہاجرؓ کو علیحدہ بھیجا تھا بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ ہم کو نہیں چاہیئے کہ قبول کریں پس (جب) مہاجروں کے لئے علیحدہ علیحدہ لائے ہو تو (دوسرے) فقراء کیا کھائیں جو ہمارے اطراف جمع ہیں اس کے بعد معلوم نہیں کہ کیا ہوا اس لئے کہ بہت سال ہو چکے ہیں

29 اور نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ سے میاں مصطفیٰ عرف غالب خاں نے دو ہزار چار سو تنکے بندگی میراں سید محمودؓ کو گزرانے میاں چاند شحنہ کو کہا کہ نصف اس وقت دو اور نصف چند روز کے بعد دو اگر ایک بار دیدو گے تو سب تقسیم کر دیں گے پس سید چاند نے میراں سید محمودؓ کے حضور میں عرض کیا کہ فلاں اس طرح کہتا ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ ہم اب تک خدا خدا کہتے تھے اس کے بعد غالب خاں کو یاد کریں گے کہ روپے کب آئیں گے

30 نقل ہے کہ کھانبیل میں تین سو من جواری بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو دینے کے لئے ملک حسین بھٹی نے قصبہ کے نام چھٹی لکھ کر (حضرت کی خدمت میں) بھیجا اور کہلا بھیجا کہ کسی کو یہ جوار لانے کے لئے روانہ کیجئے بندگی میاںؓ نے چھٹی واپس بھیجدی اور فرمایا کہ بندگانِ خدا غلہ کے لئے گاؤں گاؤں نہیں جاتے جو کچھ قسمت کا لکھا ہے بیواسطہ پہنچ جائے تو وہی

لیتے ہیں

31 نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے موضع کھانبیل سے میاں سلیمان جالوری کو شہر نہر والہ میں گاڑی کے ساتھ روانہ کیا تھا تا کہ کچھ سودا لائیں ملک فخر الدین نے اسی گاڑی میں کچھ غلہ اور گھی روانہ کیا بندگی میاں میاں سلیمان پر بہت خفا ہوئے اور موضع کھانبیل سے واپس روانہ کئے اور فرمایا کہ تم نے ہمارا اشخاص کے ہاتھ سے بھیجا ہے ہم کو یہ نہیں لینا چاہیئے اس کے بعد ملک مذکور نے اپنی گاڑی پر اپنے آدمیوں کو ساتھ دیکر بہت عاجزی کے ساتھ بھیجا اس وقت قبول کئے

32 اور نیز نقل ہے کہ احمد نگر میں نظام الملک نے ٹھانہ دار سے کہا کہ تین سو ہُون اور دو سو کھنڈی گیہوں (لے جا کر) میاں نعمتؓ کے حوالہ کر دو اور اپنے آدمی کو بھیجا اُس آدمی نے میاں نعمتؓ کے پاس آ کر کہا کہ میرے ساتھ تمہارے ایک نوکر کو بھیجو تا کہ صراف کی دکان میں ہُون دکھلا کر دوں اس کے بعد بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ہمارا پاس نوکراں نہیں ہیں اس کے بعد اس آدمی نے کہا کہ تمہارے پاس کون لوگ رہتے ہیں فرمایا کہ براداراں رہتے ہیں اس کے بعد اس نے کہا کہ ایک برادر کو بھیجو تا کہ یہ ہُون صراف کو دکھلا کر دوں بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ کوئی شخص نہیں آئے گا اس کے بعد میاں نعمتؓ نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ کوئی لینے کو جائے اس کے بعد نہ ہُون آئے اور نہ گیہوں

33 اور نیز نقل ہے کہ ملک الہدادؓ کو ایک شخص نے کہا کہ بندہ نے عشر کے متعلق نیت کی ہے کہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں دوں ولیکن میرے پاس دیانت دار نوکر نہیں ہیں خوندکار ایسا کریں کہ بندگانِ خدا سے دو اشخاص کو بھیجیں کہ وہاں سے حاصل کر کے لائیں اس کے بعد ملک الہدادؓ نے فرمایا کہ تجھ پر لعنت ہو کہ بندگانِ خدا عشر لینے اور رقم حاصل کرنے کے لئے گاوں کو جائیں

34 نقل ہے کہ شہر ناگور سے دولت شاہ ناگوری جو وہاں کا وزیر تھا ملک الہدادؓ کو چند بنڈی غلہ بھیجا آپ نے قبول نہیں کیا واپس کر دیئے اس لئے کہ ایک طالبِ مولیٰ گاڑی پر بیٹھا ہوا آیا اور اس طالب کا نام عمر شاہ جالوری تھا

35 نقل ہے کہ جس وقت کہ ملک الہدادؓ جالور سے گجرات کی طرف آ رہے تھے رات کو موضع ساہلہ میں اقامت کی جمال بلوچ نے اپنے ایک نوکر کو رقعہ دے کر (حضرتؓ کی خدمت میں) بھیجا کہ میرا بھائی یعقوب شہر نہر والہ میں ہے اس سے دو سو فروزی حاصل کر لیں جوں ہی وہ رقعہ ملک الہدادؓ کے ہاتھ میں پہنچا پارہ پارہ کر دیئے اور دور پھیک دیئے اور چند باتیں خشم آمیز کیں کہ بندگانِ خدا ایسے ہو گئے کہ تیری برات کا کاغذ لے کر لوگوں کے پاس جائیں

36 اور نقل ہے کہ بی بی کد بانوؓ کے برادروں نے بندگی میراں سید محمودؓ کی خدمت میں کچھ مبلغ پیش کیا آپؓ نے قبول نہیں کیا فرمایا کہ تم رشتہ داری کی وجہ ہم کو دیتے ہو اگر اللہ کے واسطے دیتے ہو تو پس میاں سید خوندمیرؓ اور میاں نظامؓ کا دائرہ اور بہت سے دائرے ہیں وہاں کیوں نہیں دیتے اس کے بعد انہوں نے میراںؓ سے چھپا کر بی بی کد بانوؓ کو دیا اور بی بیؓ خرچ کر دیئے جب حضرت میراںؓ کو معلوم ہوا تو فرمائے کہ اپنے بھائیوں کے گھر چلے جاؤ اور وہیں کھاؤ۔

37 میاں عبدالقادر بن بندگی میاں نظامؓ سے منقول ہے کہ ایک برادرِ دائرہ نے سید مصطفیٰ عرف غالب خاں کا سلام بندگی میاں نظامؓ کو پہنچایا میاں نظامؓ اس برادر کو بہت دھمکی دی کہ تم وہاں کیوں گئے جو سلام لائے

38 نقل ہے کہ غالب خاں نے کئی سو تنکے میاں حیدرؓ کے ہاتھ سے میراں سید محمودؓ کو بھیجے سید السادات واصل الحق نے موضع بھیلوٹ سے واپس کر دیا اور میاں حیدر کو فرمایا کہ میاں تم کس لئے لائے

39 نقل ہے کہ جالور میں ملک علی شیر نے تین ہزار سکہ ٔفیروزی توجّی (علی الحساب تنخواہ دینے کو کہتے ہیں) مقرر کیا تھا اپنے تمام لشکر میں (مشہور بھی کر دیا تھا) ملک الہدادؓ نے سنا اس خبر کو سننے کے بعد آسودی بلوچنی کو بھجوائے ملک علی شیر سے کہلوائے کہ توجّی کو ہمارے ہاں کے میرزادے جو مدت سے تھے قبول نہیں کئے بندہ کس طرح قبول کرے تیرا منھ دیکھ تو کون ہے اور یہ کام کر رہا ہے بعد ازاں ملک الہدادؓ نے سوگند کھائی کہ میں یہاں نہیں رہوں گا بعد ازاں ملک علی شیر نے ملک الہدادؓ کے خوف سے اس بات سے انکار کیا کہ ہم نے یہ کام نہیں کیا اور اپنے لشکر میں کہلا بھیجا کہ تم بھی یہی کہو کہ میں نے توجی کا تقرر نہیں کیا تا کہ مجھ کو جھوٹا نہ جانیں توبہ کیا اور بہت پشیمان ہوا۔

40 نقل ہے کہ بعضے مستورات میاں نعمتؓ کی مستورات سے ملنے آئیں اور کوئی چیز پوشیدہ گزرانیں میاں نعمتؓ نے سننے کے بعد فرمایا کہ تم بندے سے پوشیدہ مت رکھو جو کچھ مستورات کو خدائے تعالیٰ نے بھیجا تھا بندگی میاں نعمتؓ سے عرض کیں پس میاں نعمتؓ نے نصف ان مستورات کو دیا اور نصف سویت کر دی اس کے بعد مستورات کا طریق یہی رہا کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ مخصوص ان کو بھیجتا نصف اس کا برادرانِ دائرہ کو سویت کر دیتے تھے۔

دسواں باب

حضرت مہدی علیہ السلام نے علم پڑھنے سے منع کیا
سوائے خدائے تعالیٰ کے ذکر کے

1 بندگی میاں نعمتؓ سے منقول ہے کہ آپؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ اگر حکم ہوتو کچھ پڑھوں حضرت مہدی علیہ السلام نے منع کیا اور فرمایا اگر تم کچھ علم پڑھے ہوتے اس بندہ کی مہدیت کو قبول نہ کرتے۔

2 نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے برادروں میں سے ایک برادر نے پوچھا کہ میراں جیؑ اگر اجازت ہوتو قیلولہ کے وقت کچھ پڑھوں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس وقت بھی مت پڑھو سو جاوٴ۔

3 نقل ہے کہ کھانبیل میں بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے ملک بخنؓ نے پوچھا کہ فلاں شخص قرآن بہت پڑھتا ہے تو کیا پڑھنے سے کچھ فائدہ ہوگا۔اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا اگر قرآن کو پڑھنے کے طور پر پڑھا جائے تو بھی بندے اور خدا کے درمیان نور کا پردہ پیدا ہوتا ہے اور خدا کے ذکر سے نور کا پردہ بھی پھٹ جاتا ہے

4 مہتر عیسیٰؑ نے فرمایا کہ میں مردہ کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں آیا احمق کے معالجہ سے عاجز آیا اور یہ (احمق) ایسا شخص ہوتا ہے جو تھوڑی مدت تک علم کی طلب میں مشغول رہتا ہے

5 اور نیز میاں ملک جیو بن برخوردار سے منقول ہے کہ بعض خراسانی نے حضرت مہدی علیہ السلام سے کہا کہ مہدیؑ کے یاراں نماز پڑھنا نہیں جانتے حضرت مہدی علیہ السلام نے دھمکی دی اور فرمایا کہ اس قدر داڑھی کہاں بڑھائے کہ نماز پڑھنا بھی نہیں جانتے اور فرمایا آپس میں ایک دوسرے سے سیکھو اس کے بعد دوسرے بار اس خراسانی نے حضرت مہدی علیہ السلام سے کہا کہ یہ لوگ کیا نماز پڑھتے ہیں اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسی نماز تم بھی تو پڑھو جیسی کہ یہ پڑھتے ہیں۔

6 اور نیز میاں لاڑ شہؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ لابدی علم چاہیئے تا کہ نماز روزہ اور مانند اس کے افعال دینِ رسول علیہ السلام میں درست ہوں

7 اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت بیان کیا جاتا ہے قرآن کا معنی سمجھنے کے لئے نور ایمان کافی ہے

8 نقل ہے کہ ایک روز میراں سید محمودؓ تمہید پڑھتے تھے حضرت مہدی علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا پڑھتے ہو میراں سید محمودؓ نے عرض کیا کہ تمہید پڑھتا ہوں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ چھوڑ دو اور ذکر کی کوشش کرو تا کہ ایسی حالت پیدا ہو کہ اس کو (تمہید کو) سمجھ سکو

9 اور نیز نقل ہے کہ میراں سید محمودؓ جس وقت کہ میاں ابوبکرؓ اور میاں سید سلام اللہؓ کی گلی میں مشغولی (ذکر) کے لئے جاتے تھے یہ ہر دو (بزرگان) علم کی کوشش کرتے تھے میراں سید محمودؓ نے مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ یہ ایسا کہتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ان کی گلی میں مت جاؤ اور خدائے تعالیٰ کی یاد میں رہو تا کہ باطن کھلے

10 اور نیز میاں عبدالفتحؓ سے منقول ہے کہ شہر نہروالہ میں بندگی میاں نظامؓ کے ہاتھ میں میزان کی کتاب حضرت مہدی علیہ السلام نے دیکھ کر دریافت کیا کہ میاں نظامؓ تم کیا پڑھتے ہو میاں مذکور نے کہا کہ میراں جیوؑ میزان پڑھتا ہوں حضرت مہدی علیہ السلام نے کتاب ہاتھ سے لے لی اور منع کیا کہ مت پڑھو چند روز کے بعد جونا گور گئے پھر میاں نظامؓ نے کتاب ہاتھ میں لی حضرت مہدی علیہ السلام نے پھر منع کیا جب حضرت مہدی علیہ السلام نے خراسان کا قصد فرمایا۔ بندگی میاں نظامؓ نے پڑھنے کی ساری ہوس دل سے منقطع کر دی بہت دنوں کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں نظامؓ سے فرمایا کہ کچھ علم حدیث پڑھو یعنے چونکہ کامل ہو چکے پڑھنا نقصان نہیں دیتا۔

11 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے علم ظاہری ایسا دیا تھا کہ دعوئے مہدیت سے پہلے علمائے ظاہر نے آپؑ کو اسدالعلماء کہا

12 اور نیز نقل ہے کہ بعد از دعوئے مہدیت خدائے تعالیٰ کے حضور میں حضرت مہدی علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ تو نے دعوئے مہدیت کے بعد اس قدر علم باطن جو عطا کیا پس اس علم ظاہری کا کیا مقصود تھا فرمانِ خدا ہوا کہ ہم نے خلق کی حجت کے لئے اس سے پہلے علم ظاہر عطا کیا تا کہ علماء ظاہر بھی ملزم ہوں

13 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو امی ہوتا ہے اسکو حق تعالیٰ کی طرف سے علم لدنی عطا

ہوتا ہے۔ یا اس کو جعلی امی کرتا ہے اس وقت حق تعالیٰ کی طرف سے علم لدنی عطا ہوتا ہے

14 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس بندہ کو (دعویٰ) مہدیت سے پہلے جو علم کہ ظاہری تھا فراموش کرادیا گیا اس وقت علم باطن عطا کیا

15 نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ غیر امی کو حق تعالیٰ کی جانب سے علم باطن عطا نہیں ہوتا یا امی اصلی ہوتا ہے یا امی جعلی کردیا جاتا ہے اس علم کو فراموش کردیا جاتا ہے۔ اس وقت حق تعالیٰ کی جانب سے علم باطن عطا ہوتا ہے۔ چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ بس اللہ سے اس کے بندوں میں عالم ہی ڈرتے ہیں (35:28)۔ چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا پس جو ذرہ برابر نیک عمل کرے تو خدا اس کو دیکھتا ہے اور جو ذرہ برابر برائی کرے تو بھی خدا اس کو دیکھتا ہے (99:7-8)

16 مروی ہے کہ ایک مرد نے پیغمبر علیہ السلام سے یہ آیت سنی اور کہا کہ مجھے کافی ہے اب دوسری آیت کے سننے کی مجھے حاجت نہیں یعنی کافی ہے میرے لئے خوف نہیں رکھتا ہوں اگر (کچھ) نہیں جانتا ہوں

17 اور کہتے ہیں کہ ایک مرد پیغمبر علیہ السلام کے حضور میں آیا (پیغمبر ﷺ نے) امیر المومنین علیؓ کو فرمایا کہ اس کو قرآن سکھاؤ امیر المومنین علیؓ نے اسکو سورہ اذا زلــزلــت الارض (جب زلزلہ میں لائی جاءگی زمین) سکھائی اس نے کہا کافی ہے میں قرآن سیکھ لیا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا **دعہ فقد فقہ الرجل** اس کو چھوڑ دو پس وہ آدمی عالم ہوگیا

18 نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے منھ میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا اس سے میں اولین وآخرین کا علم دیا گیا (یہ علم) تجھ پر روشن اور واضح ہوجائے اور یہ مقام حاصل ہو چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا پس انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا اس کو ہم نے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی اور اس کو ہم نے اپنے پاس سے علم عطا فرمایا (18:65)۔ وقوع میں آئے

19 چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا بعض علوم پوشیدہ ہئیت میں ہیں جن کو علما باللہ کے سوائے دوسرے نہیں جانتے۔ یہ علم ہے کہ جس کو علم باطن کہتے ہیں اور یہ خدا کا علم ہے تمام مخلوق سے پوشیدہ ہے اس علم کا سکھانے والا خدا ہے

20 نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھے میرے رب نے ادب سکھایا اور میری تعلیم اچھی کی۔ اور اس علم کی کتاب کا بھید

رحمٰن نے تعلیم دی قرآن کی انسان کو پیدا کیا اس کو بیان سکھایا (55:1-4)۔ اور انسان سے مراد مہدی علیہ السلام کی ذات ہے جو کچھ کہ مہدی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے یہ بیان فرمایا ہے (وہی اس علم کی کتاب کا بھید ہے) یعنے مہدی علیہ السلام کی زبان سے (یہ بھید ظاہر ہوا ہے)

21 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی امی ہے اس کے دل کا تختہ صاف ہے اس دِل پر کچھ لکھا ہوا نہیں ہے وہ جو کچھ سنتا ہے دِل پر بیٹھ جاتا ہے

22 اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بہت سیاہی دیکھتا ہے اس کا دِل سیاہ ہو جاتا ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہی ہے جس نے بھیجا ان پڑھ لوگوں میں ایک رسول ان ہی میں سے وہ ان پر پڑھتا ہے اس کی آیتیں اور ان کو پاک صاف بناتا ہے اور ان کو سکھاتا ہے کتاب اور عقل مندی اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے اور بھیجا آخرین میں رسول کو انہیں میں سے جو نہیں ملے امیین سے اور وہی زبردست حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (65:2-4)

23 اور نیز میاں نظام غالب سے منقول ہے کہ خراسان میں ملک معروفؓ اور میاں نظام غالبؓ کا حجرہ متصل تھا میاں نظامؓ سے ملک معروفؓ نے پوچھا کہ کچھ پڑھنا جانتے ہو تو میاں نظامؓ نے کہا تھوڑا تھوڑا پڑھنا جانتا ہوں اس کے بعد ملک معروفؓ نے فرمایا کبھی بعد از مشغولی (ذکر) کچھ پڑھا کرو میاں نظامؓ نے فرمایا کیوں نہیں اس کے بعد ملک معروفؓ نے فرمایا کہ ہم حضرت مہدی علیہ السلام کو پوچھ لیں اس لئے کہ حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ تم جو کام کرو ہم سے پوچھ کر کیا کرو میاں نظامؓ اور ملک معروفؓ ہر دو (حضرات) حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں گئے حضرت مہدی علیہ السلام خلوت میں بیٹھے تھے ابھی یہ معاملہ حضرت مہدی علیہ السلام کی سمع مبارک تک نہیں پہنچایا گیا تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام یہ رباعی پڑھی۔

رباعی

ایسا علم طلب کر جو تیرے ساتھ رہے
وہ دم جو تجھ کو تجھ سے رہائی دے
جب تک تو علم فریضہ نہیں پڑھے گا
تحقیق حق کے صفات کو تو نہیں جانے گا

24 اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بہت پڑھتا ہے بہت ذلیل ہوتا ہے اور دنیا طلب کرتا ہے اور جو دنیا طلب نہیں کرتا اس کو غرور بہت ہوتا ہے اس کے بعد سے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ بندہ کہتا ہے ویسا ہی کرو یعنی خدائے تعالیٰ کا ذکر کرو تا کہ خدائے تعالیٰ کی بینائی حاصل ہو

25 فرمایا نبی علیہ السلام نے میری آخری زمانہ کی اُمت کی اولاد پر ان کے ماں باپ کی طرف سے ویل ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ کیا ان کے مشرک ماں باپ کی طرف سے ہلاکت ہوگی تو آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ ان کے مومن ماں باپ کی طرف سے کیونکہ وہ علم سیکھیں گے اور جب ان کی اولاد علم سیکھے گی تو اس کو علمِ دین سیکھنے سے منع کریں گے اور وہ اپنی اولاد سے اسباب دنیا کے سوائے کسی اور چیز سے راضی نہ ہوں گے اور جب ان کی دنیا درست ہوجائے گی تو اپنی اولاد کی آخرت بگڑنے کی پروا نہ کریں گے وہ لوگ مجھ سے جدا ہیں اور میں ان سے بیزار ہوں مگر یہ کہ توبہ کرلیں۔

26 اور حدیث میں آیا ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ میری فضیلت میری اُمت پر ہے اشارہ اس علم میں علم بیع وشریٰ ونکاح وطلاق وعتاق کی طرف نہیں ہے اس علم کا اشارہ علم باللہ اور قوت یقین کی طرف ہے کبھی بندہ عالم باللہ صاحب یقین کامل ہوتا ہے اور اس کو فرض کفایہ کا علم نہیں ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ دین کے حقایق او رمعرفت کے دقایق میں علماء تابعین سے زیادہ عالم تھے چنانچہ شیخ حمید الدین ناگوری صوفی نے یہ رباعی فرمائی ہے۔

رباعی

تو علم صرف و نحو اور علم لغت میں مشغول مت ہو
جا خدا کا علم سیکھ کہ ان علوم صرف و نحو و لغت سے کچھ حاصل نہیں
کل تجھ سے علم معرفت طلب کریں گے تو تو کیا جواب دیگا اب چاہے
تو گمراہ بن جا یا سرگردان ہوجا (ہم نے تو جو اچھی بات کہنے کی تھی کہدی)

قلم توڑ دے ورق جلا دے اور سیاہی پھینک دے دم روک لے اے حمید یہ عشق کا قصہ ہے دفتر میں نہیں سما سکتا۔

نحو اور صرف کی تحصیل میں تیرے سر کے بال برف کی مثال سفید ہوگئے
جو علم کہ ربانی ہے تو اسکا ایک حرف بھی نہیں جان سکا
اے نادان عالم تو کتنی کتابیں پڑھیگا

جو حرف کہ تیرے مفید ہے میں جانتا ہوں کہ تو نہیں جانتا
اے نادان عالم تو اپنے علم میں مغرور ہے
تو حق کے نزدیک نہیں ہے سچ تو یہ ہے کہ تو حق سے دور ہے

دل کے گوشہ میں تو جب تک توحید کی الفت پیدا نہ کرے گا۔ اس کنز وقدوری سے حق کو نہیں پہچان سکے گا۔

جب تیرا علم عمل سے دور ہے
اسلام تیرے شہر میں نادر ہے
علم و عمل سے مغرور مت ہو
اپنی ہر چیز کو پراگندہ غبار سمجھ
تیرا تمام علم رخصت اور حیلہ ہے
یہ حیلہ تیری بیڑی بن جائے گا

27 اور نیز قاضی قادن سے منقول ہے کہ ایک روز وہ کچھ تفسیر پڑھتے تھے حضرت مہدی علیہ السلام یکا یک انکے پاس آئے اور پوچھے کہ کیا پڑھتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ تفسیر پڑھتا ہوں مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کہ تفسیر پڑھتا ہے خدا کو نہیں دیکھتا۔

رباعی

تو کہتا ہے کہ علم اور عقل کے ذریعہ تلاش کروں گا
تو نادیدہ آدمی ہے میں تجھے کیا کہوں
جہاں کہ ان باتوں کی گنجایش آ گہی ہے
تو یہ دونوں (علم اور عقل) بڑا پردہ ہو گئے ہیں

28 محققین نے کہا ہے کہ علم (بندے اور خدا کے درمیان) بڑا پردہ ہے۔ اور کافی میں ہے کہ علم برا ہے اور جہل اچھا ہے یعنی علم ریا و مباحثہ برا ہے جو شخص علم پڑھنے میں مشغول ہوا اور خدا کا ذکر نہ کرے تو یہ بدعت اور گمراہی ہے

29 اور نیز نقل ہے کہ جب طالبِ مولیٰ لکھنا اور پڑھنا شروع کرتا تو بعضے یارانِ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ

منافق ہے دائرہ سے بھاگنے کے لئے توشہ تیار کرتا ہے۔

گیارھواں باب

خدائے تعالیٰ کے ذکر کے بیان میں

1 اکثر مہاجرانِ مہدی علیہ السلام نے موضع کھانبیل میں اجماع کیا تھا اور محضر لکھا تھا۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے اے ہمارے رب تو ہمارے دِلوں کو تیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہم کو ہدایت کی اور تو ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بے شک تو ہی بخشنے والا ہے، سید محمد مہدی علیہ السلام کے بعض یاروں نے مہدیؑ سے تحقیق کی ہے کہ مومن اس کو کہتے ہیں جو سر کی آنکھ سے، یا دِل کی آنکھ سے، اور یا خواب میں خدا کو دیکھتا ہو اور دوسرا وہ شخص جو یہ صفت نہ رکھتا ہو مگر اس صفت کی طلب رکھتا ہو تو اس پر بھی ایمان کا حکم کیا ہے اور نیز فرمایا کہ طالب کے لئے کیا چیز فرض ہے کہ اس سے خدا کو پہنچے اور پھر فرمایا کہ وہ چیز عشق ہے اور نیز فرمایا کہ عشق کیوں کر حاصل ہوتا ہے پھر فرمایا کہ ہمیشہ دِل کو خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھے اس طرح کہ دِل میں کوئی چیز نہ آئے اور اس بات کے لئے ہمیشہ خلوت اختیار کرے اور کسی کے ساتھ مشغول نہ ہو نہ ساتھ یار کے اور نہ ساتھ اغیار کے ہر حالت میں حق کا ملاحظہ کرے کھڑے ہوئے لیٹے ہوئے اور کھانے پینے کے وقت ہر حالت میں حق کا ملاحظہ کرے۔

فصل: ذکر کے بیان میں رسالہ مکیہ کا انتخاب

2 فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو اپنے جی میں اپنے رب کو عاجزی سے اور پوشیدہ طور پر بغیر پکار کر کہنے کے صبح شام یاد کر اور غافلوں سے مت ہو جاؤ(7:205) ذکر کے شرایط یہ ہیں کہ (۱) ذاکر وضو اور غسل اور طہارت بدنی اور کپڑوں کی طہارت اور مقام ذکر کی طہارت اچھی طرح کرے۔(۲) چارزانو ہو کر روبقبلہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں زانوں پر رکھے ہوئے بیٹھے یا اپنی سیدھی ہتھیلی اور سیدھے انگوٹھے کے باطنی حصہ سے بائیں ہاتھ کی پیٹھ کو پکڑے جیسا کہ نماز میں نبی علیہ السلام کا عمل تھا حملیؒ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے اور حضور قلب سے اپنی آواز کی حفاظت کرتے ہوئے دونوں آنکھوں کو بند کئے ہوئے لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ کہتا جائے اور لَآاِلٰہ کو سخت قوت کے ساتھ خالص دِل سے اپنے دِل کے کل تعلقات کو قطع کر کے تمام اچھے برے واردات قلبی کی نفی کرتے ہوئے نکالے اور اِلَّااللّٰہ کو سخت قوت سے دلی توجہ کو خدا کی طرف قائم کر کے اپنے دِل میں داخل کرے تا کہ معنی ذکر کا ماحصل یہ ہو کہ وجود میں اللہ کے سوائے کوئی اور نہیں ہے۔

میں چاہتا ہوں اغیار کی صحبت کی بیخ کنی کردوں
دِل کے باغ میں نہال دوست کے سوائے کوئی پودہ نہ لگاوں
(مجھ کو چاہیئے کہ) دنیا اور آخرت کے غم کو دِل سے دور کردوں
(اس لئے کہ) یا تو خانہ (دِل) اسباب دنیوی کا کوٹھا بنے گا یا وصال دوست کا مسکن

3 دِلی مراقبہ کرتے ہوئے ذکر پر مداومت اور مواظبت کرے۔اور ذکر کے آداب یہ ہیں کہ اپنے تمام اوقات میں ذکر حبیب میں اس طرح مستغرق ہو کہ زبان و دِل ذکر اور معنی ذکر سے خالی نہ رہے حتیٰ کہ جو ہر ذات قلب سے جو ہر ذات ذکر کے ساتھ ذکر کرے اور ذاکر مذکور میں فنا ہو کر مشاہدۂ مذکور کے مانع جو پردے ہیں وہ اٹھ جائیں۔

فصل: مسلمان مردوں اور عورتوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر فرض دوام ہے

4 اللہ تعالیٰ نے فرمایا بھلا وہ شخص جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے اسلام کے لئے پس وہ اپنے پروردگار کی جانب سے نور پر ہے (کہیں سخت دِل برابر ہوسکتا ہے) تو ہلاکت ہے ان کے لئے جن کے دل سخت ہو گئے ہیں اللہ کے ذکر کو چھوڑ کر (39:22) اوراس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ بندہ قوت شدیدہ سے ذکر کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دل کو سختی کی صفت سے ذکر فرمایا ہے اور سختی پتھر کی صفت ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھراس کے بعد تمہارے دِل سخت ہو گئے اور وہ مانند پتھر کے ہو گئے بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت (2:74) اور پتھر جب سخت ہو تو سخت مار سے ہی پھوٹتا ہے اور وہ مار بھی کسی سخت گھن کی ہی ہونی چاہیئے ۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو آدمی ذکرِ خدا سے غافل ہو کر زندگی کرے تو ہم اس کے لئے شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔اور وہ اس کے ساتھ رہتا ہے (43:36) فرمایا نبی علیہ السلام نے شیطان انسان کے دل پر اپنا سینہ رکھا ہوا ہوتا ہے پس جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور منہ پھیر لیتا ہے اور جب اس کا دِل ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس میں اس کی آرزوؤں کو پیدا کر دیتا ہے۔

فصل: تصدیق کے اوائل زمانہ میں لآاِلٰہ اِلّا اللّٰہ کا قائل چار چیزوں کا محتاج ہوتا ہے

5 تصدیق کے اوائل زمانہ میں لآاِلٰہ اِلّا اللّٰہ کا قائل چار چیزوں کا محتاج ہوتا ہے۔ تصدیق، تعظیم، حلاوت اور حرمت

6 جس کو تصدیق حاصل ہوتی ہے تو وہ لآاِلٰہ اِلّا اللّٰہ کہنے میں سچا ہوتا ہے اور سچے میں خود پسندی کا مادہ نہیں ہوتا (جیسا کہ اس زمانہ کے بعض تارکین و کاسبین کے حال سے واضح ہے) پس قائل کو چاہیئے کہ لآاِلٰہ کہنے کے وقت اپنے وجود کی نفی کرے تا کہ اپنے قول میں سچا ہو اور سالکین کے مذہب میں لآاِلٰہ اِلّا اللّٰہ کے معنی موجودات میں سے کوئی وجود نہیں ہے کے ہیں کل اشیاء کا تعلق قائل کے وجود سے ہوتا ہے جب قائل اپنے وجود کی نفی کرے تو کسی شئی کا اثر باقی نہیں رہے گا اور اس کو تصدیق کہتے ہیں۔

7 ثانی تعظیم ہے قائل پر واجب ہے کہ جب موجودات سے کوئی وجود نہیں ہے کہے تو حق کو ثابت کرے تا کہ اس کی تعظیم ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قول کا شئی ہالک الا وجہہ (28:88) میں اپنی تعظیم کا اظہار فرمایا ہے کیونکہ کُل کو فانی سمجھنے کے بعد حق کو ثابت کرے تو اس کو واجب ہے کہ یقین کرے کہ اس سے وہی متکلم ہوتا ہے

8 یہ بھی کہا گیا ہے کہ مذکور میں جب ذاکر اپنی نفی کر دے تو بجائے ذاکر کے مذکور ہی رہ جائے گا اور جب یہ حالت حاصل ہو تو قائل کو حلاوت ملے گی جیسا کہ چاہیئے۔

9 رابع حرمت ہے قائل کو چاہیئے کہ بہ یقین تمام اس امر کو جانے کہ حق کے سوائے کوئی سامع نہیں ہے کیونکہ ذکر قدیم ہے جو حادث سماعت سے سنا نہیں جاتا چنانچہ کلام قدسی میں ہے ہمیشہ بندہ نفل عبادت سے میرے نزدیک ہوتا ہے یہاں نفل عبادت کے معنی خالص بندگی کے ہیں حتیٰ کہ میں اس کے کان اس کی آنکھ اس کی زبان اس کا ہاتھ یا پاؤں بن جاتا ہوں جس کو یہ بات حاصل ہو جائے تو وہ حرمت کی حفاظت کر سکتا ہے اور جس کو تصدیق نہ ہو وہ منافق ہے کیونکہ وہ صرف زبان سے قائل ہے اس کے دل میں کچھ بھی نہیں ہے اور آیت۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور دراصل وہ مومن نہیں ہیں (2:8) اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ وہ دل میں اللہ اور آخرت پر ایمان لانے کی تکذیب کرتے ہیں

10 اور جس کو تعظیم حاصل نہ ہو تو وہ بدعتی ہے اور جو ماسوی اللہ کی نفی کے بعد وحدانیت کو ثابت نہ کرے تو وہ بھی

بدعتی ہے کیونکہ اس سے وہ بات ظاہر ہوئی جو رسول اللہ ﷺ سے ظاہر نہ ہوئی بلکہ رسول اللہ ﷺ تو وحدانیت کے ثابت کرنے میں کامل ہیں حتیٰ کہ فرمایا کہ میں احمد بلا میم ہوں یعنی میں احد ہوں (آنحضرت ﷺ توحید میں اس قدر کامل تھے کہ اپنی ہستی کی نفی فرمادی اور اس کو احد سے ہی تعبیر فرمائی) اور اسی حدیث سے تعظیم مذکور سمجھ میں آتی ہے اور جس کو یہ حالت حاصل نہ ہو تو وہ ریا کار ہے۔ یعنی جس نے لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ کہتے ہوئے بصارت حق سے ہے کیونکہ وہ لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ کہتے ہوئے اپنے نفس کو دیکھ رہا ہے ایسے آدمی کو اللہ کے ذکر کی حلاوت نہیں مل سکتی اور ریا کاری شرک خفی ہے جو اللہ کے ذکر کی حلاوت سے دور ڈال دیتی ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے نہ شریک کرے اپنے رب کی عبادت میں کسی کو (18:110)۔ اور جس کی حرمت حاصل نہ ہو تو وہ فاسق ہے یعنی جو آدمی لَآاِلٰہ اِلَّاالـلّٰہ کہنے کے وقت یہ نہ سمجھے کہ حق کے سوائے دوسرا سامع نہیں ہے تو وہ فاسق ہے اور جس کو ایسا یقین نہ ہو کہ اللہ ہی سامع ہے اور اس سے اللہ ہی متکلم ہے تو وہ موحدین کے طبقہ سے خارج ہے گویا کہ وہ مقام وحدانیت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے وہ زندہ ہے مگر زندگی کی حقیقت نہیں رکھتا اور دعویٰ تو ایک آسان بات ہے (مگر دعویٰ کا ثبوت مشکل ہے)

11 اور جانو کہ طاعات مثلاً نماز، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کبھی ان سے بھی ریا مل جاتی ہے اور صدقہ میں شبہات آجاتے ہیں لیکن کلمہ لَآاِلٰہ اِلَّاالـلّٰہ کا ذکر مومن خلوص دِل ہی سے کرتا ہے اور اس میں اخلاص موجود رہتا ہے لہٰذا ذاکر کے لئے اخلاص واجب ہے اگر بغیر اخلاص کے کہے گا تو مومن نہ رہے گا اور نہ آخرت کے عذاب سے نجات پائے گا۔ فرمایا نبی علیہ السلام نے کے جو شخص لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ یقین خالص سے کہے گا تو جنت میں بغیر حساب و عذاب کے داخل ہوگا

12 چنانچہ تستری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ مسجد سے جمع کے دن نکلے اور لوگوں کو دیکھا تو کہا لَآاِلٰہ اِلَّاالـلّٰہ کہنے والے تو بہت ہیں اور خلوص سے کہنے والے تھوڑے ہیں

13 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کلمہ کی چار قسمیں ہیں اوّل لَآاِلٰہ اِلَّاالـلّٰہ گفتنی، دوم لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ دانستنی ہے، سوم لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ چشیدنی ہے، چہارم لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ شدنی ہے یہ تینوں مرتبے تمام انبیاءؑ اور اولیاءؒ رکھتے ہیں بعضے علم الیقین، عین الیقین، اور حق الیقین ان چاروں اقسام میں سے ایک قسم لَآاِلٰہ اِلَّاالـلّٰہ گفتنی کی ہے وہ منافقوں کی صفت ہے جو نفس ایمان بھی نہیں رکھتے اور جو شخص کہ نفس ایمان بھی نہیں رکھتا ہے خدا کے عذاب سے کیونکر نجات پائے گا مگر طالبِ صادق جو اپنے دِل کے رُخ کو غیر حق سے پھیر لیا ہے اور اپنے دِل کے رُخ کو خدا کی طرف لایا ہے اور ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول رہتا ہے دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کیا ہے اور خود سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہے ایسے شخص پر

بھی ایمان کا حکم کئے ہیں ایمان یہ ہے

14 اے بھائی مومن کو چاہیئے کہ لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کہنے کے مقام میں لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کے معنی کا دھیان رکھے یعنے جیسا کہ لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کا قائل ہوا ہے (اسی طرح) لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کا دانا ہوجائے اور جب لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کا دانا ہوا ہے تو جائز ہے کہ لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کا بینا ہوجائے جو شخص کہ لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کا بینا ہوتا ہے حیرت وتباہی میں پڑتا ہے کہنے سمجھنے اور جاننے سے باز رہتا ہے پس نہ علم رہتا ہے نہ حسن نہ شوق رہتا ہے نہ انس

15 لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کے کلمہ میں اس معبود کی نفی کرنا ہے جو خدائے تعالیٰ کے سواء ہے اور اس چیز کی نفی کرنا ہے جس کو ثبوت عقلاً محال ہے

16 اے بھائی اگر تو عاشق ہے اور عشق میں صادق ہے تو حرمت پر نظر مت کر اس کے معنی کی حقیقت کو دیکھ تا کہ توحید کے راستہ سے مدّ وقصر اٹھ جائے اور شہود کے وقت تجھے وجود کے دامن میں نہ لٹکا دے اور ایسا نہ ہو کر حرف کے ملاحظہ سے معنی سے دور ہوجائے اور جو کچھ کہ خدا نے آنحضرت ﷺ کو فرمایا کہ تو لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کو جان اسی معنی کا بھید ہے یعنی حرف سے نظر اٹھاوے اس لئے کہ حروف کہنے کے مقام میں ہے نہ کہ علم کے مقام میں۔

17 اے عزیز اگر تو نفس کلمہ سے اس کے معنی کے بھید کو پہنچ جائے تو جائز ہے کہ تو لا ھوا لا ھو کے اسرار سے مقام کشف کو پہنچ جائے

18 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کسی کے دل پر اتنی مقدار ٹھیر جائے (جس طرح کہ) کوئی شخص مونگ کا دانہ گائے کی سینگھ پر ڈالے اور آواز کرے اس کا کام تمام ہوجائے

19 اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ مومن کے دل پر اس قدر ٹھیر جائے جیسا کہ ایک گھر روئی سے بھرا ہوا ہو وہاں ایک چنگاری ڈال دی جائے اور اسی وقت نکال لی جائے تو جس جگہ کہ وہ چنگاری ڈالی جاتی ہے وہ جگہ جل جاتی ہے ولیکن لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کی صفت ایسی ہے کہ غیر اللہ کی ساری محبتوں کو جلا دیتی ہے ہم پر افسوس ہے کہ ہماری تمام عمر میں ایک بار بھی ایسا نہ ہوا کہ ہمارے دل پر لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اتنی مقدار ٹھیر جائے فرمانِ خدا ہے کہ اور جب نماز ادا کردی جائے تو زمین پر (مسجد) میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو چاہو (اللہ کی بینائی کو چاہو) اور اللہ کا ذکر کثیر کرو شاید تم کامیاب ہوسکو اور جب وہ کسی تجارت یا لہو کو دیکھتے ہیں واُس پر ٹوٹ پڑتے ہیں یا تجھے کھڑا کا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں کہد ے

کہ اللہ کے پاس لہواور تجارت کوئی عمدہ چیز نہیں اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (62:10-11)۔

20 اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ قرآن میں تجارت کو لہو فرمایا ہے

21 اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایک طاقچہ کی ہے جس میں چراغ ہے اور چراغ ایک شیشے میں ہے شیشہ ایسا ہے گویا کہ وہ چمکتا ہوا تارہ ہے وہ چراغ روشن کیا جاتا ہے زیتون کے ایک مبارک درخت سے جو نہ مشرق میں ہے اور نہ مغرب میں قریب ہے کہ اس درخت کا تیل روشن ہوئے اگرچہ اس کو آگ نہ بھی چھوئے تو نور علی نور ہو گیا اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کا راستہ بتا دیتا ہے اللہ لوگوں کے فائدے کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (وہ چراغ روشن ہوتا ہے) ایسے گھروں میں کہ اللہ نے حکم دیا ہے ان کو درست کرنے کا اور اس کا کہ وہاں اس کا نام لیا جائے اس میں اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں صبح و شام ایسے لوگ جن کو نہیں غافل کرتی سوداگری اور نہ خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے (24:35-37)

یعنی طالبِ مولیٰ کو خرید و فروخت خدا کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ذکر ایمان کو ایسا اگاتا ہے جیسا کہ پانی ترکاری کو۔

اس سے پہلے ہزار اندیشے تھے
اب سب لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ ہو گیا ہے

22 مانند قول اللہ تعالیٰ کے نہیں نہیں بلکہ زنگ جما دیا ان کے دِلوں پر ان اعمال نے جو وہ کیا کرتے تھے نہیں نہیں بیشک وہ اپنے پروردگار سے اس روز محجوب ہوں گے پھر یہ لوگ ضرور دوزخ میں داخل ہوں گے (83:14-16)

اگر تو مرد عارف ہے تو انفاس کی حفاظت کر
(تاکہ) دونوں جہاں کا مالک تیری ایک سانس کی مِلک بنے
ہر ایک دم جو عمر سے جاتا ہے وہ ایک ایسا گوہر ہے
کہ اُسکی قیمت دونو جہاں کا محصول ہے
پسند نہ کر کہ یہ خزانہ تو بر باد کردے
اس وقت تو خالی ہاتھ اور بغیر توشہ کے خاک میں جائے گا

جو دِل کو مولیٰ کی یاد سے خوش نہیں
ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت غم سے خالی رہے
کون یہ کر سکتا ہے کہ اپنے یار سے دِل ہٹالے
مگر وہی شخص جو پتھر سے زیادہ سخت دِل رکھتا ہے
جب تک کہ تو لآ کی جھاڑو سے راستہ صاف نہ کرے
اِلَّا اللّٰہ کے محل میں کیونکر پہنچے

23 نبی علیہ السلام نے فرمایا ہر چیز کا ایک صیقل ہوتا ہے اور دِل کا صیقل لآاِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر ہے اور اللہ پاک فرماتا ہے جو میرے ذکر سے منہ پھیرے تو اس کے لئے تنگ معیشت ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُس کو اندھا اٹھائیں گے وہ کہے گا اے رب میرے تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو بینا تھا تو فرمائے گا کہ کیا یوں ہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں جو تو بھول گیا اور اسی طرح آج تو بھولا جائے گا (24:124-126)

24 کلام قدسی ہے اے آدم کے بیٹے تو میری عبادت کے لئے وقف ہو جا میں تیرے سینہ کو تو انگری سے بھر دونگا اور تیری محتاجی کو بند کر دوں گا اور اگر تو میری عبادت نہیں کرے گا تو تیرے ہاتھ کو شغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بند نہیں کروں گا

25 ایک قول ہے کہ ہر چیز کے لئے عذاب ہے اور محبت کا عذاب معشوق کو یاد نہ کرنا ہے پس لعنت اُس حیات پر کہ جس میں تنگی ہو اور ایک سانس بھی بغیر ذکر کے جائے۔

رباعی

وہ دن ہی نہ آئے کہ بغیر یار کے گزرے
اگرچہ ہزار عیش ہو زاری میں گزرے
افسوس صد ہزار افسوس کہ بغیر تیرے (ذکر کے) ایک دم جائے
اس حیات پر لعنت ہو جو بغیر یار کے گزرتی ہے
اے سعدی جب دوست کا وصل حاصل نہیں ہوتا ہے

تو کم سے کم دوست کی یاد میں ثوز زندگی بسر کر

زبان سے ہمارے ساتھ دوستی جتاتا ہے دِل اغیار سے لگا رکھا ہے

کیا انصاف اسی کو کہتے ہیں شاباش کیا اچھا دوستی جتاتا ہے

جو میری زندگی ہے اس کو زندگی نہیں کہہ سکتے

وہی شخص زندہ ہے جو دوست میں واصل ہے

رباعی

جب تک کہ تو اپنے وجود سے برداشتہ نہ ہوجائے

خودی کے دام میں ہے خدا کا بندہ نہیں ہے تو

میں نے مانا کہ تو سبکی جان ہے اور جہان تجھ سے زندہ ہے

لیکن جب تک تو جاناں کی محبت میں مرکر زندہ نہ ہو تو زندہ نہیں ہے

جو دم کہ غیر اللہ کی یاد میں نکلتا ہے اس وقت غافل اور میت ہے

سوائے اس کے نہیں کہ ذکر ذاکرین کی روح ہے

کیونکہ جب وہ ذکر نہیں کرتے و مرجاتے ہیں

26 نبی علیہ السلام نے فرمایا انسان کی سانس گنی ہوئی ہیں جو سانس بغیر یاد الٰہی کے نکلتی ہے وہ مردہ ہے۔ کہتے ہیں کہ آدمی کے وجود میں دن اور رات میں چوبیس ہزار بار سانس چلتی ہے اُن میں سے ایک سانس بھی جو بغیر ذکرِ خدا کے نکلتی ہے مردہ ہے۔

اس وقت جو دم رکھتا ہے ضائع مت کر کوئی کام کرلے

اس ایک دم کی فرصت کو عمر جاوید بنا

27 پس مردگی کی صفت مومن میں نہیں ہونی چاہیئے

28 نبی علیہ السلام نے فرمایا مومن دارین میں زندہ ہے

29 نبی علیہ السلام نے فرمایا سنو تحقیق کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

یہ مردگی کی صفت کافروں کی ملک سے ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نہیں سنا سکتا مُردوں کو اور نہیں سنا سکتا بہروں کو پکارنا جب کہ وہ رہ گردانی کریں منھ پھیر کر (27:80) نیز جو لوگ قبروں میں ہیں تو ان کو سنانے والا نہیں ہے (35:22)

30 خدا کے کلام اور فرمانِ رسول علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ اگر ایک دم غفلت میں (بغیر ذکر خدا) جائے تو وہ شخص مردہ ہے اور (اُس کو) غافل کہہ سکتے ہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے تو اپنے رب کو اپنے جی میں عاجزی سے اور پوشیدہ بغیر پکار کر کہنے کے صبح وشام یاد کر اور غافلوں سے مت ہو (7:205)

31 اور سعید ابن عبداللہ نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ اُس کی ایک سانس بغیر یادالٰہی کے نکلی ہو مگر وہ غافل ہے پس غفلت مومن کی صفت نہیں۔ اور حق تعالیٰ نے جہاں کہیں غفلت کا ذکر فرمایا ہے کافروں کے حق میں فرمایا بلکہ غفلت کافروں کی صفت ہے اور مصطفیٰ علیہ السلام کو منع کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم غافلوں سے مت ہو پس ہمارے لئے کیونکر روا ہوسکتا ہے کہ غفلت میں رہیں پس اگر غفلت ہے تو ایمان کی صفت کہاں رہی پس یہ غفلت دوزخ میں لے جائے گی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے پیدا کئے ہیں جہنم کے لئے بہتیرے جن اور انسان ان کے کے دِل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ لوگ مانند چار پایوں کے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں وہی لوگ غافل ہیں (7:179) اور غفلت کے باب میں بہت سی آیتیں ہیں۔ اور حق تعالیٰ نے دونوں وقتوں (صبح وشام) کو بہ تخصیص یاد کیا اور فرمایا ان دونوں وقت سے مراد تمام رات اور تمام دن ہے۔

32 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ایک وقت سلطان اللیل ہے اور ایک وقت سلطان النہار ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام کا کلام ہے کہ جو شخص کہ ان دونوں وقتوں کو ضائع کرے وہ دین خدا کا فقیر نہیں۔ پس کلامِ خدا ورسولؐ اور مہدیؑ سے معلوم ہوا کہ ذکر کثیر کے بغیر دوزخ سے نجات نہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے تم اللہ کا بہت ذکر کرو شاید تم کامیاب ہو (62:10)۔ پس جو شخص کہ ہر ایک نماز سے فارغ ہونے کے بعد پراگندہ ہوا اور خدائے تعالیٰ کی زمین میں فضل نہ ڈھونڈے یعنی بینائی (طلب نہ کرے) اور ذکرِ کثیر نہ کرے تحقیق کہ وہ خدا کے عذاب سے نجات نہ پائے اور یہ دو اشخاص کا ہر نماز کے بعد بیٹھنا اور لایعنی حکایتیں بیان کرنا خدائے تعالیٰ کے کلام اور رسول ومہدی علیہما السلام کے خلاف ہے

33 اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے پانچ پہر کے ذکر کو ذکرِ کثیر فرمایا ہے اور ذکرِ کثیر اس ترتیب سے فرمایا کہ اول صبح سے ڈیڑھ پہر تک اور ظہر کے بعد سے عشاء کے وقت تک خدا کی یاد میں رہیں تا کہ اس سے رات دن ضائع نہ ہوں

34 اور ذکر قلیل کو منافقوں کی صفت فرمایا (چنانچہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تحقیق منافقین اللہ سے دغابازی کرتے ہیں اور اللہ بھی ان کو دغا دے گا اور جب نماز پڑھنے اٹھتے ہیں تو سست و کاہل ہو کر کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھانے کی نماز پڑھتے ہیں۔اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں (4:142)۔

35 اور حضرت مہدی علیہ السلام نے تین پہر کے ذکر کو ذکرِ قلیل فرمایا اور چار پہر کے ذکر کو مشرکاں فرمایا یعنی چار پہر خدا کی یاد اور چار پہر غیرِ خدا کی یاد میں مشغول رہتے ہیں یعنی حق کی اور شیطان کی دوستی کو مساوی کرتے ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور لوگوں میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو غیر اللہ کو شریک ٹھیراتے ہیں اور غیر اللہ سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے رکھنا چاہیئے اور مومنوں کو سب سے زیادہ محبت خدا ہی سے ہوتی ہے (2:165) پس جس کسی کے ساتھ دوستی بہت ہوتی ہے اُس کا ذکر بھی زیادہ تر ہوتا ہے

36 نبی علیہ السلام نے فرمایا جس کو کسی چیز کی زیادہ محبت ہوتی ہے تو اُس کو اُس کی یاد بھی زیادہ ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب خدائے تعالیٰ واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو سخت ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے دِل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جب غیر اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو یکا یک وہ خوش ہو جاتے ہیں (39:45)

37 ہم نے مہاجرین رضی اللہ عنہ میں سے نہ کسی ایک مہاجرؓ سے یہ بات سنی نہ بندگی میاں سید خوند میرؓ سے اور نہ دوسرے مہاجرینؓ سے کہ اس نفاق کو نفاقِ مراتبی کہتے ہیں اور بعض اس کو نفاقِ مراتبی کہتے ہیں پس وہ مہدی علیہ السلام کے بیان میں تاویل اور تحویل کر کے اپنے حال کے مطابق کرتے ہیں حالانکہ یہ بات مہدی علیہ السلام کے بیان سے نہیں

38 اور نیز نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں میراں سید محمودؓ ایک یا دو ہفتہ کے بعد محضر کرتے تھے جس روز کہ یہ محضر ہوا تھا وہاں اکثر مہاجرینؓ حاضر تھے مثلاً میراں سید محمودؓ، میاں دلاورؓ، ملک معروفؓ، و میاں لاڑ امامؓ، میاں سید سلام اللہؓ بلکہ اکثر مہاجرینؓ و چند طالبانِ خدا دائرہ میں تھے اور میراں سید محمودؓ نے ہر ایک مہاجرؓ کا نام علیحدہ علیحدہ زبانِ مبارک سے لے کر فرمایا کہ یہ بندہ تمہارے درمیان بہت چھوٹا بھائی ہے۔تم نے مہدی علیہ السلام سے جو کچھ تعلیم پائی ہے بیان کرو اس کے بعد تمام مہاجرینؓ نے فرمایا کہ خوندکار فرمائیں یہی گفتگو چند بار آپس میں ہوئی (بالآخر) میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایسا فرمایا کہ ذکر کثیر کرو حضرت مہدی علیہ السلام نے ذکرِ کثیر کس ترتیب سے بیان فرمایا تمام مہاجرینؓ عرض کئے کہ خوندکار فرمائیں تب حضرت میراں سید محمودؓ نے فرمایا اس ترتیب سے کہ اول صبح سے ڈیڑھ پہر تک حجرہ میں رہیں اور

دو شخص ایک جگہ نہ بیٹھیں اور ظہر کے بعد سے عصر کے وقت تک خدا کی یاد میں مشغول رہیں بعد نماز عصر مغرب تک بیان سنیں بعد نماز مغرب عشاء تک ذکر کریں اور اگر کوئی شخص دیڑ پہر کے درمیان اپنے حجرہ میں سے باہر آئے تو اس کے حجرہ کو پارہ پارہ کریں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر کر دیں اگر چہ یہ بندہ ہو ایسا ہی کریں تمام یاروں نے قبول کیا

39 اس کے بعد میراں سید محمودؓ دوسرے روز میاں خوند شیخ رضی اللہ عنہ کے حجرہ میں پوشیدہ بیٹھے یہ دیکھنے کے لئے کہ دیڑ پہر کے درمیان کون شخص حجرہ سے باہر آتا ہے چند ساعت کے بعد ایک مہاجرؓ آہستہ آہستہ اپنے حجرہ سے باہر آئے اور میراں سید محمودؓ نے دیکھا اور فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر لاؤ۔ میاں خوند شیخؓ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ چلو میراں سید محمودؓ نے بلایا ہے انہوں نے کہا کہ میراںؓ کہاں ہیں میاں خوند شیخؓ نے کہا کہ بندہ کے حجرہ میں بیٹھے ہیں اُس برادر نے دو انگلیاں منھ کے پاس لائے اور کہا کہ مجھ کو مت لے جاؤ (لیکن) میان مذکور میراںؓ کے حضور میں لائے میراںؓ نے فرمایا کہ اے فلاں شخص ہم اور سب بھائیوں نے کیا اتفاق کیا تھا اس کے بعد اس برادر نے کہا کہ میراں جیو گذشتہ روز میں نے لکڑیاں ایک جگہ رکھ چھوڑی تھیں اس خیال سے کہ کوئی نہ لے جائے جلد باہر آ گیا میراںؓ نے فرمایا کہ واپس جاؤ تمہاری لکڑیاں کوئی نہیں لے جائے گا جمعیت کا فائدہ یہ ہے اور جمعیت (خدا کی جمعیت کا اجماعی اتفاق) اس کو کہتے ہیں

40 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام موسم سرما میں فجر کی نماز کے لئے میاں سید امین محمدؓ اور میاں یوسفؓ کے حجرہ میں گرم تنور کے پاس گئے تو آپ نے دیکھا کہ تنور میں روٹیاں لگائی گئی ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں امین محمد و میاں یوسف یہ تمہارا کام نہیں کہ اس وقت روٹیاں پکائیں انہوں نے کہا کہ میراں جیو تنور گرم ہو چکا تھا اس لئے روٹیاں لگائی گئیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس وقت نہیں پکانا چاہیئے

41 پس حضرت مہدی علیہ السلام کی ہمیشہ یہ کوشش تھی کہ رات دن حق تعالیٰ کی یاد میں رہیں اور دو شخص ایک جگہ نہ بیٹھیں اور دنیا کے قصوں بلکہ قرآن پڑھنے سے مبتدی کو منع کیا اور فرمایا کہ دل غافل ہوتا ہے

42 اور جاننا چاہیئے کہ بیکار باتیں بیحد بری ہیں۔ وہ چیز کہ جس میں دین کا مقصد اور تیرے دین کے معالجہ کی نیت نہ رکھتی ہو وہ سب فضول ہے اور جو قول و فعل کہ خدا کے لئے ہے اور خدا کے راستہ پر ہے وہ فضول نہیں ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ کہدے کہ میری نماز اور سب عبادتیں اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی توحید کا مجھ کو حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (6:162-163)۔

43 جان کہ بندے سے خدا کی روگردانی کی علامت اس کا لایعنی کاموں میں مشغول ہونا ہے اگر آدمی کی عمر کی ایک ساعات بھی بیکار کاموں میں صرف ہوتو خسارہ میں آیا اور اس کی حسرت دراز ہوگئی اور جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہوا اور اس کی نیکی اس کی برائی پر غالب نہ ہوتو اس کو چاہیئے کہ دوزخ میں جلنے کے لئے تیار رہے اور جس کی عمر خدا نے ساٹھ برس کی ہوتو وہ عمر میں معذور ہوگیا ہے پس ہم کو فکر کرنی چاہیئے کہ ہمارا دعویٰ تو ایسا ہے کہ ہم نے ساری چیزوں کو ترک کر دیا اور خلایق کو بھی چھوڑ دیئے اس پر بھی ہم کام کے درپے نہیں ہوتے اور خدا کا ذکر نہیں کرتے اگر ہم بیکاری میں عمر صرف کریں تو نہ دین رہے گا نہ دنیا مانند قول اللہ تعالیٰ کے اس نے گنوائی دنیا اور آخرت یہی ہے کھلا گھاٹا (22:11)۔

مقصود کے نکتہ کی کوئی بات سمجھ میں نہ آئی
نہ دین ہے نہ دنیا بیکار ہی رہے

فرمانِ خدا ہے کہ پس تم اللہ کا ذکر کرتے رہو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے پھر جب تم مطمئن ہوجاؤ تو نماز قائم کرو بے شک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں فرض ہے (4:103) پس اللہ کا ذکر فرض دائم ہے جو شخص کہ فرض دائم کو ادا نہ کرے اس سے وقتیہ فرض قبول نہ ہوگا۔ اور مبتدی کے لئے اہم لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰه کہنا ہے اور یہ ذکر دوام قوی اور خفی ہے بشرط نفی اور اثبات کے اس طرح کہ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰه سے خواطر کی نفی کرے خواہ خواطر اچھے ہوں یا برے اور اللہ کو ثابت کرے اور حضورِ قلب رکھے

44 فرمایا نبی علیہ السلام نے جس نے فرض دائمی کو ادا نہیں کیا تو اُس کا فرض موقت بھی قبول نہ ہوا۔ اللہ کا ذکر ہمیشہ کا فرض ہے اور کسی حالت میں ساقط نہ ہوگا اس لئے کہ کسی شرط سے مشروط نہیں پس اس جہت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ذکر اللہ تمام فرائض میں اہم مطلوب ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھ پر جو کتاب نازل ہوئی تو اُس کو پڑھ دے اور نماز کو قائم کر تحقیق نماز فحش اور بری باتوں سے باز رکھتی ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو (29:45)

45 فحشا سے یعنی برے اخلاق سے جو جسم سے تعلق رکھتے ہیں والمنکر یعنی برے اخلاق سے جو باطن سے تعلق رکھتے ہیں اور البتہ اللہ کا ذکر تاثیر اور تزکیۂ نفس کے اعتبار سے زیادہ بزرگ ہے اس نماز سے جو مخصوص ہے پس جان اے عزیز کہ ذکر دوام کے بغیر تزکیۂ نفس تجرید اور تفرید حاصل نہ ہوں گے اور دِل سے تفرقہ دور نہ ہوگا اور جمعیت میسر نہ ہوگی اور شیطانی وسواس اور نفسانی مرادات ومطلوبات سے باہر نہیں آئے گا۔ پس چاہیئے کہ حق کی یاد میں اتنی مداومت کرے کہ ہر وقت اوقات میں اور ہر حال حالات میں حق کی یاد سے خالی نہ رہے خواہ آنا جانا ہو اور خواہ کھانا سونا اور خواہ سننا اور کہنا ہو بلکہ

سانس سے آگاہ رہے کہ غفلت میں نہ جائے اور طالبِ مولیٰ (کا فرض ہے کہ) ایک ساعت حق کی یاد سے خالی نہ رہے چنانچہ فرمایا نبی علیہ السلام نے جو سانس بغیر ذکراللہ کے نکلتی ہے وہ مردہ ہے اور فرمایا نبی علیہ السلام نے جس نے خدا کی محبت کا دعویٰ کیا اور اس کے ذکر کو بھول گیا ایک چشم زدن کے عرصہ برابر بھی تو وہ جھوٹا ہے اللہ پر بہتان لینے والا ہے پس جو شخص کہ خدا پر افترا کرے وہ کافر ہے

46 چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ:

ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ایک وقت غافل ہے
تو اس دم میں کافر ہے لیکن اس کا کفر پوشیدہ ہے
اگر خود ہمیشہ غافل رہے گا تو
اس پر اسلام کا دروازہ بند ہوجائے گا

47 اور (مہدیؑ نے) فرمایا کہ طالب (مولیٰ کو چاہیئے کہ) غیر حق کے کچرے کو دِل سے نکال دے جیسا کہ مثنوی (میں مذکور ہے)

ہر حالت میں دل کا محافظ بنا رہ
تا کہ کسی چور کو وہاں آنے کی قدرت نہ ہو
غیر حق کے ہر خیال کو چور سمجھ
اس ریاضت کو مومنوں کے لئے فرض جان
اپنی ہستی کی پونجی کو لآاِلٰــہ (کےذکر) میں فنا کردے
تا کہ تجھ کو بادشاہ کے ملک کا گھر (مقام قرب) نصیب ہو
لا (کا ذکر ایسا ہے) کہ اپنے غیر کے پردہ کو پھاڑ دیتا ہے
فنا سے بقا کی طرف لے جاتا ہے
ماسوی اللہ کے ہر اس ذرہ پر جسکو تو نے اپنا مطلوب بنایا ہے
لا کی تیغ پھیردے اس لئے کہ وہ تیرا معبود بن گیا ہے

48 پس حضرت مہدی علیہ السلام نے ایسا فرمایا کہ دل میں جو کچھ غیر حق کا خطرہ آئے اس کی نفی کرے۔ اور ہمارا حال یہ ہے ایک ساعت بھی ذکر حق نہیں کرتے پس ہمارا کیا حال ہوگا اور حضرت مہدی علیہ السلام کو کیا منہ دکھائیں گے۔

فصل: اس بیان میں کہ حضرت بندگی سید الشہدا رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے۔

49 بندگی سید الشہدا ؓ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ طالبِ حق کو چاہیئے کہ ماسوی اللہ کو پیٹھ کے پیچھے ڈال دے اور خدا کے سوائے کسی چیز میں مشغول نہ ہو اس لئے کہ قوت وحیات وآرام وقرار اس محبّ کا محبوب کی ذات سے ہے

50 نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں ہے راحت مومنین کے لئے سوائے اللہ تعالیٰ کے دیدار کے اور جب محبّ کا حال ایسا ہے کہ ہمیشہ اپنے محبوب کے لئے پریشانی اور سرگردانی میں رہتا ہے تو وہ دوسری چیز میں کیونکر مشغول ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ مومن حق تعالیٰ کے سوائے دوسری چیز میں مشغول نہیں ہوتا اور غذا کی طلب کے سبب سے خدائے تعالیٰ کی درگہ سے منھ نہیں پھیرتا پس طالبِ حق کو چاہیئے کہ جس کام میں کہ مشغول ہے اس کو انصاف سے دیکھے اگر وہ کام اللہ کے ذکر اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے منع کرے تو اس کام کو ترک کرے اور حرام جانے بلکہ اپنا بت سمجھے چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز تجھے اللہ سے پھیرے وہ تیرا بت ہے یعنی وہ تیرا طاغوت ہے

51 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے طالبوں کو خدا کی حکایتیں نقصان دیتی ہیں بلکہ قرآن پڑھنے اور علم پڑھنے سے بھی منع فرمایا سوائے ذکر کے اور ان لوگوں کو جن کی زبان پر دین کی حکایت کے بغیر دنیا اور دنیاداروں کی حکایت شروع کرتا تو حضرت مہدی علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہؓ اس حکایت کو منقطع فرمادیتے اور فرماتے کہ ان (حکایتوں) کو بھلادو اور ہر حال میں اللہ کی یاد میں رہو

52 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور تمام مہاجروںؓ کی خوشنودی نہ تھی کہ دو چار طالبانِ خدا ایک جگہ بیٹھ کر بیکار حکایتیں بیاں کریں

53 اور نیز میاں شیخ محمد کبیرؓ مہاجر مہدیؑ سے منقول ہے آپؓ نے کہا کہ ایک روز بندہ باجرہ کوٹتا تھا حضرت مہدی علیہ السلام بندہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ کیا کام کرتے ہو میں نے کہا میراں جیو باجرہ کوٹتا ہوں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں ایک مٹھی دانے (کسی کو مزدوری) دیدیتے تو یہ کام ہوجاتا اپنے وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے ایک مٹھی دیدو اور خود خدائے تعالیٰ کی یاد میں لگے رہو۔

یا تو تو دِل گھر بار سے اٹھالے
یا عشق کی تمنا مت کر

اگر تجھ کو وصل درکار ہے
تو اپنی ساری تدبیروں کو چھوڑ دے
تو مرد نہیں ہے عشق بازی کے لئے
جا اے خواجہ کوئی دوسرا کام کر
اے مخنث جا تیری یہاں رسائی نہیں ہے
عشق حق کو مخنث سے کام نہیں
نہ تو عاشق ہے نہ عشق میں سچا ہے جانبازی کا دعوٰی کرتا ہے
جلنا بھی جلنے کے ساتھ موافقت کرنا بھی یہ پروانہ ختم ہو چکا
تو میرے ساتھ عشق کرتا ہے اور میں تجھ کو رسوا کروں گا
بے تن اور بے جان کروں گا بے گھر اور بے ٹھکانہ کروں گا

54 بندگی میاں نعمتؓ سے منقول ہے کہ آپؓ ولایت سندھ میں دائرہ کے ساتھ رہتے تھے بعض عورتیں اپنی قوت بسری کے لئے کشیدہ نکالتی تھیں بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ یہ فتوح (جو خدا کی راہ میں آتی ہے) اُن کا حق ہے جو خدا کے ہو رہتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فتوح ان فقیروں کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں قید ہیں زمین پر چل پھر نہیں سکتے جاہل ان کو بے نیازی کی وجہ سے تو انگر سمجھتے ہیں تو ان کو ان کی پیشانی سے پہچان لیگا جو لوگوں سے اصرار کر کے نہیں مانگتے تم جو مال خرچ کرتے ہو بے شک اس کو اللہ جانتا ہے (2:273) جو لوگ کشیدہ نکالتے تھے ان کو سویت نہیں دی اور دائرہ سے باہر کر دیئے۔

فصل: خلوت اور ذکر اور بینائی کے بیان میں

55 چنانچہ زکریا علیہ السلام (کے متعلق) فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس اس کو فرشتوں نے ندا کی اس حال میں کہ وہ مسجد میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا(3:39) یہ نہیں کہا کہ بازاروں میں پھر رہا تھا جب کوئی سائل سوال کرے اور دروازہ نہ چھوڑے تو اس کی درخواست قبول ہوتی ہے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بادشاہوں کے پاس جب کوئی آدمی حاجت لے جاتا ہے تو حاجت براری تک بادشاہ کے دروازہ پر پڑا رہنا لازم ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ وہ صرف اپنے خدمت گزار بندہ کی دعا کو قبول کرتا ہے پس لیکن جس نے اللہ تعالیٰ کی طاعت سے روگردانی کی تو اس کو وحشت کی ذلت میں ڈالدیتا ہے فرمانِ خدا ہے کہ جو آدمی میرے ذکر سے روگردانی کرے تو تحقیق اس کے لئے تنگ معیشت ہے اور قیامت کے دن ہم اس کو نابینا بنا کر اٹھائیں گے تو کہے گا اے رب میرے تو نے مجھے نابینا بنا کر کیوں اٹھایا میں تو بینا تھا(20:124-126)۔

56 اور نیز میاں بھائی مہاجرؒ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے دو تین بار آ کر دیکھا کہ دو تین برادر ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں دیکھ کر فرمایا کہ تم کیوں بیٹھے ہو برادروں نے عرض کیا کہ میراں جیو کچھ دین کی حکایت کر رہے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اے بھائیو ذکرِ خدا کے بغیر خدا کو دینی حکایت کرنے سے نہ پاؤ گے چنانچہ فرمانِ خدا ہے کہ اے پیغمبرو طیب کھانے کھاؤ اور عمل صالح کرو تحقیق میں تمہارے اعمال کو جاننے والا ہوں(23:51)۔ثانی یہ کہ اللہ نے وہی رستہ مقرر کر دیا تمہارے لئے دین کا جس کا حکم فرمایا تھا نوحؑ کو اور جو ہم نے وحی بھیجی تیری طرف اور وہ کہ جس کا ہم نے حکم دیا تھا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کہ قائم رکھو دین کو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو شاق گزرتا ہے مشرکین پر وہ (دین) جس کی طرف تو ان کو بلاتا ہے اللہ کھینچ لیتا ہے اپنی طرف جس کو چاہتا ہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس شخص کو جو رجوع لاتا ہے(42:13)

57 اور نیز میاں سید خوندمیرؒ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام میں شریعت (کے متعلق) اس طرح فرمایا (جو اُپر مذکور ہوا) بعضے لوگوں نے جیسا کہ زراعت اور زمین اور اجارت اور مضاربت اور تجارت کو شریعت سمجھ لیا ہے (صحیح نہیں چنانچہ) فرمانِ خدا ہے کہ وہ ظاہری حیات کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں(30:7)

58 کہا سلیمانؑ نے اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑھا اور افضل ہے

59 نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تم کو ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو تمہار مالک کے پاس سب سے اچھا اور سب اعمال سے زیادہ پاک اور تمہارے درجوں کو بڑھانے والا اور سونے چاندی کی خیرات اور دشمن سے ملکر تم ان کی گردنیں مارتے اور وہ تمہاری گردنوں کے مارنے سے بھی اچھا ہے صحابہؓ عرض کئے یارسول اللہ ﷺ وہ کیا عمل ہے تو آپؐ نے فرمایا اللہ کا ذکر ہے جو سب اعمال کا سردار اور سب اعمال سے افضل ہے

60 اور فرمایا جب تیری زبان یادِ خدا میں تر رہتی ہے تو تو دنیا سے علیحدہ رہتا ہے یہ نقل مدارک میں ہے

61 اور مہدی علیہ السلام اور یارانِ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کوئی شخص قرآن شریف بلند آواز سے نہیں پڑھتا تھا اور اگر کسی (طالبِ مولیٰ) کا بچہ روتا تو باپ اس کو اٹھا لے کر دائرہ کے باہر لے جاتا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ ہمسایہ کے حضرات رونے کی آواز سنیں اور ان کے ذکر میں خلل پیدا ہو

62 اور اب ہمارے گھروں میں اس وقت ایسا شور وغوغا ہوتا ہے گویا کہ مچھلیاروں کی عورتیں گڑ بڑ کر رہی ہیں۔ یہ محض کلامِ خدا اور رسولؐ و مہدیؑ کے خلاف ہے اور مغرب کے بعد بھی ایسا ہی ہوتا ہے

63 اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے ہندی زبان میں فرمایا کہ:

پھٹا پرانا کپڑا پہن لیں روکھا سوکھا کھائیں
امیروں کے گھرو بت خانو کو نہ جائیں
ہمارا طریق یہی ہے کہ (سفر اور حضر میں)
پانی اور مسجد (یہ دو چیزیں) دیکھیں

64 اللہ تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے پھر مجھے بھول جائے تو وہ جھوٹا ہے اور جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے اور اپنی زبان سے غیر کا تذکرہ کرے تو وہ جھوٹا ہے اور جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرا اور کھانے کی لذت حاصل کرے تو وہ جھوٹا ہے

65 اور شیخ جنیدؒ سے حکایت کی گئی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے تیس سال شیخ عبداللہ سری سقطیؒ کی دہلیز پر دل کی پاسبانی کی اور غیر خدا کو دل میں آنے نہ دیا اور تیس سال عشاء اور فجر کی نماز ایک وضو سے ادا کی تو میرے دِل میں یہ خطرہ آیا

کہ میں ایک مقام کو پہنچ گیا ہاتف نے آواز دی کہ اے جنیدؒ وقت یہ ہے کہ زنار گوشہ ہم تجھے بتائیں گے میں نے کہا کہ میری خطا کیا ہے جواب آیا کہ تیری ہستی خود ایک ایسا گناہ ہے جس کے مقابلہ میں کوئی گناہ نہیں یعنی تو ابھی اپنی ہستی دیکھتا ہے اور ہم میں فنا نہ ہوا۔

تو اس کے اسم (اللہ) میں اپنے جسم کو اس طرح چھپادے
کہ جس طرح بسم میں الف چھپا ہوا ہے

66 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور تو اپنے رب کو یاد کر جب بھول جائے (18:25) یعنی جب تو اپنے نفس کو غیر اللہ کے لئے بھول جائے

67 اور نیز نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ یہ سوداگری چنانچہ فاقہ پڑا تو چھاگل یا برتن گھر کا بیچ دیا اور یا کوئی برتن خرید لیا تو یہ سوداگری خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو نہ تجارت اور نہ بیع اللہ کے ذکر سے پھیرتی ہے الخ (24:37) نہ کہ ایک شہر سے دوسرے شہروں کو سوداگری کے لئے اور یا رزق کے لئے پریشان پھیریں (ایسی سوداگری میں) خدا کی یاد سے غافل رہتے ہیں

68 اور نیز مشہور نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں ایک کتا تھا ایک پہر دن چڑھے تک دوزانو توجہ (الی اللہ کے ساتھ) بیٹھ کر ذکر خفی کرتا تھا ربع روز کے درمیان خصوصاً اس کے سامنے کھانا رکھ کر بار بار آزمائے ولیکن ربع روز کے درمیان وہ کتا کھانے کی طرف رخ نہیں کرتا خدائے تعالیٰ مہدیؑ کے صدقہ سے اس کتے کی صفت عطا کرے

69 اور نیز نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ اور میاں مخدومؓ کا حجرہ متصل تھا میاں سید خوندمیرؓ نے میاں مخدومؓ سے پوچھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس آیت کا بیان کیا فرمایا یعنی بالغدو والا صال (صبح وشام) (7:205) اس کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے افسوس کیا کہ ہم نے کس قدر وقت ضائع کیا جو بعد مغرب لایعنی گفتگو کی اور پوچھا پس جو شخص کہ مغرب کے بعد ذکر کے سوائے لایعنی گفتگو کرتا ہے یہ مہدی علیہ السلام کے خلاف ہے

70 اور نیز نقل ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہ زمزم پر بیٹھے ہوئے تھے ایک بار یا دو بار انگوٹھی پھرائی فرمانِ خدا ہوا کہ اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان میں ہیں کھیلنے کے لئے (44:38)

71 اور نیز ملک پیر محمدؒ بن ملک الہدادؓ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک برادر (صحابی رضی اللہ عنہ) نے گھاس کی کاڑی کے دوٹکڑے کئے تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک لمحہ فرشتوں کو فرصت دو

72 اور نیز نقل ہے کہ ایک خراسانی نے حضرت مہدی علیہ السلام کا حلم آزمانے کے لئے اپنی آستین میں شراب کا پیالہ لایا بعضے برادروں نے عرض کیا اگر آپ کی اجازت ہو تو اس کی شراب کا پیالہ توڑ دیتے ہیں اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تمہاری سمجھ کی بات ہے یہ شراب کی مستی دو ساعت کے بعد دور ہو جائے گی اس بندہ کے پاس مستانِ دنیا آتے ہیں دنیا کی مستی چھوڑ جاتے ہیں

73 نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو آدمی ایک ساعت بھی دنیا کا متوالا ہوا تو کبھی ہوش میں نہ آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ان لوگوں کے مانند مت ہو جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے خود ان کو ان کے نفسوں سے فراموش کر دیا وہی لوگ فاسق ہیں (59:19) اُن کے نفسوں نے ان کو بھلا دیا پس یہ اپنی ذات کی خبر نہیں رکھتے اور جو لوگ دنیا میں مشغول ہو گئے نہیں جانتے کہ نماز میں کتنی رکعتیں گزاریں اور کیا پڑھے اور دل کہاں کہاں جاتا ہے۔

شراب کی مستی رکھنے والا صبح تک ہشیار ہوجاتا ہے
دنیا کی مستی رکھنے والا قیامت تک بیخبر رہتا ہے

74 مانند قول اللہ تعالیٰ کے مومنو! نماز کے پاس نہ جاؤ ایسی حالت میں کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کچھ تم کہتے (4:43)۔

75 اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے سکاریٰ سے دنیا کی مستی مراد لی ہے

76 اور جن اشخاص نے خدا کی یاد فراموش کر دی شیطان ان کے منھ میں لگام دیا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے البتہ لبشیہ (لگام) ڈالدوں گا میں اس کی اولاد کو مگر تھوڑوں کو (17:62)

77 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے عشق کا بیان اس عبارت میں فرمایا کہ عشق کا شہباز لامکاں سے اڑا آسماں پر پہنچا اپنی جگہ نہ دیکھا آگے بڑھ گیا اور پہاڑوں پر پہنچا اپنی جگہ نہ دیکھا آگے بڑھ گیا اور خاک پر پہنچا اپنی جگہ پایا اور بیٹھا اور کہا میں محبت ہوں محبت اور محنت میں فرق نہیں ہے مگر ایک نقطہ کا جب نیچے کا نقطہ اوپر ہو جائے تو وہی محبت محنت

ہو جاتی ہے۔

78 چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تحقیق ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا پس ان سب نے اس کو اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور اس کو اٹھالیا انسان نے (33:72)۔

79 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک روز بیان کے موقع میں عشق کی بات فرمائی ملا درویش خراسانی نے نعرہ مارا اور اپنے گریبان کو چاک کیا اور کہا کہ عشق کہاں سے لائیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کسبی عشق کہتا ہے کام کرو اور عمل میں کوشش کرو کچھ کام کرو تا کہ اس کے واسطہ سے عشق پیدا ہو انبیاءؑ کا عشق عطائی ہے جو بغیر کسب کے حاصل ہوا ہے اور دوسروں کو کسب کرنا چاہیئے چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تو بھوکا رہے گا تو مجھے دیکھے گا تو (دنیا سے) تجرد اختیار کر تو وصال حاصل کرے گا تم اپنے شکموں کو بھوکے رکھو اور اپنے جگروں کو پیاسے رکھو اور رعایت رکھو اپنے اجساد کی شاید تم اللہ کو دنیا میں عیاں دیکھو۔

فصل: بینائی کے بیان میں

80 حضرت جابر ابن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول ﷺ غارِحرا میں ایک مہینہ تک رہے نہیں نکلے تھے اپنے خلوت سے تھکن اور رنج دور کرنے کے لئے اور نہ کسی باعث کے واسطے جو اسباب شہوت وخواہشِ نفسانی سے ہو بلکہ آپؐ نکلتے تھے دینی ضرورت پر مثلاً وضو نمازِ جمعہ اور نماز جماعت کے لئے۔

81 اور نووی نے شرح مسلم میں فرمایا کہ خلا ایک محدود چیز ہے اور اسی کو خلوت کہتے ہیں اور یہ صالحین اور اللہ کے عارف بندوں کی شان ہے

82 ابو مسلم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عزلت کو دوست رکھتے تھے کیونکہ آپؐ کو فارغ البالی یہی ہوتی تھی اور آپؐ ذکر فکر میں متعین ہو جاتے تھے اور اسی سے مالوفات بشری سے منقطع ہو جاتے تھے اور آپؐ کا قلبِ مبارک خشوع وخضوع میں آجاتا تھا

83 پھر اس کے بعد نبی علیہ السلام غارِحرا میں تشریف لے گئے موافق روایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما۔ اور قول اللہ تعالیٰ کا ابراہیمؑ کے قول کو نقل کرتے ہوئے یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کے پاس جارہا ہوں قریب میں وہ میری ہدایت کرے گا (37:99) اللہ کے پاس جانے کے معنی خلوت میں رہنے کے ہیں اور خلوت بھائی برادروں کو چھوڑنا اور وطن سے جدا ہونا ہے اور اصحابِ کہف کا حال بھی یہی تھا قول اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب تم کنارہ کش ہوئے ان کافروں سے اور ان معبودوں سے جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں تو اب چل بیٹھو فلاں غار میں (18:16) اسی کا نام خلوت ہے

84 اور مریم علیہ السلام کے قصہ میں ہے کہ جب کبھی بی بی مریم علیہ السلام کے پاس حجرہ میں زکریا آتے تو موجود پاتے تھے بی بی مریم علیہ السلام کے پاس کچھ کھانا (3:37) (یہ محراب ہی خلوت ہے) اور یہ اکثر مخلوق پر بغیر عمل خلوت کے مشکل ہے

85 اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ خلوت اور عزلت شریعت میں ایک امر جائز ہے اور حرام نہیں ہے

86 اور قول اللہ تعالیٰ کا ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس رات کا وعدہ ٹھیرایا اور ہم نے اس کو پورا کر دیا دس (دس

رات کے اضافہ) سے تب پورا ہوگیا اس کے پروردگار کا وعدہ چالیس رات کا(7:142)اسی کا نام خلوت ہے

87 اور اسی طرح داؤد علیہ السلام کے حق میں ہے قول اللہ تعالیٰ کا اور گر پڑا سجدہ میں اور اللہ کی طرف رجوع ہوا(38:24)

88 اور سلیمانؑ کے حق میں ہے کہ پھر جب گر پڑے (سلیمان علیہ السلام) تو جان لیا جنات نے کہ اگر ہم غیب جانتے ہوتے تو نہ رہتے ذلت کی تکلیف میں (34:14)

89 واقعہ یہ تھا کہ سلیمانؑ نے دیکھ لیا تھا کہ ان کی موت کا وقت کب ہے۔ یہاں تک کہ گر گئے میت ہو کر پس اگر خلوت اور عزلت کی عادت نہ ہوتی تو وہ (موت سے پہلے) اپنے کو اس طرح کھڑا نہ رکھتے اور یہ بات دلالت کرتی ہے کہ عزلت اور خلوت ان کی تھی پس تمام انبیاءؑ کے لئے خلوت تھی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمیشہ خلوت تھی اور یارانِ مصطفٰے ﷺ ومہدی علیہ السلام کے لئے اور (نبی ومہدی علیہما السلام) کے تابعین کے لئے خلوت تھی یہاں تک کہ (ان کو خدا کی) بینائی اور حق کا وصال (نصیب) ہوا نہ کہ ہم جیسے بیکاروں کو۔

فصل: اس بیان میں کہ نبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی

90 نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نبوت اور ولایت دونوں تھیں فرمائؐا نے میں نبی تھا اس حال میں کہ آدم جسد اور روح کے درمیان تھے پس اس کا ظہور عالم شہادت میں خلوت عزلت اور خلق سے منقطع اور خالق سے متصل ہونے کا محتاج ہوتا ہے اور اسی طرح اولیاء میں ولایت ہوتی ہے جس کا ظہور عزلت اور خلوت کا محتاج ہے

91 نبی علیہ السلام نے فرمایا لوگ معدن ہیں سونے اور چاندی کے معدنوں کے مانند پس کثرت ذکر تلاوت اور ہمیشہ باوضو رہنے روزے، نماز، ترکِ شہوت ولذت ہمیشہ مراقبہ خضوع وخشوع مع اللہ اور مناجات کے محتاج ہیں یہ باتیں اکثر مخلوق کو بدونِ خلوت کے حاصل نہیں ہوتیں اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ خلوت اور عزلت امر جائز ہے شریعت میں حرام نہیں۔

92 نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام طالبوں کے حجروں میں جاتے تھے اگر حجروں میں (خدا کی یاد میں) مشغول پاتے تو بہت مہربانی فرماتے اور اگر لیٹے ہوئے پاتے تو گوجری زبان میں فرماتے اچھے جی اچھے۔ اور اگر نہ پاتے تو فرماتے کہ بے ڈھنگے ہیں حجروں میں نہیں رہتے اور یہ بھی فرماتے کہ دو تین اشخاص ایک جگہ مت بیٹھو اگر کوئی کہتا کہ دو تین اشخاص ایک جگہ بیٹھے ہیں تو دھمکی دیتے اور کہتے کہ جو اشخاص ایک جگہ بیٹھے ہیں ان کو لکڑی سے مارو

93 اور میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ اور تمام مہاجروںؓ کی خوشنودی اس میں تھی کہ اگر کوئی شخص خدائے تعالیٰ کے ذکر کے سوائے دوسری باتیں کرتا تو دھمکی دیتے مگر ذکر کا حکم فرماتے فرمانِ خدا ہے کہ وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمین کی خلقت میں غور کرتے ہیں (تو کہتے ہیں) اے ہمارے رب تو نے اس کو بیکار نہیں پیدا کیا ہم تیری پاکی کا اعتراف کرتے ہیں پس تو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا(3:191)

94 اور حضرت مہدی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام اور مہدویوں کی یہ صفت ہے کہ کھڑے لیٹے اور بیٹھے ہوئے خدا کے ذکر میں لگے رہتے ہیں اور اکثر مہدویوں نے کھانے کے وقت بھی غفلت نہیں کی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے مومنو اللہ کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام نہ بنالو اور حد سے تجاوز نہ کرو تحقیق اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا(5:87) (نیز قولہ تعالیٰ) جس چیز پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کو کھالو اگر تم اللہ کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو(6:118)۔

95 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے وقت میں دریافت فرمایا کہ کتنی سویتیں ہوتی ہیں

برادروں نے عرض کیا چار سو سویتیں ہوتی ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بہت خواری ہوئی

96 اور نیز واضح ہو کہ موضع بھیلوٹ میں میراں سید محمودؓ کے دائرہ میں دوسو پچاس سویتیں ہوئیں جس وقت کہ ایک سو (سویت) زیادہ ہوئی تو میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ بہت خواری ہوئی

97 اور نیز نقل ہے کہ حضرت علیہ السلام نے اذاں ہونے کے بعد کھانے کا ایک لقمہ نہیں کھایا بلکہ لقمہ ہاتھ سے صحنک میں ڈالدیئے

98 اور نیز میاں سید خوندمیرؓ کھانے کے لئے بیٹھتے تو پہلے موزن کو اطلاع کرادیتے کہ (اذاں دینے میں) تھوڑی تاخیر کرو۔

99 اور میاں نظامؓ قصبہ بڑلی میں دائرہ کے ساتھ تھے نماز ظہر کی جماعت کا وقت تھا شاید ایک رکعت یا دو رکعت جماعت کے میاں خوند ملک مہاجرؓ سے فوت ہوئے تھے میاں نظامؓ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسی وقت کہا کہ میاں خوند ملکؓ تم میں منافقی کی صفت دکھائی دیتی ہے۔میاں مذکورؓ نے کہا کیوں ایسا فرماتے ہو کہا کہ تم سے جماعت کی نماز کے دو رکعت فوت ہوئے اس کے بعد میاں مذکورؓ نے عذرخواہی کر کے کہا کہ یہ بندہ کھانے کے لئے بیٹھا تھا اس لئے تکبیر اولیٰ ہم سے فوت ہوئی اس کے بعد میاں نظامؓ نے فرمایا کہ تم مہدی علیہ السلام کی اتباع ایسی کرتے ہو کہ مہدی علیہ السلام اذاں کی آواز سننے کے بعد ہاتھ میں کا لقمہ صحنک میں ڈال کر نماز کے لئے تشریف لاتے تھے

100 اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدیؑ کو قبول کرنا یہ ہے کہ (مہدیؑ کی) اتباع کرے وگرنہ بغیر عمل کے قبول کرنا مردود ہے۔

101 اور نیز سلف (صالحین کی یہ روش تھی کہ) جب ایک دوسرے سے ملتے تو دنیا کی کیفیت نہ پوچھتے بلکہ دین کی خیریت پوچھتے

102 اور نیز نقل ہے موضع بھیلوٹ میں میراں سید محمودؓ عصر کے وقت کے بیان سے فارغ ہونے کے بعد مغرب کی نماز کے بعد ملک معروفؓ اور میاں لاڈؓ جو کچھ کہ بیان ہو چکا تھا اس کے متعلق تکرار کر کے سمجھتے تھے میراں سید محمودؓ نے ان کو فرمایا کہ ملک معروفؓ جمعیت کو توڑو اور پراگندہ ہو جاؤ (ذکر خدا کے لئے خلوت اختیار کرو) مانند قول اللہ تعالیٰ کے پس

جب نماز پڑھ لی جائے تو زمین پر (مسجد میں) پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (بینائی) چاہو اور ذکر کثیر کرو شاید تم کامیاب ہو سکو(62:10) پس جو شخص کہ نماز ادا کرنے کے بعد پراگندہ نہ ہو اور خدائے تعالیٰ کا فضل نہ ڈھونڈھے (خدا کی بینائی نہ چاہے) تو وہ نجات نہ پائے اور بیکار باتیں کرنا خدا اور رسول ومہدی علیہما السلام کے خلاف ہے۔

103 ﴾ نبی علیہ السلام نے فرمایا بغیر اللہ کے ذکر کے کلام زیادہ نہ کرو کیونکہ بغیر ذکرِ خدا کے کلام کی کثرت دِل کو مارتی ہے اور جب مومن کا دِل مر جاتا ہے تو نعوذ باللہ پتھر بن جاتا ہے اور ڈھیلا ہو جاتا ہے

104 ﴾ نبی علیہ السلام نے فرمایا زیادہ باتیں نہ کرو بغیر ذکر خدا کے کیونکہ بغیر ذکرِ خدا کے زیادہ باتیں کرنا دِل کی سختی ہے اور اللہ سے سب سے زیادہ دور وہ آدمی ہوتا ہے جس کا دِل سخت ہوتا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے کیا وقت نہیں آیا مومنوں کے لئے اس بات کا کہ ان کے دِل عاجزی کریں اللہ کے ذکر کے وقت اور اس چیز کے ذکر کے وقت جو نازل ہوا مرحق اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوں جن کو کتاب عطا ہوئی تھی اس سے پہلے پھر ان پر دراز ہوگئی مدت تو ان کے دل سخت ہو گئے اور بہتیرے ان میں فاسق ہیں(57:16)

105 ﴾ اور نیز واضح ہو کہ بعض طالبین ایسے تھے کہ نمازِ فجر کے بعد حجرہ میں جاتے تھے اور ظہر کے وقت باہر آتے تھے اس وقت ہمارا حال ایسا ہو گیا ہے ایک پہر تو کیا ایک گھنٹہ بھی حجرہ میں نہیں ٹھیر سکتے ہماری حالت پر افسوس ہے

106 ﴾ اور نیز میاں نعمتؒ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے یاران دائرہ میں سے کسی نے عرض کیا کہ بعض اشخاص نماز فجر کے بعد سوتے ہیں مہدی علیہ السلام نے بہت دھمکی دی اور فرمایا کہ اس وقت نہیں سونا چاہیئے کسی نے کہا کہ مہدی علیہ السلام بھی سوتے ہیں تو مہدی مسکرائے اور گوجری زبان میں فرمائے کہ بندہ لوٹ پوٹ کرتا ہے اس کے بعد بندہ نہیں سوئے گا پس مہدی علیہ السلام فجر کی نماز کے بعد چندروز جماعت خانہ میں خاص کر بیٹھتے تھے اور قرآن کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے کہ بندہ کو بیٹھنے نہیں دیتا گراتا ہے اور لٹاتا ہے اسی سبب سے قرآن پر نظر کی جاتی ہے

107 ﴾ اور نیز واضح ہو کہ ہم نے تمام مہاجرانِ مہدیؑ کو نہیں دیکھا کہ قرآن کے بیان کے بعد سب ایک جا کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے سوائے دین خدا کے بیان کے کوئی دوسری بات کرتے ہوں

108 ﴾ نبی علیہ السلام نے فرمایا نیند دِل کو مردہ کر دیتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز فجر کے بعد سونا عذاب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان پر قابو کر لیا ہے شیطان نے پس ان کو بھلا دیا اللہ کے ذکر کو یہ شیطانی گروہ وہی گھاٹا پانے والے

ہیں(43:36-37)۔اور نیز قولہ تعالیٰ اور جو آدمی ذکرِ خدا سے غافل رہ کر زندگی بسر کرے تو ہم اس کے لئے شیطان مقرر کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ہم نشین ہو جاتا ہے اور البتہ شیطان ان کو راستہ سے پھیر دیتے ہیں اور لوگ سمجھتے ہیں کہ خود راستہ پر ہیں(43:38-39) اور وہ سیر باطنی سے باز رکھا مانند قول اللہ عالیٰ کے یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئے گا کہے گا کاش میرے اور تیرے درمیان پورب اور پچھّم کا فاصلہ ہوتا تو کیا برا ساتھی ہے اور تم کو کچھ بھی فائدہ نہ دیگا آج جب کہ تم ظالم ٹھیرے تحقیق کہ تم سب عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو (25:27-29) پس جس کسی کو شیطان حق کے راستہ سے باز رکھا قیامت کے دن فریاد کریگا مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور جس دن کاٹ کاٹ کھائے گا نافرمان اپنے ہاتھوں کو کہے گا کہ اے کاش میں نے رسولؐ کے ساتھ راہ پکڑی ہوتی ہائے میری کمبختی کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا اس نے تو مجھ کو بہکا دیا نصیحت سے اس کے بعد کہ وہ مجھ تک پہنچ چکی تھی اور شیطان تو انسان کو دغا دینے والا ہے(58:19)۔

بارھواں باب

حق تعالیٰ کی بینائی کے بیان میں

1 سید محمد مہدی علیہ السلام کے بعض یاروں نے آپؑ کی ذات (مبارک) سے تحقیق کی ہے کہ مومن اس کو کہتے ہیں کہ خدا کو دیکھتا ہو یا سر کی آنکھ سے یا دِل کی آنکھ سے اور یا خواب میں اور دیگر یہ کہ جو شخص یہ صفت (مذکورہ) نہ رکھتا ہو و لیکن اس صفت کی طلب رکھتا ہو تو اس پر بھی ایمان کا حکم فرمایا ہے اور نیز فرمایا کہ طالبِ خدا پر کیا چیز فرض ہے کہ اس سے خدا کو پہنچے اس کے بعد فرمایا کہ وہ چیز عشق ہے۔ اور نیز فرمایا کہ عشق کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ دِل کی توجہ ہمیشہ خدا کی طرف رکھے اس طرح کہ دِل میں کوئی چیز مائل نہ ہو اور اس معنی کے لئے ہمیشہ خلوت اختیار کرے اور کسی کے ساتھ مشغول نہ ہو نہ دوست کے ساتھ اور نہ اغیار کے ساتھ ہر حالت میں بعضے کھڑے رہنے بیٹھنے لیٹنے کھانے اور پینے (کی حالت) میں (خدا کی یاد میں رہے) اور ہر حالت میں خدا کی طرف متوجہ رہے۔

2 نبی علیہ السلام نے فرمایا جو بندہ ذکر دوام کرتا ہے اللہ اس پر (معرفت کے) دروازے کھول دیتا ہے اور اس کے دِل کو اپنے انوار و اسرار کی تجلیوں سے منور کر دیتا ہے اور اللہ کے اور اسکے درمیانی پردے اٹھ جاتے ہیں حتیٰ کہ خدا کو دنیا میں عیاں دیکھتا ہے

3 اللہ سے حکایت کرتے ہوئے نبی علیہ السلام نے فرمایا جب میرے بندے پر میرا ذکر و شغل غالب ہو جاتا ہے تو میں اس کو اپنے ذکر ہی میں لذت عطا کرتا ہوں جب اس کو میرے ذکر میں لذت ملتی ہے تو میرا عاشق ہو جاتا ہے اور میں اس کا عاشق ہو جاتا ہوں اور میرے اور اس کے درمیانی پردے اٹھا دیتا ہوں

4 خدا سے حکایت کرتے ہوئے نبی علیہ السلام نے فرمایا میں اپنے بندے کے دِل میں جھانکتا ہوں اور میرا ذکر اس دِل پر غالب پاتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو اس کو عطا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہے تو قبول کرتا ہوں

5 آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے ذاکروں کو معلوم ہوتا کہ میرا اقرب نہ ہونے سے وہ کس نعمت سے محروم

رہے تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اور اگر میرے مقربوں کو معلوم ہوتا کہ میرا انس ان کو نہ ہونے سے وہ کس نعمت سے محروم رہے تو خون روتے اور اگر میرے غافلین ان کو معلوم ہوتا کہ میری ذات انھیں نہ ملنے سے وہ کس نعمت سے محروم رہے تو اپنی شہہ رگوں کو کاٹ لیتے۔

مذکور طلب کر ذکر سے کیا چاہتا ہے
یہی تمام فکر کا خلاصہ ہے
تیری فکر ابھی تکلیف دہ ہے
جب فکر نہ رہی تو اصل کام وہی ہے
چالیس صبح تک تو میرے دروازہ پر آ
اگر تیرا کام نہ نکلے تو اس وقت میرا گلہ کر

6 اور نیز مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کو سر کی آنکھ سے دیکھنا ہے دیکھنا چاہیئے اور آپ نے بھی اللہ کے حکم اور مصطفےٰ ؐ کی طرف سے حق تعالیٰ کی رویت کی گواہی دی

7 اور نیز حکم کیا کہ ہر ایک مرد اور عورت کے لئے خدا کے دیدار کی طلب فرض ہے جب تک کہ سر کی آنکھ یا دِل کی آنکھ سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے مومن نہ ہوگا مگر طالبِ صادق کہ اپنے دِل کے منھ کو غیرِ حق سے پھیر دیا ہے اور اپنے دِل کے منھ کو مولیٰ کی طرف کر دیا ہے اور ہمیشہ خدا کی یاد میں مشغول رہتا ہے اور دنیا و خلق سے عزلت اختیار کیا ہے اور اپنے سے باہر ہونے کی ہمت کرتا ہے ایسے شخص پر بھی ایمان کا حکم کیا ہے

8 اور نیز فرمایا کہ ایمان خدا کی ذات ہے۔

اپنی ذات سے کوئی شخص اسکو (خدا کو) نہیں پہچان سکتا
اس کی ذات کو اسی کی ذات سے جان سکتا
نفس اور عقل اور حواس کی خواہشات کے ساتھ
تو کیوں کر خدا شناس ہو سکتا ہے

قطعہ

خدا کو دیکھنے میں خدا کی قسم کوئی شک نہیں
لیکن (خدا کو) دیکھنے کے لئے دو تین چار شرطیں ہیں
مرنے سے پہلے مرجا اور تجھ کو قبر میں ڈالدیں(من بعد)
زندہ کریں اور پھر محشر میں لے جائیں

9 اس کے بعد تیرا حساب لیا جائے گا اور تیرے اعمال تولے جائیں گے اس کے بعد پھر تجھے پلصراط پر سے گزرنا ہوگا اس کے بعد تو جنت میں آئے گا اور خدا کو آشکار دیکھے گا

ہاں اگر اس بصیر کا (خدا کا) فضل مدد فرمائے تو
خدا کی قسم تو خدا کو دیکھے گا تو اس بات کو حق جان
کسی کے لئے خدا کا دیکھنا مشکل نہیں
تو خدا کو چاہتا ہے تو اپنی خودی کو چھوڑدے
ایک صبح کو خلوص کے ساتھ میرے دروازہ پر آ
اگر تیرا کام نہ نکلے تو اس وقت گلہ کر
تو اپنے نفس پر ایک قدم رکھ اور دوسرا دوست کے کوچہ میں
جو کہ کچھ دیکھتا ہے دوست کو دیکھ ایں وآں سے تجھے کام نہیں
تو اس کے راستہ پر نہیں گیا اس لئے وہ تجھ کو نظر نہیں آیا
ورنہ کون ایسا شخص ہے جو اس دروازہ کو مارا اور اس پر دروازہ نہیں کھلا

10 اور نیز امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم کو حق تعالیٰ نے مخصوص اس لئے بھیجا ہے کہ جو احکام اور بیان کہ ولایت محمدیؐ سے تعلق رکھتے ہیں مہدیؑ کے واسطہ سے ظاہر ہوں

11 اور نیز فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) پھر بے شک ہم پر قرآن کا بیان یعنی مہدی علیہ السلام کی زبان سے(75:19)

12 ملک پیر محمدؒ سے منقول ہے۔حضرت مہدی علیہ السلام نے اس عبارت میں فرمایا ہے کہ آدم صفی اللہ نے گیہوں بویا اور نوح نجی اللہ نے پانی دیا اور ابراہیم خلیل اللہ نے کھیتی پاک کی اور کچرا دور کیا اور موسیٰ کلیم اللہ نے کھیت کاٹا اور عیسیٰ روح اللہ نے ڈھیر لگایا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹا بنایا اور روٹی پکائی خود چکھے اور اپنے فرزند کے لئے رکھا وہ فرزند مہدیؑ ہے اور مہدی علیہ السلام نے مہاجروںؓ کو اور سید خوندمیرؓ کو چکھایا۔

13 اور کشف الحقائق میں ہے اہل سلوک اور اہلِ حقائق نے کہا ہے ہر دو محمدوں کی زبان سے قرآن کا بیان ہوگا اور وہ دونوں نبی ومہدی ہیں صلی اللہ علیہما وسلم یعنی اللہ تعالیٰ نبی کی زبان سے ایمان اسلام اور معرفت صفاتی کی اکثریت محبت اسمیہ کی قلت ذاتی معرفت عشق حقیقت ابدی انست اور اتحادی فصول کا بیان فرمائے گا کیوں کہ جب عبودیت میں استقامت حاصل کرلے گا تو پھر وصول الوہیت کی طرف رجوع کر سکے گا اور اگر عبودیت میں مستقیم نہ ہوگا تو کس طرح وصول الوہیت کی طرف رجوع ہو سکے گا کیونکہ اکثر لوگ معیشت اور دنیا کی طرف میل رکھتے ہیں اللہ کے ذکر کو بھول جاتے ہیں

14 اور مہدیؑ کی زبان سے محبت اسمیہ کی اکثریت ذاتی معرفت عشق حقیقت انس ابدی اتحادی فصول اسلام ایمان معرفت صفاتیہ کی قلت کا بیان فرمائے گا کیونکہ جو لوگ نبی علیہ السلام اور توابع نبی علیہ السلام کی رہنمائی سے مستفید نہ ہو سکے تو مہدی علیہ السلام زمانہ آخر میں ان کی رہنمائی کرے گا۔

15 ۔اور صاحبِ مدارک کہتے ہیں (قولہ تعالیٰ) ان علینا جمعه (75:17) سے مراد یہ ہے کہ پھر سینوں میں قرآن کا جمع کردینا اور زبان سے اس کا پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے جب ہم اس کو پڑھتے ہیں تو تو اس کی قراءت کی اتباع کر یعنی امور میں اتباع کر پھر اس کا بیان ہمارے ذمہ ہے یعنی جب اس کی معانی میں اشکال واقع ہو کہ یہ میرا راستہ ہے میں اور میرا تابع بصیرت پر اللہ کی طرف دعوت کرتے ہیں (12:108)۔اس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ من التبعنی سے مراد مہدی علیہ السلام ہیں یہاں ایک اعتراض بھی کیا گیا ہے وہ یہ کہ لفظ من اسم موصول ہے اور الذی کے معنی میں ہے اور یہ معرفہ ہے اور معرفہ بالاتفاق خاص ہوا کرتا ہے لہذا غیر پر صادق نہیں آئے گا واضح ہو کہ اس قول میں مہدی علیہ السلام سے کنا یہ کیا گیا ہے جس طرح شجرہ مبارکہ سے کنایہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایک طاقچہ کی ہے جس میں چراغ ہے چراغ ایک شیشہ کے اندر ہے شیشہ ایسا چمک رہا ہے گویا کہ وہ شیشہ ایک روشن ستارہ ہے یہ چراغ زیتون کے ایک مبارک جھاڑ سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ مشرق میں ہے نہ مغرب میں (24:35) اس مبارک درخت سے مراد نبی علیہ السلام کی ذات ہے

16 اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپؐ میاں سید امین محمدؓ کے زانو پر اپنا سر رکھے تھے اس وقت بندگی سید خوندمیرؓ مہدی علیہ السلام کے حضور میں آئے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے پوچھا کہ کون شخص ہے۔ میاںؓ نے فرمایا بندہ خوندمیر (رضی اللہ عنہ) ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا آوَ جب نزدیک آ کے بیٹھے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے سر کو میاں سید خوندمیر کے زانو پر رکھا اس کے بعد قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی کہہ دو اے محمدؐ یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو خالق کی طرف بینائی پر میں اور میرا قائم مقام (مہدیِ موعود علیہ السلام)(12:108) اس کے بعد فارسی اور گوجری ترجمہ بھی فرمایا (اور فرمایا) کہ میاں سید خوندمیرؓ بندہ جو کچھ کہتا ہے تم سمجھ سکتے ہو میں واضح طور پر نہیں کہہ سکتا زبان کس قدر رکی ہوئی ہے میں خدا کی پاکی بیان کرتا ہوں اور میں مشرکین سے نہیں ہوں اور (حضرت علیہ السلام نے) فرمایا کہ جو شخص خدا کو مقید دیکھے وہ مشرک ہے یعنی مشرک ہے ساتھ شرکِ خفی کے

17 اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ نے معنی اس طرح فرمایا کہ اکثر مومنین مشرک ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور نہیں ایمان لاتے بہتیرے لوگ اللہ پر مگر ساتھ شرک بھی کرتے جاتے ہیں(12:106)۔

18 اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اس آیت کو اپنے گروہ کے حق میں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کرلیا ہے پس ان میں سے بعض ظالم النفسہ ہیں اور بعض متوسط ہیں اور بعض نیکوں میں سبقت لے جانے والے ہیں اللہ کے حکم سے یہی بڑا فضل ہے (35:32) یعنی پس ہم نے کتاب دی ان اشخاص کو کہ جن کو ہم نے اپنے بندوں میں برگزیدہ کرلیا ہے بعض ان میں سے ظالم نفس ہیں یعنی ملکوتی مقام سے کچھ تعلق ہوگا۔ اور باقی مقام ناسوت میں ہوں گے بعض ان میں سے مقتصد یعنی میانہ روی ہوں گے ان کو جبروت سے اندک میلان ہوگا اور باقی ملکوت سے ہوں گے اور بعض ان میں سے سابق بالخیرات ہوں گے یعنی لاہوتی ہوں گے اور یہ سبب ایراث واصطفا کے خطاب منجانب اللہ ہونے سے مراتب بالا کا اللہ کی طرف سے فضل بزرگ ہے اور یہ بھی مہدی آخرالزماںؑ کے گروہ سے ہیں اور بعض ان میں کے ظالم النفسہ ہیں یعنی تھوڑی سی فنا چکھے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض ان میں کے مقتصد ہیں یعنی آدھی فنا چکھے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض ان میں کے سابق بالخیرات ہیں یعنی پورے فانی ہوتے ہیں یعنی اُن تینوں فرقوں میں سے ایک علم الیقین رکھتا ہے اور یہ مرتبہ ملکوتی کا ہے اور دوسرا عین الیقین رکھتا ہے اور یہ مرتبہ جبروتی کا ہے اور تیسرا حق الیقین رکھتا ہے اور یہ مرتبہ لاہوتی کا ہے پس دیکھ اور یہ غور کر کہ تو ان تینوں قسموں سے کونسی قسم میں داخل ہے اگر ملکوتی ہے تو پس یہ مرتبہ بذاتہ مومن کا ادنیٰ مرتبہ ہے اور اگر جبروتی ہے تو خود نعمت ہے اور اگر

لاہوتی ہے تو پس یہ مرتبہ سلطان السلاطین کا ہے اور اگر ان تینوں مقاموں سے باہر ہے تو تو ناسوتی ہے ناسوتی نہیں ہے مگر کافر اور اس میں کچھ شک نہیں ہے

19 اور جان کہ ناسوتی کیا چیز ہے وہ اللہ کو بھولنا ہے اور اللہ کو بھولنا نفس امارہ ہے اور جو لوگ کہ صفت (ناسوتی) سے موصوف ہیں اور شب و روز ان سب کی (ملکوتی، جبروتی، لاہوتی کی) طلب بھی نہیں رکھتے تو یہ لوگ مہدی علیہ السلام سے نہیں ہیں اور جھوٹا دعویٰ کرنے والے ہیں نہ مہدی علیہ السلام سے ہیں اور نہ یارانِ مہدی علیہ السلام سے

20 اور نیز نقل ہے کہ حضرت میراں سید محمد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کلمہ لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ کی چار قسمیں ہیں اول لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ گفتنی، دوم لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ دانستنی، سوم لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ چشیدنی، چہارم لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ شدنی۔ اور تینوں مرتبے انبیاء اور اولیاء کے ہیں اور ایک قسم لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ گفتنی کی جو باقی ہے وہ منافقوں کی صفت ہے جو نفس ایمان بھی نہیں رکھتے افسوس ہزار افسوس ہم جیسوں پر کہ تمام عمر ضائع ہوئی اور ایک بار بھی اِن صفتوں میں سے کوئی صفت ہم میں ظاہر نہ ہوئی

21 اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے اس بندہ کو مہدیؑ کر کے بھیجا ہے اس راستہ (کی دعوت) کے لئے جو حق تعالیٰ نے خاص کر نبی علیہ السلام کو حکم کیا ہے مانند اللہ تعالیٰ کے قول کے کہہ دو اے محمدؐ یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو خالق کی طرف بینائی پر میں اور میرا تابع تام (12:108)

22 اور نیز حدیث ہے کہ وہ میرے نقشِ قدم پر چلے گا اور خطا نہیں کرے گا یعنی ظاہر و باطن میں وہ میری پوری پوری اتباع کرے گا۔

23 چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ رسول علیہ السلام کے قدم بر قدم ہے جیسا کہ مہدیؑ نے خراسان اور شہر فرہ میں مجمع کے درمیان بیان فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ کیا تو نے خدا کو دِل کی آنکھ سے دیکھا فرمایا ہاں ہم نے دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد کیا تو نے خدا کو بال بال سے (ہمہ تن سے) دیکھا فرمایا ہاں ہم نے دیکھا اور نیز یہ فرمایا کہ یہ لو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے گواہ ہیں اس کے بعد بعض خراسانیوں نے کہا کہ یہی ایک گواہ کافی ہے۔ یعنی مولانا درویش نے کہا

24 اور حضرت مہدی علیہ السلام نے اِس اعتبار سے خود کو مہدیِ موعودؑ کہا کہ مہدیؑ کی ذات لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ ہوگئی ہے یعنی پیغمبر کی کامل متابعت کا آئینہ ہے اور نیز اپنی قوم کو اسی پر بلایا اور تحقیق کہ محمدؐ اور مہدی علیہ السلام کا راستہ جو خدائے

تعالیٰ نے مصطفیٰ ﷺ کو حکم کیا ہے (یہی ہے)

25 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اصحابِ رسول ﷺ کی بزرگی ایسی بیان کی کہ یہ دین کے سردار اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحبین تھے اور کوئی شخص ان کے برابر نہ ہوگا۔ اگر چہ وہ اکمل ہو لیکن خدا کی بینائی کے مرتبہ میں ایسے نہ تھے جیسے کہ خاتم الاولیاءؑ تھے اس لئے کہ بار امانت کامل طور پر یہی دو تن ادا کئے ایک تو خاتم النبی صلی اللہ علیہ و سلم دوسرے خاتم الولی علیہ السلام پس جو شخص کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی علیہ السلام سے ہے رات دن اس صفت سے خدا کو دیکھے یا طالبِ صادق رہے اور اگر خدا کو نہیں دیکھا ہے اور طلب بھی نہیں رکھتا ہے تو وہ آنِ مہدی علیہ السلام سے نہ ہوگا۔ مدعی اور بڑا کاذب ہوگا۔ پس اس سے کہدے کہ خاک سر پر ڈالے اور یہ آیت رات دن پڑھا کرے جو کوئی اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہا اور راہ سے بہت دور بھٹکا ہوا ہے (17:72)

26 اور نیز نقل ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام شہر ٹھٹھ گئے (وہاں کا) بادشاہ مخالف تھا عداوت کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے لشکر کا تعین کرنا چاہا اور حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں ایک سپاہی طالب (مولیٰ) ہوا تھا اور مستعد بھی تھا اور کچھ بینائی بھی رکھتا تھا جب سنا کہ لشکر کا تعین ہو رہا ہے تو اس کے دِل میں ہیبت ہوئی اور کہا کہ اتنے چھوٹے اور بڑے ہیں کہتے ہیں کہ ہم بادشاہ کے لشکر کے ساتھ جنگ کریں گے کیونکر مقابلہ ہو سکے گا جب رات ہوئی بھاگ گیا حضرت مہدی علیہ السلام نے سنا اور فرمایا اور وہ اندھا بھی اچھا ہے جو بلا کے وقت ثابت قدم رہتا ہے۔

27 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ حقایق بیان میں نہیں آتے جو کچھ بیان میں آتا ہے وہ سب شریعت ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا شریعت میرے اقوال ہیں اور طریقت میریے افعال ہیں اور حقیقت میرے احوال ہیں

28 اور نیز نقل ہے کہ ملاؤں نے کہا کہ سید محمد حقایق بیان کرتے ہیں (یہ بات) بادشاہ پر گراں ہے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر بندہ حقایق بیان کرے تو تم جل جاؤ گے بندہ محمدؐ کی شریعت بیان کرتا ہے۔ حقایق بیان میں نہیں آتے چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ربوبیت کا راز فاش کرنا کفر ہے

29 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے طالبانِ حق کی مثال یہ بیان فرمائی کہ جو شخص چاہتا ہے کہ نکاح کرے یا میرا نکاح ہو جائے تو مشاطہ کو طلب کرتا ہے اور مشاطہ کو دوست رکھتا ہے بعد ازں نکاح شروع ہوتا ہے اور دلہن آنے کے بعد جلوہ ہوتا ہے یہاں تک تو مشاطہ کی ضرورت ہے اور اس کی حکایت ہر دو جانتے ہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے قسم ہے نجم کی

جب کہ وہ طلوع ہو نہ گمراہ ہوا صاحب (محمدؐ) تمہارا اور نہ اس نے خطا کی اور وہ خواہش نفسانی سے نہیں کہتا ہے نہیں ہے وہ مگر ایک وحی ہے جو وحی کی جاتی ہے سکھایا سخت قوتوں والے نے جو طاقت والا ہے پھر سیدھا کھڑا ہوا اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا پھر قریب ہوا اور پھر اور قریب ہو گیا پس دو کمانوں کا فاصلہ باقی رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ قریب پس اس نے اپنے بندہ پر وحی کی جو وحی کی ضمیر نے (قلب محمدؐ نے) دیکھی ہوئی چیز کے متعلق جھوٹ نہیں کہا کیا تم اس کی دیکھی ہوئی بات پر شک کرتے ہو اور تحقیق کہ اس نے اس کو دوسری مرتبہ دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس وہاں جنت والماویٰ ہے جبکہ ڈھانک لیتی ہے بصر میں نہ چکا چوند ہوئی اور نہ اس نے غلطی کی اس نے اپنے رب کی بڑی نشانیوں کو دیکھا (53:1-18)

30 اور بحر ذات میں مستغرق ہو گیا اور اس کے ساتھ اس کے عمل سے کوئی چیز نہ رہی اور نہ اس کے بصر و سمع سے کوئی چیز رہی اور نہ ادارک رہا اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنی سماعت اور اپنی بصر کے نور کا لباس پہنا دیا تو اس نے حق کو نورِ حق سے دیکھا اور حق کی سماعت سے سنا تو گمان کیا کہ وصال ہو گیا نہ قریب ہوا اور نہ دور ہوا کیوں کہ میدان کبریا دوری اور نزدیکی کی علتوں سے پاک ہے

31 اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی دونوں انگلیاں ایک دوسری میں ملائیں اور فرمایا کہ محمد اور خدا ایسے (وصل) ہو گئے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر نزدیک ہوا اور پھر اور نزدیک ہوا پس دو کمانوں یا اس سے بھی قریب کا فاصلہ رہ گیا (53:8-9) اور حضرت مہدی علیہ السلام ایسے ہی ہو گئے کہ بیان میں نہیں آ سکتا۔

32 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو سردی بہت ہوتی تھی ایک انگیٹھی سامنے اور دوسری پیچھے رکھتے تھے کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ خوندکار عاشق کی صفت ایسی ہی ہونی چاہیئے کہ ہمیشہ عشق کی جلن میں رہے؟ اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے جواب فرمایا کہ جس وقت عروس سلام کے لئے آتی ہے اور سلام کرتی ہے تو اس کو جواب میں کہتے ہیں کہ خنک اور نیک بخت رہ یعنی ہمیشہ سہاگن رہ

33 حضرت مہدی علیہ السلام سے بعض اشخاص نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہ آپ ہر لحظہ ہنستے ہو اور روتے ہو اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت کہ عاشق و معشوق ایک جگہ ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کے درمیان کس قدر ناز بازی ہوتی ہے گوجری زبان میں فرمایا کہ جھنکاٹ ہوتا ہے۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے پھر قریب اور قریب ہو گیا (53:8) وجدان اسرار کی فرحت سے ہنستے ہیں اور روتے ہیں اور رقص کرتے ہیں اور لذت حاصل کرتے ہیں اسرار کے معلوم کرنے سے اور ان اسرار کو اغیار سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔

قطعہ

میں تیری ذات بن گیا اور تو میری ذات بنا
میں تن بنا تو جان بنا
تا کہ اس کے بعد کوئی یہ نہ کہے
کہ میں اور ہوں تو اور ہے

34 اور نیز تمہیدات عین القضات سے منقول ہے کہ پس تھا فاصلہ دو کمانوں کا یا زیادہ قریب پس وحی کی اپنے بندہ پر جو کرنا تھا(53:8-10)۔کیا جانتا ہے تو کہ کیا کہا ہے جب عاشق معشوق کو کنار میں لیتا ہے تو کیا بے ہوش نہیں ہوتا ہے؟ اور گر گئے موسیٰؑ بے ہوش ہو کر(7:143) یہ معنی ہوتے ہیں

35 نیز مصطفےٰؐ نے یہ حدیث فرمائی ہے کہ جب میں معراج کی رات میں خدا کی درگاہ میں پہنچا اور جب مقام قریب کو پہنچ گیا تو پس وحی کی اپنے بندہ پر جو وحی کی اپنے ہاتھ کو میرے شانے پر رکھا میں نے اس کی انگلیوں کی سردی پائی۔

36 اور نیز نقل ہے بندگی سید خوندمیرؓ سے میں نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ تمام عالم میں دو مسلمان معلوم ہوتے ہیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سید خوندمیرؓ تم یہ بات کیا کہتے ہو بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ ہاں میراں جی سے معلوم ہوا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کون دو ہیں میاںؓ نے فرمایا ایک محمد رسول اللہ ﷺ اور دوسرے محمد مہدی مراد اللہ علیہ السلام اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے۔بعض انبیاءؑ کا سر مسلمان ہوا تھا اور بعض ناف تک اور بعض سیدھے پہلو تک اور بعض کے دونو پہلو مسلمان ہوئے مگر یہی دو تن سرتاپا مسلمان ہیں

37 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے ایک ملاّ نے حق کی بینائی کے متعلق بحث کی اور کہا کہ دنیا میں اللہ کی رویت جائز نہیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی نے جائز بھی رکھا ہے اس کے بعد ملاّ نے کہا کہ ہاں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے بصیروں کا مذہب اختیار کیا ہے تم اندھوں کا مذہب اختیار کرو۔

38 نیز رسالہ محبت نامہ الٰہی سے منقول ہے کہ رسول ﷺ غار حرا میں ذکر خدا میں مشغول ہونے کے لئے گھر سے

نکلے راستہ میں ایک شخص نے ملاقات کی اور کہا السلام علیک یا محمد رسول اللہ ﷺ رسول علیہ السلام نے کہا علیک السلام پوچھا کہ کون ہے تو اس نے کہا میں میں ہوں اور تو تو ہے اور سامنے سے غائب ہوا آگے بڑھ گیا صورت بدل کر ملاقات کی اور کہا السلام علیک اے رسول اللہ ﷺ اور اے حبیب اللہ اور اے خاتم النبیین اور اے سید المرسلین۔ پیغمبر علیہ السلام نے کہا وعلیک السلام اور پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ میں عرش وکرسی کا مالک ہوں اور میں ہی جیش کا ہادی ہوں اور میں ہی رب ہوں اور سامنے سے غائب ہوا پھر آگے بڑھا ایک دوسرا ہی شخص ملا اور کہا سلام ہے آپ پر اے اللہ والے اور اے رسول اللہ ﷺ اور میں اللہ کا حبیب ہوں اور آپ بھی اللہ کے حبیب ہیں آپ نے پوچھا کہ تو رب ہے تو کہا کہ میں رب ہوں اور تو اللہ کا رسول ہے اور تو اللہ کا حبیب ہے اس نے پوچھا کہ دعوت کا معنی کیا ہے حضرت رسواللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلق کو حق کی طرف پہنچانا اس نے کہا کہ تو در پردہ کیا کہتا ہے ویسا ہی کہہ کہ خلق کو گردانتا (یہ کہکر) بازو ہوا اور سامنے سے غائب ہو گیا حضرت رسول علیہ السلام آگے بڑھے اور غار حرا میں آئے خدا کو تمام موجودات عرش کرسی وغیرہم کے ساتھ غار حرا میں دیکھے اور خود پر نظر کی اور جانا جو کچھ کہ خود میں تھا ظہور پایا فرمایا نبی علیہ السلام نے جس نے کسی چیز کو طلب کیا اور کوشش کی تو پالیا۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کسی دروازہ کو ٹھوکا اور اصرار کیا تو داخل ہو گیا۔

39 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ترکِ وجود کو عمل صالح

40 فرمایا ایک درویش کو نزع کی حالت میں لوگوں نے پوچھا کہ کیا تو کچھ آرزو رکھتا ہے (بیان کر) تا کہ ہم لائیں کہا کہ ایسا عدم (چاہتا ہوں) کہ اس کے لئے وجود نہ ہوتا جانے تو کہ یہی وجود فساد ہے

41 نبی علیہ السلام نے فرمایا مرنے سے پہلے مرو حاصل کرو

42 نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں کوئی مقرب فرشتہ سما سکتا ہے نہ نبی مرسل کہ نبی کی ولایت نبی کی نبوت پر فضیلت رکھتی ہے اور یہاں ایک راز ہے کہ ولایت میں یعنی ولایت لی مع اللہ میں نبوت نہ ہوگی اس میں ولایت ہی رہے گی از رسالۂ جامِ جہاں

43 اے عزیز نبوت کی صفت ظاہر تھی وضع صورت کرتی تھی اور صورت ظاہر کرتی تھی یہ کئی ہزار پیغمبر جو آئے ان سبھوں نے وضع صورت کی اور وضع صورت تمام ہو چکی اب ولایت ہے جو حقایق کو ظاہر کرتی ہے (اس ولایت کے خاتم کو) صاحب زماں کہا گیا ہے وہی ولی ہے (وہی ختم ولی ہے) جب مبعوث ہو تو ولایت ظاہر ہوگی۔ اور حقایق آشکارا ہوں گے اور

صورت (نبوت) پنہاں ہوگی

44 اور نیز مراۃ العارفین میں اس طرح لکھا ہے کہ نبوت جز ہے ولایت کی نبی علیہ السلام نے فرمایا میں ایسی قوموں کو پہچانتا ہوں جو اللہ کے پاس میرے درجہ میں رہیں گے وہ نہ نبی ہیں نہ شہید لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے

45 اور مراۃ العارفین میں منقول ہے بعض نے کہا ہے کہ ولایت نبوت سے افضل ہے

46 اور نیز نقل ہے ہم نے (یہ نقل) بندگی میاں سید خوندمیرؓ، میاں نعمتؓ، میاں دلاورؓ اور بہت سے مہاجرینؓ سے سنی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام انبیاءؑ کی انتہاء اور مصطفےٰ ﷺ کی ابتداء اور ختم نبوت محمد ﷺ کی انتہا اور ختم ولایت محمد ﷺ کی ابتداء

47 اور نیز نقل ہے بندگی سید خوندمیرؓ اور اکثر مہاجرینؓ سے ہم نے سنا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں شریعت میں اور متبوع ہیں معنی میں

48 اور نیز نقل ہے کہ تمام انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین منتہی ہیں اور محمد رسول اللہ علیہ السلام اور محمد مہدی علیہ السلام (مراد اللہ) مبتدی ہیں

49 اور نیز صاحب فصوص نے ایسا کہا ہے کہ اگر خاتم الاولیاء حکماً خاتم انبیاء کی شریعت کا تابع ہے تو یہ بات اس کے مرتبہ کو نہیں گھٹا سکتی اور نہ ہمارے اس بیان پر کوئی مناقضہ وارد ہوسکتا ہے کیونکہ وہ (خاتم الاولیاءؑ) ولایت میں متبوع ہے

50 اور نیز میاں الہداد حمیدؓ سے منقول ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو آخری تین سال میں ولایت میں سیر تھی اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں فرمانِ خدا ہے کہ اور اپنے پروردگار کا ذکر کرتا رہ جی ہی جی میں گڑگڑاتا اور ڈرتا ہوا اور دھیمی آواز سے بولنے میں صبح و شام اور تو غافلوں سے مت ہو (7:205) نیز یاد کرو اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے اس کو حد سے بڑھنے والے خوش نہیں آتے اور نہ فساد کرو زمین میں اصلاح کے بعد اور اس کو پکارتے رہو ڈر اور توقع ہے کچھ شک نہیں کہ اللہ کی رحمت قریب ہے نیک لوگوں سے (7:55-56) نیز اور ذکر کر اپنے پروردگار کا جب تو بھول جائے (18:25) اور ایسی بہت سی آیتیں نازل ہوئیں آخری تین سال میں کہ نبی علیہ السلام کو ولایت کی سیر تھی

51 اور نیز نقل ہے ہم نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے چند بار سنا ہے (میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) ہم نے ایک روز مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا اور مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم کو حق تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ جو احکام کہ ولایت محمدیؐ سے تعلق رکھتے ہیں مہدی علیہ السلام کے واسطہ سے ظاہر ہوں اور نیز فرمایا کہ پھر تحقیق اس کا بیان ہمارے ذمہ ہے (75:19) یعنی مہدی علیہ السلام کی زبان سے جو وحی زبانی کی اطلاع سے مبین قرآن ہے اور جو قرآن کا بیان تعلیم رحمٰن سے کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ رحمٰن میں فرمایا ہے۔ رحمٰن نے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) قرآن کی تعلیم دی انسان (مہدی علیہ السلام) کو پیدا کیا اس کو بیان کی تعلیم کی (4-55:1) یعنی رحمٰن جس نے تجھے پیدا کیا اور تیری پرورش کی تو جس چیز کا عالم نہ تھا تجھے اس کی تعلیم کی یعنی قرآن اور ایمان کی تعلیم کی اور اسی طرح مہدی علیہ السلام آخر الزماں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث علم کتاب وایمان کا عالم اور حقیقت وشریعت ورضوان کا بیان کرنے والا ہے یعنی اس کو معنی کے بیان کا دانا کیا چنانچہ (فرمانِ خدا ہے کہ) پس جب ہم اس کو پڑھیں تو تو اس کی قراءت کی اتباع کر پھر تحقیق اس کا بیان ہمارے ذمہ ہے (19-75:18) اس لئے کہ محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کی حاجت نہ تھی کیونکہ آپ خود عربی تھے اور سننے والے بھی وہی (عرب) تھے اور امام مہدی علیہ السلام خود عجمی تھے اور آپ کے کل مصاحبین بھی عجمی تھے چنانچہ فتوحات مکی میں مہدی علیہ السلام اور صحابہ مہدی علیہ السلام کا ذکر منقول ہے اور وہ لوگ عجمی ہیں ان میں کوئی عربی نہیں ہے لیکن وہ سوائے عربیت یعنی سوائے قرآن کے بات نہیں کریں گے اظہار ولایت کا وقت تھا اور اس کا عمل حقیقت پر ہوتا ہے کیونکہ ظاہر شریعت خود وہی ہے لیکن اس زمانہ میں حقیقت کی کمی ہوگی

52 خواجہ کائنات علیہ السلام نے فرمایا تحقیق دین کا ابتداء اِس حال میں ہوئی کہ وہ غریب تھا اور عنقریب دین اپنی ابتدائی حالت کی طرف عود کرے گا پس غربا کو مژدہ ہو

53 اور نیز فرمایا کہ میری امت کی مثال بارش کی مثال ہے نہ معلوم اس کا پہلا حصہ اچھا ہے یا پچھلا حصہ مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ یہ قرآن مجھ پر وحی کیا گیا ہے تا کہ میں تم کو اس کے ذریعہ سے ڈراؤں اور وہ ڈرائیگا جو میرے مرتبہ کو پہنچا (6:19) من بلغ سے مراد مہدی علیہ السلام ہے یعنی وہ جو میری اولاد سے ہے اور جو میری مرتبہ میں ہے

54 نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ جب قرآن کے بیان اور ہدایت پر مقرر ہو جائے تو تفسیر میں دیکھو کہ انہوں نے کیا کہا ہے بیان کے وقت چند تفسیریں موجود رہتی تھیں ہر ایک مفسر نے کچھ کچھ کہا ہے بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ انہوں نے ٹھیک نہیں کہا اور بعض کے متعلق فرمایا کہ کچھ ٹھیک کہا ہے بعد ازاں برادروں نے تفسیروں کو بند کیا، بندگی میاںؓ

نے تھوڑی دیر تک آنکھیں بند کرلیں بعد ازاں کھولدیں اور جو معنی کہ مشکل تھے بیان فرمایا تمام برادروں پر (وہ معنی) حل ہوگئے اور فرمایا کہ قرآن کا معنی یہ ہے جس طرح سے کہ آپ نے فرمایا اور بعض وقت دیر تک اپنی آنکھیں بند رکھتے اور کچھ نہ فرماتے بلکہ فرماتے کہ دل میں تو (معنی) آتا ہے لیکن مہدی علیہ السلام سے سننے کے بغیر (بیان کرنا) دیانت نہیں اور یقین جانو کہ یارانِ مہدی علیہ السلام میں کسی نے ایسا بیان نہیں کیا ہے

55 اور نیز یہ حکایت موضع کھانبیل کی ہے کہ مہاجرانِ مہدی علیہ السلام میں سے ہر ایک (مثلاً) میاں سید خوندمیرؓ میاں نظامؓ میاں نعمتؓ میاں ملک جیوؓ میاں دلاورؓ ومیاں یوسفؓ، میاں سید سلام اللہؓ، میاں شیخ محمدؓ، میاں مانک جیو خواجہؓ، میاں خوندملکؓ، میاں بھائی مہاجرؓ، میاں حیدرؓ، میاں سعد اللہؓ، میاں ابراہیم سندھیؓ، ملک محمدؓ، میاں حسین ناگوریؓ، اور دوسرے مہاجرانِ مہدی علیہ السلام بھی تھے اور کئی سو طالبانِ مولیٰ تھے ظہر کی نماز کے بعد بندگی میاںؓ نے مہاجرینؓ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ آپ بیان کرو۔ تو تھوڑی دیر تک سب خاموش رہے کسی نے بیان نہیں کیا بعد ازاں کھڑے ہوگئے اور و نیز عصر کے بعد ایک دوسرے کو (بیان کے لئے) کہتے رہے (لیکن) سب خاموش تھے بیان نہیں کئے اس کے بعد سید الساداتؓ نے دیر تک آنکھیں بند رکھیں بعد ازاں جماعت میں فرمایا کہ بندہ کے دِل میں یہ بات آئی تھی کہ یہ بندہ کون شخص ہے کہ مہاجرینؓ کے درمیان میں (قرآن کا) بیان کرے اس (خیال) کے ساتھ ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف بندہ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ اے سید خوندمیرؓ تم بیان کرو بعد ازاں سید الساداتؓ نے اسی مجلس میں بیان فرمایا قولہ تعالیٰ اور بعض لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر علم و ہدایت اور بغیر کتاب روشن کے پھیر کر اپنے پہلو کو (غرور سے) تاکہ گمراہ کریں اللہ کی راہ سے (دین حق سے) (22:8-9) نیز توبہ کرنے والے عبادت گزار ثنا کرنے والے اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے رکوع سجدہ کرنے والے نیک کام کو کہنے والے اور بُرے کام سے منع کرنے والے اور اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے والے اور تو مومنوں کو خوشخبری سنادے (9:112) اور فرمایا کہ جس شخص میں یہ چھ صفتیں موجود ہوں وہ امر معروف اور نہی منکر کرسکتا ہے پس ہر وہ آدمی جو کسی کو ایسے کام کا حکم کریں جس پر خود عامل نہ ہو تو وہ اس وعید کا مستحق ہے قول اللہ تعالیٰ کا ہے تم کیوں کہتے ہو ایسی بات جو خود نہیں کرتے (61:2) دوم یہ کہ تم اچھے نہیں کہلا سکتے جب تک توریٰت وانجیل کو قائم نہ کرو (5:68) سوم یہ کہ کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہو کیا تم عقل نہیں رکھتے (2:44) عالم وہ ہے کہ عامل ہو ورنہ قیامت کے روز انیسویں گروہ میں داخل ہوں گے اور ان کے منھ سے آگ کے شعلے نکلتے رہیں گے فرشتے کہیں گے کہ الٰہی یہ کون لوگ ہیں تو فرمان ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں دوسروں کو نیکی کا حکم کرتے تھے اور خود (عمل) نہیں کرتے تھے۔ آج ان کی یہ سزا ہے

56 اور نیز نقل ہے جو شخص کہ اپنے علم کے موافق عمل نہ کرے تو اس کا وعظ (لوگوں کے) دِل سے ایسا ڈھل جائے گا جیسے بارش کا قطرہ پتھر سے

57 اور نیز نقل ہے کہ بزرگوں کی عادت ایسی تھی کہ بیان کرنے کے لئے تحریر کو حفظ کرتے تھے بعض کا قول ہے بلکہ حق سے خلق کو پہنچاتے تھی۔

تیرھواں باب

امر معروف نہی منکر کے بیان میں

1 کتاب معدن المعانی سے منقول ہے عالم کو چاہیئے کہ خود عمل کرے اس وقت دوسروں کو کہے تا کہ اس وعید کے تحت نہ آئے۔تم کیوں کہتے ہو ایسی بات جو خود نہیں کرتے (61:2) جو شخص ہدایت یافتہ ہوتا ہے دوسروں کو راہ دکھاتا ہے چنانچہ مصطفیٰ ﷺ کو (خدائے تعالیٰ نے) فرمایا کہ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو تو نے ہمارے پیغام کو پہنچایا ہی نہیں(5:67)۔

2 اور نیز مہدی علیہ السلام و یارانِ مہدی علیہ السلام کا بیان یہی ہے داعی الی اللہ میں یہ صفت چاہیئے۔

3 اور حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حیات دنیا کا وجود کفر ہے یعنی جان سے جینا کہ اس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں اور فرمایا جو شخص حیاتِ دنیا طلب کرتا ہے یا اس کے (طالبِ حیاتِ دنیا کے) ساتھ صحبت رکھتا ہے یا اس کے گھر جاتا ہے یا اس سے الفت رکھتا ہے وہ ہماری آن سے نہیں اور آنِ محمد ﷺ سے نہیں اور آنِ خدا سے نہیں ہے۔

4 فرمایا کہ ہجرت خانماں سے (گھر اور اسباب چھوڑنا) فرض عین ہے اور توکل و تسلیم (اختیار کرے) اور خلق سے بے طمع رہے تعین کو ترک کرے اور نفع و نقصان کو خدا کی طرف سے دیکھے اور خلق سے عزلت کرے اور ہمیشہ خلوت ذکر فکر توجہ اور مراقبہ میں رہے عشق تجرید و تفرید تزکیہ تخلیہ تصفیہ شرح صدر طلب محبت فنا قرب اور وصالِ ذات حاصل کرے اور اگر یہ مذکورہ صفات نہیں رکھتا ہے تو وہ داعی (الی اللہ) نہ ہوگا (اور اس کا وعظ) سودمند نہ ہوگا

5 نیز نقل ہے کہ میاں نظامؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو بندہ خلوت کی جگہ رہتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہاں رہنا چاہیئے کہ کسی سے کوئی بات سنو یا خود کہو دوسروں کو سناؤ

6 اور نیز بندگی میراں سید محمودؓ سے منقول ہے کہ میاں ملک جیوؓ مہاجر مبشر مہدیؑ تھے اور کئی سو طالب مولیٰ گھر اسباب چھوڑ کر میاں مذکور کے دائرہ میں تھے میراں سید محمودؓ نے فرمایا میاں ملک جیوؓ کو چاہیئے کہ مہاجرانِ مہدیؑ کی صحبت اختیار کریں اور نیز بندہ ولی یوسفؒ نے میاں ملک جیوؓ سے سنا ہے کہ جو شخص خدا سے ہر روز نئی خبر معلوم نہ کرے وہ شخص خدا سے نہ ہوگا ذات ایسی تھی (مگر ایسی ذات کو بھی صحبت میں رہنے کی ہدایت کی گئی)

7 نبی علیہ السلام نے فرمایا تو محکوم بن حاکم مت بن۔ اور صفت دوم نبی علیہ السلام نے فرمایا تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کو اپنے حکم سے امت کو دعوت الیٰ اللہ اور ہدایت کرنے یعنی صراط مستقیم کی طرف بلانے کے لئے مبعوث فرمایا چنانچہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے اے نبی ہم نے تجھ کو بھیجا ہے گواہی دینے والا اور خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا اور بلانے والا اللہ کی طرف اللہ کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ (بنا کر) اور خوشی سنا دے مومنوں کو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے (33:45-47)۔ جس شخص میں کہ صفات مذکورۂ بالا ہوں ویسے اشخاص مرشد ہیں ان کی پیروی کرنی چاہیئے

8 نبی علیہ السلام نے فرمایا میرے اصحاب تاروں کے مانند ہیں تم جس کی پیروی کروگے ہدایت پر رہوگے۔ اور مہدی علیہ السلام کے صحابہؓ بھی تارے ہیں اور جو شخص کہ ان کے قدموں کے نیچے مرجاے وہ حکمی مومن ہوگا۔ اور جو شخص تخلقوا باخلاق اللہ کی صفت حاصل کرے۔ اور اس کا قول وفعل امر اللہ کے موافق ہو تو ان کے طفیل سے بھی نجات ہوگی ورنہ قرآن میں بہشتیوں کی صفت مشکل ہے قول اللہ تعالیٰ کا ہے کیا تم خیال کرتے ہو کہ چلے جاؤ گے جنت میں حالانکہ تم کو پیش نہیں آئی ان جیسی حالت جو تم سے پہلے ہو گزرے اور پہنچیں ان کو سختیاں اور تکلیفیں اور جھڑ جھڑاے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا پیغمبر اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے کہ کب آوے گی مدد اللہ کی؟ سنو اللہ کی مدد قریب ہے (2:214)۔

9 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جنت کو بکریوں کی ڈڈی سمجھے ہو اللہ کی قسم تم جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگے حتیٰ کہ ہو جاؤ تم مانند اولے کے جو آسمان سے گرتا ہے اور زمین تک پہنچ نہیں سکتا اور اس زمانہ میں ہر ایک شخص مرشدی اور دائرہ کی ہوس کرتا ہے نہیں کرنی چاہیئے نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ تو محکوم بن حاکم مت بن اب طالبی مشکل ہے اور مرشدی آسان ہے۔

فصل: خوفِ خدا کے بیان میں

10 اور فضلؒ اکثر آپ روتے تھے اور بار بار اس آیت کو پڑھتے تھے ان پر اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوگئی جس کے ظہور کی ان کو توقع نہ تھی (39:47) اور روتے تھے پھر فرماتے تھے انہوں نے اعمال کئے اور اس کو نیکیاں تصور کئے یکا یک ان کو معلوم ہوگیا کہ وہ برائیاں تھیں اور یہ ان کے لئے ظاہر ہوتا رہے گا جب تک وہ سمجھے رہیں گے اور اکثر آپ اس آیت کو پڑھا کرتے تھے۔ اور اللہ جانتا ہے تمہارے اعمال اور ہم ضرور تم کو آزمائیں گے تاکہ معلوم کرلیں تم میں جہاد کرنے والوں اور صابر بندوں کو اور جانچ لیں تمہارے حالات کو (47:30-31)

11 پھر فرماتے تھے اے میرے خدا اگر تو نے ہم کو رسوا کردیا اور ہلاک کردیا اور ہماری پردہ دری کردی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (جنھوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں) ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے جہاں سے وہ نہ جانیں گے (7:182) چنانچہ فرمانِ خدا ہے کہ کہدو (اے محمدؐ) اگر تم چھپاؤ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اسے ظاہر کرو بہر حال اللہ اس کو جان ہی لے گا (3:29) اور اگر (کوئی عمل) لوگوں سے چھپا کر کروں تو کل قیامت کے روز میں عمل اور نیت کا بدلہ حق تعالیٰ سے پاوں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال نیتوں ہی سے ہیں

12 اور نبی ﷺ نے فرمایا آدمی مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا دل زبان سے موافق ہوجائے اور اس کی زبان اس کے دل سے موافق ہوجائے اور اس کا قول و عمل مخالف نہ ہو

13 اور اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے تحقیق فرمایا کہ فرمایا رسول ﷺ نے لایا جائے گا آدمی کو قیامت کے دن پس ڈالا جائے گا آگ میں پس ڈھل جائیں گے اس کے پالان آگ میں پس چکی میں لگایا جائے گا اس آگ میں مانند چکی میں لگائے جانے گدھے کے اس کی چکی میں پس جمع ہوں گے اہل جہنم اس کے پاس پس کہیں گے اے فلاں تیرا کیا حال ہے کیا تو ہم کو نیک کام کا حکم نہیں کرتا تھا اور کیا تو ہم کو برے کام سے منع نہیں کرتا تھا تو کہے گا میں تم کو امر بالمعروف کرتا تھا اور خود عمل نہیں کرتا تھا اور تم کو منکر سے روکتا تھا اور خود اس کا مرتکب ہوتا تھا علم اور قرآن کی طرف ترہیب کے ساتھ بلانا بددعا کرنا ہے انسان کا اپنے حق میں اور اپنی اولاد اور خادم اور مال کے حق میں اور ترہیب کے یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور اس کا قول اس کے فعل کے خلاف ہو۔

فصل: افسوس کے بیان میں

14 فرمانِ خدا ہے کہ اے میری پشیمانی اس چیز پر کہ میں نے تقصیر کی خدا کے کام میں اور البتہ میں تھا مسخرہ پن کرنے والوں میں سے (خدا کی کتاب اوراس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ) یا کہے گا تو اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو البتہ میں پرہیز گاروں سے ہوتا یا کہے گا تو جس وقت عذاب کو دیکھے گا کاش پھر ایک بار مجھے زندہ کیا جائے تو میں نیک بن جاوں گا اس وقت خدا فرمائے گا کیوں نہیں تحقیق مری آیتیں تیرے پاس آئیں پس تو نے انھیں جھٹلایا اور غرو کیا اور تو کافر ہو گیا (39:56-59)

15 اور جس روز کہ صور پھونکا جائے گا (اس کے متعلق) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جب صور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان اس روز نہ رشتہ داریاں ہوں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے گا پس جن لوگوں کی نیکیاں زیادہ ہوں گی تو پس وہی لوگ کامیاب ہوں گے اور جن کی نیکیاں کم ہوں گی تو پس یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی ذاتوں کو خسارہ میں ڈال دیئے یہ لوگ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے لپٹے گی ان کے چہروں کو آگ اور وہ لوگ اس میں تباہ وسیہ رہیں گے (23:101-104)

16 فرمان ہوگا کیا میری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی نہیں جاتی تھیں اور تم ان کی تکذیب کرتے تھے تو وہ کہیں گے اے رب ہمارے ہماری بدبختی نے ہم پر غلبہ کیا اور ہم گمراہ قوم تھے اے رب ہمارے نکال ہم کو دوزخ سے پھر اگر ہم عود کریں (برے کاموں کی طرف) تو پس تحقیق ہم ظالم ہیں تو بعد اس کے فرمان خدا ہوگا فرمائے گا پڑے رہو پھٹکاری میں (دوزخ میں) اور مجھ سے بات مت کرو (23:105-108) اور جس دن ظالم آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو افسوس سے کترے گا کہے گا کاش کاش میں رسول علیہ السلام کے ساتھ کوئی سبیل بنالیتا کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا اس نے مجھے اللہ کے ذکر سے بہکا دیا اس کے بعد کہ وہ مجھ تک پہنچ چکا تھا اور شیطان انسان کو بہت رسوا کرنے والا ہے (25:27-29) کیا اچھی حسرت ہے پس وہاں کیا کام آئے گی فرمانِ خدا ہے کہ اس نے گنوائی دنیا اور آخرت یہی ہے صریح گھاٹا (22:11)۔ کیا ہی ہلاکت ہوگی اس وقت جو ہم کہیں گے اور جب وہ وہاں سے تنگ مکان میں ڈالدیئے جائیں گے مشکیاں کسے ہوئے تو وہاں وہ موت کو پکاریں گے (25:14) تو حکم ہوگا مت پکارو تم آج ایک موت کو اور پکارو تم بہت سی موتوں کو (25:14) فرمانِ خدا ہے کہ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں سوچ لے جس کو سوچنا ہو اور تمہارے پاس پہنچا تھا ڈرانے والا (35:37)

17 افسوس ہم پر کہ ایک مٹھی خاک ہماری قبر پر بندگی سید محمود ثانی مہدیؓ یا بندگی سید خوندمیرؓ (کے ہاتھ) کی نہ پڑی

افسوس صد ہزار افسوس زندگی پر لعنت ہے موت نہ آئی کیا بدبختی ہے۔

اگر تو مجھے اپنے دروازہ سے چلا دیگا تو میں بغیر تیرے سیاہ رو ہو جاونگا

میں اپنے سیاہ رو کو تیرے دروازہ سے کہاں لے جاؤں

فصل: تاویل درتطبیق کرنے والوں کے بیان میں ۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے (نقول کے) بیان میں

18 بعض لوگ ان نقول کی تطبیق اور تاویل میں پڑتے ہیں یہ (بات) حضرت مہدی علیہ السلام کے خلاف ہے

19 اور نیز واضح ہو کہ جو شخص اس وقت مہدیؑ اور یارانِ مہدی علیہ السلام کے نقول اور مہدیؑ اور یارانِ مہدی علیہ السلام کی روش بیان کرے تو اس کو مسخرگی کے طور پر نقلیہ اور منقولیہ کہتے ہیں اور اگر اس وقت احادیث رسول علیہ السلام کو جمع کرنے والا موجود ہوتا تو نہیں معلوم اس کا نام کیا رکھتے حالانکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام میں منع کیا ہے اور ایک دوسرے کو بُرے لقب سے مت پکارو ایمان لانے کے بعد فاسقی بدنامی ہے اور جو کوئی توبہ نہ کرے پس وہی ظالم ہے

20 اور ان نقلوں پر اعتبار نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ معتبر نہیں اس لئے کہ (یہ نقول) ہمارے حال اور ہمارے زمانہ کے موافق نہیں حالانکہ (مہدیؑ نے) ان نقول اور قرآن کی آیتوں کو اللہ کے حکم سے بیان فرمایا ہے

21 چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے دنیا کے طالب کو کافر فرمایا

22 اور ہجرت کے تارک کو منافق

23 فرمایا اور تارکانِ ہجرت سے دوستی رکھنے سے منع کیا

24 اور ذکر قلیل کو منافقوں کی صفت فرمائی اور تین پہر کے ذکر کو ذکرِ قلیل فرمایا ہے

25 اور نیز ایک شخص نے جالور کا قصد کیا تو ایک شخص نے اس کو مہدی علیہ السلام کے نقول کہا کہ طالبانِ دنیا اور تارکانِ ہجرت کی طرف نہیں جانا چاہیئے تو ملک الہدادؓ کے دائرہ کے ایک شخص نے غصہ میں آ کر کہا کہ اٹھ جا اور غیبت چھوڑ دے اس زمانہ میں مہدی علیہ السلام کے نقول غیبت ہو گئے ہیں

26 اور بعضے نقول میاں عبدالکریم کے دائرہ میں (مذکور) تھے اور عرض کیا کہ یہ نقل صحیح ہے کہ مہدی علیہ السلام نے طالبِ دنیا کو کافر فرمایا ہے اور حکم سے خدا کے اور موافق آیت کے ترجیح دی ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے جو شخص حیاتِ دنیا کا ارادہ رکھتا ہے الخ (11:15) اور دوسری بہت سی آیتیں بھی فرمائی

27 اور نیز نقل ہے کہ بندگی حضرت مہدی علیہ السلام سر دھونے کے لئے تل کا تیل سر میں ڈالے تھے کوئی شخص

ملاقات کے لئے آیا تو اس کو (مہدی علیہ السلام) کہلا بھیجے کہ اگر تمہاری رضا ہو تو سر سے تیل دور کروں اس نے عرض کروائی کہ سر سے تیل دور کر کے کرم کریں حضرت مہدی علیہ السلام سر پر کلاہ رکھے ہوے سر میں تیل بھرا ہوا باہر آئے اس نے عرض کیا کہ خوندکار سر سے تیل کیوں نہیں دور کئے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم خدا کے طالب ہو بے حد عشق کے ساتھ آئے ہو ہم کیونکر سر سے تیل نکالنے میں مصروف رہیں اور یہ نقل مشہور ہے اور یہ روش (مہدی علیہ السلام) مہاجرانِ مہدیؑ میں بھی تھی

28 اور نیز نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے کہ کوئی شخص سلام کے لئے سر جھکاتا ہے تو فرمایا کہ یہ رکوع ہوتا ہے جب دونو مونڈھے جھکایا تو سجدہ ہوا اور غیر خدا کو سجدہ روا نہیں

29 نیز خواجہ محمود نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے عرض کیا میں جبل الملک کا ملازم ہوں اس کو کیونکر سلام کروں ان کی (ملازمین کی) روش ایسی ہے کہ سر جھکاتے ہیں بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ ایک طرف کان ان کی جانب جھکا دیں

30 اور نیز واضح ہو کہ رسول ﷺ سے یاروں نے پوچھا کہ ہم آپ کو سلام کے عوض سجدہ کیوں نہ کریں جیسا کہ اہل عجم بادشاہوں کو سجدہ کرتے ہیں تو فرمایا کہ غیر خدا کے لئے سجدہ جائز نہیں

31 نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ اللہ کے سوائے کسی اور کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم کرتا کہ اپنے شوہر کو اس پر اس کے عظمت حق کی وجہ سے سجدہ کرے۔

32 بعض صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کو ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے کو کرتے ہیں کیا ہم آپ ؐ کو سجدہ نہ کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے سوائے کسی کو سجدہ نہیں کرنا چاہیئے لیکن تم آپس میں ایک دوسرے کی عزت کرو اور اہلِ حق کا حق پہچانو۔

33 اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں بیان سننے کے بعد ہر ایک اپنے اپنے حجرہ کی طرف ایسے جاتے کہ کسی کی خبر کسی کو نہ ہوتی

34 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام طالبانِ مولیٰ کے حجروں میں جاتے تھے اور جس طالب کو خدا کی یاد میں لیٹا ہوا پاتے بہت خوش ہوتے اور شفقت کرتے اور فرماتے کہ لیٹے رہو بندہ بیٹھتا ہے۔اس کی پروا نہیں ہم تمہارا جسم

سلائیں اور اگر کسی کو حجرہ میں نہ پاتے تو فرماتے کہ بے ڈھنگے ہیں

35 اور نیز موضع بھیلوٹ میں بندگی میاں سید محمودؓ کے پاوں میں درد تھا چھوٹی چار پائی پر لٹے ہوے گھر لیجاتے تھے وہی دو شخص اٹھاے ہوئے لاتے تھے ہمراہ زیادہ لوگ نہ تھے بلکہ تھوڑے ہمراہ چل رہے تھے (ثانیِ مہدیؓ) نے رخ پھیر کر جماعت خانہ کی طرف دیکھا ملک معروفؓ اور میاں لاڑؒ کھڑے ہوئے تھے ان کے اطراف بعضے برادر کھڑے ہوئے تھے جو کچھ بیان ہو چکا تھا (اس کے متعلق) فرماتے تھے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اِس مقام میں یہ معنی فرمایا ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے بلند آواز سے فرمایا کہ ملک معروف مغرب کے بعد ہجوم کو توڑو بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور تمام مہاجرینؓ کی روش ایسی ہی تھی اب کہتے ہیں کہ مہدی علیہ السلام کے نقول کو تطبیق دینا چاہیئے کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ذکر قلیل منافقوں کی صفت ہے یعنی تین پاس اور تارکانِ ہجرت کو بھی منافق فرمایا ہے اور تعین کو لعین فرمایا ہے اور حیاتِ دنیا کی طلب کو کفر کہا ہے اور جو شخص کہ حیاتِ دنیا کی متاع کو طلب کرے وہ کافر ہے اگر کوئی شخص اس کی صحبت میں رہے اور یا اس کے گھر جائے اور یا اس سے الفت رکھے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ ہماری آن سے نہیں اور محمدؐ کی آن سے نہیں اور خدا کی آن سے نہیں

36 اور نیز نقل ہے کہ بعض نے عرض کیا ہم مہدی علیہ السلام کے خلاف کو کیا جانتے ہیں (اس لئے کہ) مہاجروںؓ سے سنی گئی ہے۔ ہمارے روبرو بیان کی جائے

37 اور نیز میاں عبد الرشیدؓ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں لاڑ مہاجرؓ سے فرمایا کہ جو کچھ کہ صورت نماز میں سنت ہو اور بجا نہ لائی جائے تو بندہ کو اطلاع کرو تو چند روز کے بعد میاں لاڑؒ نے عرض کیا کہ کتب فقہ سے تحقیق ہوئی ہے کہ رسول ﷺ نے سنت ظہر جو قبل فریضہ اور بعد فریضہ ہے باہر آ کر گزاری ہے اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اب بندہ بھی باہر گزارے گا

38 اور نیز واضح ہو کہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں بعضے یاروں سے پوچھا کہ اگر تمہارے خلیفہ سے رسول علیہ السلام کے خلاف کوئی بات نظر آئے تو تم اس کے (خلیفہ کے) ساتھ کیا کرو گے بعض نے کہا کہ آپ سے خلاف نہ ہوگا دوسروں کو پوچھا کہ اگر تم محمدؐ کے خلاف دیکھو تو میرے ساتھ کیا کرو گے یاروں سے ایک نے کہا کہ میں ایسا ہی کروں گا جیسا کہ تیر شکنجہ میں رکھ کر سیدھی کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ خوش ہوئے بعد ازاں اس یار کو کرتا عطا فرمایا۔

چودھواں باب

دعویٰ بے عمل مردود کے بیان میں

1 نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں (آپؑ کی) جوتیاں اور لباس برکت کے لئے طلب کئے تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا لو اور پہنو اور برکت کے لئے گھر میں مت رکھو اگر اس بندہ کا پوست پہنو گے ہرگز دوزخ سے نجات نہ پاؤ گے جو کچھ بندہ کہتا ہے جب تک عمل نہ کرو گے

2 اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام کو قبول کرنا عمل کرنا ہے اور اگر نہ قبول بے عمل مردود ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور انہوں نے کہا جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگا مگر وہی آدمی جو یہودی ہو یا نصاریٰ یہ اُن کی آرزویں ہیں کہدے تم اپنی برہان لاؤ اگر تم سچے ہو بات تو یہ ہے جس نے اپنا منھ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکوکار بھی ہے تو اس کے لئے اللہ کے پاس اسکا اجر ہے اور نہ اُن پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں گے (2:111-112)

3 اور نبی علیہ السلام نے حارثؓ سے فرمایا اے حارث تو نے کس طرح صبح کی تو کہا میں نے اس حال میں صبح کی کہ سچا مومن ہوں اپنے ایمان کی حقیقت پر حارثؓ کا یہ دعویٰ تھا پیغمبر علیہ السلام نے بالضرور حجت اور برہان کے (پیش کئے) بغیر (حارث کو) نہیں چھوڑا اور فرمایا کہ دیکھ تو کیا کہتا ہے ہر چیز کے لئے حقیقت ہے اور تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے یعنی ہر چیز کی ایک حقیقت ہے جو دلیل کے ساتھ ہے اور تیرے ایمان کی دلیل کیا ہے تو کہا کہ میں نے اپنے نفس کو دنیا سے روگردان کر دیا اور میں اپنی رات کو بیدار رکھا اور اپنے دن کو تشنہ رکھا اور میرے پاس دنیا کا سونا چاندی اور پتھر ڈھیلے برابر رہے اور میں (ایسا رہا) گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کو کھلم کھلا دیکھ رہا ہوں اور گویا کہ اہلِ جنت کو جنت میں باہم ملاقات کرتے دیکھ رہا ہوں اور اہلِ دوزخ کو دوزخ میں ایک دوسرے پر گرتے دیکھ رہا ہوں پس حضرت رسالت پناہ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے ٹھیک کہا۔ پس مومن کو ایسا ہی چاہیئے مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہدے اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو تم میری اتباع کرو تو اللہ تم کو دوست رکھے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (3:31)۔

4 اور نبی ﷺ سے یاروں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایمان کی علامت کیا ہے تو فرمایا اللہ کی محبت پھر پوچھا کہ اللہ کی محبت کی علامت کیا ہے تو فرمایا قرآن کی محبت کہا قرآن کی محبت کی علامت کیا ہے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کہا نبی کی محبت کی علامت کیا ہے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کہا اتباع کی علامت کیا ہے کہا ترکِ دنیا کہا

ترکِ دنیا کی علامت کیا ہے فرمایا تین چیزیں مفقود کو چھوڑنا، موجود کو ایثار کرنا، مال و جاہ کی محبت سے دل سرد ہو جانا۔ پس مومن کو بھی وہی چاہیئے مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہدے کہ اللہ اور رسول ﷺ کا کہا مانو پھر اگر وہ لوگ نہ مانیں تو بے شک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا (3:32)۔ پس اطاعت کے بغیر نجات نہیں کل قیامت کے دن بغیر عمل کے فائدہ نہ ہوگا۔

5 نبی ﷺ نے فرمایا اے فاطمہؓ تو عمل کر اور مت تکیہ کر اس پر کہ تو میری بیٹی ہے قول اللہ تعالیٰ کا ہے پس جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو نہ ان میں رشتہ داریاں اس دن (باقی رہیں گی) اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے گا پھر جن کا پلہ بھاری ہوا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جن کا پلہ ہلکا ہوا تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ اپنا نقصان کیا جہنم میں ہمیشہ رہیں گے الخ (23:101-103)

6 نبی ﷺ نے فرمایا تم میرے پاس اپنے اعمال لاؤ اپنے انساب مت لاؤ اور کہا گیا ہے جنت اس شخص کے لئے ہے جس نے اطاعت کی اگر چہ کہ حبشی غلام ہو اور دوزخ اسکے لئے ہے جس نے نافرمانی کی اگر چہ کہ قریشی سردار ہو

7 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے قیامت کے دن کسب کا سوال کیا جائے گا نسب کا سوال نہیں کیا جائے گا مانند قول اللہ تعالیٰ کے نوح علیہ السلام کے فرزند کے بارے میں۔ اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا اے میرے رب تحقیق میرا بیٹا میری اہل سے ہے اور تحقیق تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے تو اللہ نے فرمایا اے نوحؑ تحقیق وہ تیری اہل سے نہیں ہے تحقیق اس نے غیر صالح عمل کیا ہے جس بات کا تجھے علم نہیں ہے تو اس کا سوال نہ کر تحقیق میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں تو نہ ہو جاہلوں میں (11:45-46)۔

پندرھواں باب

دین کی تائید کے بیان میں

1 حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے دین کو دو چیزوں سے نصرت ہے وہ یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ موافقت اور سلوک کریں اور دو چیزوں سے ہزیمت ہے وہ یہ کہ جھگڑا مخالفت اور بخل کریں مانند قول اللہ تعالیٰ کے اے مومنو جو تم میں اپنے دین سے پلٹ جائے گا تو اللہ ایسے لوگ موجود کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے گا اور وہ اللہ کو دوست رکھیں گے مومنو کے ساتھ نرم دل اور کافروں کے ساتھ سخت دل ہوں گے اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے خوف نہ کریں گے (5:54)۔ دیگر اور جو لوگ اس کے (محمدؐ کے) ساتھ ہیں وہ سخت ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں (48:26)۔ اور ثانی پس قبول فرمائی ان کی دعا ان کے رب نے کہ بے شک میں ضائع نہیں کرتا تم میں کہ بعض بعض سے (3:195) یعنی بعض بعض کے مددگار ہیں آپس میں جان اور مال سے مدد کرتے ہیں

2 آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن آپس میں ایک ہی ہیں

3 اور نبی ﷺ نے فرمایا وہ لوگ نہ انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن ان پر انبیاءؑ اور شہداء آرزو کریں گے اور وہ اللہ کے معاملہ میں محبت رکھتے ہیں

4 اور نیز رسول ﷺ کے زمانہ میں ایک دوسرے کی خدمت اور مدد کرتے تھے

5 اور نبی ﷺ نے فرمایا میں فقیروں کا خادم ہوں اور خادم جب تک مومن کی خدمت میں رہے اللہ کے امان میں رہتا ہے

6 اور مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک دوسرے بھائی ایک جگہ مل کر رہیں ایک دوسرے کی مدد کریں تا کہ خدائے تعالیٰ کے ذکر اور خدا کی راہ میں آسانی ہو

7 چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے حضرت حق تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ میرے لوگوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اس سے میری کمر مضبوط کر اور اس کو میرا کام میں شریک کر تا کہ ہم تیری کثرت سے تسبیح کریں اور تیرا ذکر کثیر کریں بے شک تو ہمارے حال کو خوب دیکھ رہا ہے (20:29-35)

8 اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ میراں سید محمودؓ اور تمام مہاجرینؓ کے زمانے میں اور رسول ﷺ اور اصحاب رسول ﷺ کے زمانہ میں یہی روش تھی

9 اور نیز ہم نے اکثر یارانِ مہدی علیہ السلام سے سنا ہے کہ کھانا کھانے کے وقت خدا کی یاد میں رہو اور غفلت سے مت کھاؤ اور اگر غفلت سے کھاؤ گے تو طریقت میں وہ کھانا حرام ہوگا فرمانِ خدا ہے کہ اے ایمان والو نہ حرام کرلو ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کردی ہیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (5:87) حلال چیز طیب وصاف ہے دیدار یا ذکر کی حالت میں اور غفلت کی حالت میں حرام ہے طریقت میں۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے تم اس چیز سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان لائے ہو (6:118) اور قول اللہ تعالیٰ کا ہے تم اس چیز سے مت کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا گیا ہے اور تحقیق وہ البتہ بدکاری ہے (6:121)۔

فصل: دوسری اس چیز کے بیان میں جس سے دین کو تائید ہے۔10

حضرت شاہ محمد مہدی آخری زماں کے وقت میں
مہدویوں پر پانچ چیزیں ظاہر تھیں
جان اور تن کو نثار کرنا گھر بار چھوڑنا
بھوک اور ذلت کا پیشہ اختیار کرنا صبر قائم رکھنا
جو شخص کہ مہدیؑ پر ایمان لاتا ہے اور آپکا فرمان خاطر نشین کرتا ہے
تو ایسا شخص یقیناً دیدار خدا بے حجاب حاصل کرتا ہے

مانند قول اللہ تعالیٰ کے تم ہرگز نیکی (خدا کو) نہ پاؤ گے حتیٰ کہ اپنی پیاری چیز (جان کو اللہ کی راہ میں) خرچ کرو(3:92) اور ایسی بہت سی آیتیں ہیں اور مہاجرینؓ اور اولیاءؒ کی اطاعت فرض ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اور جو جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر (مدینہ) میں اور ایمان میں مہاجرینؓ کے پہلے سے اس سے محبت رکھتے ہیں جو ہجرت کرتا ہے ان کی طرف اورنہیں پاتے اپنے سینوں میں کوئی غرض اس شئے کی طرف سے جو مہاجرینؓ کو دیدی جاوے اوران کو مقدم رکھتے ہیں اپنی جان سے گواپنے اوپر تنگی ہی ہواور جو شخص محفوظ رکھا جاے اپنے حرص نفسانی سے تو وہی لوگ مراد پانے والے ہیں(59:9)

11 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہمارے پاس بھی ایک کرتا ہوتو دیدیں گے اس لئے کہ نماز کا وقت آئے تو عورت بچوں سے لےسکتا ہوں کہ یہ لباس زاید رکھتے ہیں

12 بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے کمبل پہن کر جو کچھ گھر میں تھا دیدیا جس طرح کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کمبل پہن لی تھی اُسی طرح صدیقِ مہدی علیہ السلام نے کیا

13 حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کہ دو کپڑے رکھتا ہے ایک کپڑا اس بھائی کو دے جو برہنہ ہے ورنہ وہ منافق ہے اس لئے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کرتا تھا دیدیئے

14 اور حضرت بی بی فاطمہؓ کے نکاح کے وقت دو کرتے تھے جس میں سے ایک پر سات پیوند اور دوسرے پر نو پیوند تھے اسی رات میں خدا کی راہ میں ایک ہمیشرہ کو نماز کی تکلیف تھی اس کو دیدیئے

15 اور آپس میں مخالفت کرنے سے فتنہ پیدا ہوتا ہے اس فتنہ سے پرہیز کرنا چاہیئے تا کہ ہزیمت نہ ہو، قول اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اور تم ڈرتے رہو اس بلا سے کہ پڑیگی تم میں سے ظالموں ہی پر چن کر اور جانے رہو کہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے (8:25) اور حق تعالیٰ نے ہی کی ہے کہ تم اللہ اور رسول ؐ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ ہمت ہار دو گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی (8:46)

16 پس چاہیئے کہ آپس میں نصرت اور محبت رکھیں تا کہ جھگڑا بیٹھ جائے جیسا کہ قصۂ جنگِ احد کہ رسول علیہ السلام کے لئے وعدہ نصرت کا تھا جیسا کہ خلاف رسول ؐ کئے اور شکست پائی اور نصرت جاتی رہی باوجود اس کے کہ رسول ﷺ درمیان تھے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور تم کو سچا کر دکھایا اللہ نے اپنا وعدہ جب تم قتل کر رہے تھے اس کے حکم سے یہاں تک کہ تم نے نامردی کی اور کام میں جھگڑا کیا اور خلاف حکم کیا اس کے بعد کہ اللہ تم کو دکھا چکا تھا جو تم چاہتے تھے تم سے بعض تو دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت چاہتے تھے پھر تم کو اللہ نے پھیر دیا دشمنوں سے تا کہ تمہاری جانچ کرے مخالفت سے اور صلح بہتر ہے (3:152)

17 آپس میں الفت کا ہونا بھی خدا کا فضل ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور تم خدا کی نعمت کو یاد کرو جس وقت تم باہم دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی تم خدا کی نعمت کی برکت سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے (3:103) ایضاً مومنین باہم بھائی ہی ہوتے ہیں پس تم اپنے بھائیوں میں صلح پیدا کرو اور خدا سے ڈرو شاید تم رحم کئے جاؤ (49:10)۔

سولھواں باب

قاتلوا وقتلوا کے بیان میں

1 مہدی علیہ السلام نے شہر ناگور میں اس آیت (3:195) کو اس عبارت میں فرمایا فالذین ھاجروا کا ظہور ہوا واخرجوا من دیارھم کا ظہور رہوا اوذوا فی سبیلی کا ظہور رہوا وقٰتلوا و قتلوا باقی ہے (اس کے متعلق) ماشاءاللہ فرمایا

2 مانند قول اللہ تعالیٰ کے پس وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی یعنی انہوں نے اپنے وطنوں اور اپنے اطوار اور اپنے برے اعمال اور اخلاق ذمیمہ سے ہجرت کی اور جسم وروح سے مجاہدہ کیا اور اپنے دیار سے نکالے گئے یعنی ان لوگوں نے عالم حقیقت یعنی ربوبیت کی صفات کی تجلّی کی طرف اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے طبعی معاملات سے ہجرت کی

3 حدیثِ قدسی جو ایک بالشت میرے قریب ہونے کی کوشش کرے گا تو میں ایک گز اس کے قریب ہو جاوں گا اور وہ میرے راستہ میں تکلیف دیئے گئے یعنی میری طلب میں تکلیف دیئے گئے اور وہ تکلیف دیئے گئے اقسام کی بلا میں اور انہوں نے نفس سے قتال کیا اور سچائی کی تلوار سے قتل کئے گئے تو البتہ دور کردوں گا مین ان سے ان کی برائیوں کو

4 نبی علیہ السلام نے فرمایا ہم نے جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف رجوع کیا مانند قول اللہ تعالیٰ کے تجھ پر جو کتاب بذریعہ وحی نازل کی گئی ہے اس کو پڑھ دے اور نماز قائم کر تحقیق نماز فحش اور بری بات سے روکتی ہے اور البتہ اللہ کا ذکر بڑا ہے (29:45) پس طالبانِ حق کو چاہیئے کہ جب تک قتال شروع نہ ہو اپنے نفس کے ساتھ قتال کریں یعنی ہمیشہ خدا کی طرف متوجہ رہیں اس طرح کہ دوسری کوئی چیز دِل میں نہ آئے قتال کی صورت میں ثابت قدم رہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے ایمان والو جب تم بھڑو کسی فوج سے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو شاید تم کامیاب ہو (8:45)

5 اور جو لوگ خدا کا ذکر بہت نہیں کئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے کہ کس لئے قتال نہیں فرماتے پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو یکایک ان میں کی ایک جماعت آدمیوں سے ایسا ڈرنے لگی جیسا کہ اللہ سے ڈرنا چاہیئے بلکہ اللہ سے بھی زیادہ ڈرنے لگی اور انہوں نے کہا اے ہمارے رب تو نے ہم پر جہاد کس لئے فرض کیا (4:7)۔ پس جبکہ (کافروں نے) ایذا پہنچائی اور قتل کئے تو مومنوں کو جنگ کرنے کی اجازت دی اور حرص دلایا اور فرمایا کہ میں نے تم کو

محاربہ کا حکم دیا ہے بلکہ تم ستم رسیدہ ہو مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ مومنوں کو جنگ کرنے ولاے کافروں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا اس لئے کہ مومنین ستم رسیدہ ہیں اور تحقیق اللہ تعالیٰ انکی مدد پر قادر ہے ایسے لوگ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے اگر بعض لوگوں کو بعضوں کے ذریعہ سے اللہ کا دفع کرنا نہ ہوتا تو صومع گرجے عبادت خانے اور مسجدیں جس میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے گرادیئے جاتے اور البتہ اللہ ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتے ہیں تحقیق اللہ البتہ قوی اور غالب ہے (22:39-40)۔

6 اور جب (ظالمین نے) یہ ظلم شروع کیا یعنی اخراج کئے مسجدوں اور حجروں کو جلائے اور بعض کو گھونسے مارے کہ شہید ہوگئے بعد ازاں بندگی سید الشہدا ؓ ء نے بعض ملاؤں کو قتل کرنے کے لئے برادروں کو بھیجا کہ یہ بت ہیں اور مومنوں کو قتل کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں شرع کا مسئلہ یہی ہے کہ (جب) کوئی شخص مسلمانوں کے شہر پر ہجوم کر کے آئے تو اس وقت (شہر کے) مردوں عورتوں، غلاموں اور آزادوں پر فرض عین ہے کہ ظالموں کو شکست دیں اور مومناں مدد پائیں

7 اور نیز واضح ہو کہ جب کھانبیل سے (ظالمین نے) اخراج کروایا تو بندگی میاں سید الشہدا ؓ نے دائرہ کے ساتھ موضع بھدری والی میں اقامت کی چند روز کے بعد خبر آئی کہ ملعونوں کا لشکر آ کر مسجدوں اور حجروں کو جلا دیا اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیر ؓ نے فرمایا کہ ان ظالموں نے کوتاہی نہ کر کے اخراج کا حکم جاری کیا اور مسجدوں کو جلائے اور لوہے کا پنجہ گرم کر کے بعضے مہدویوں کے چہرہ پر داغ دیئے اب ہمارا شمار مظلموں میں ہو چکا ہے تحقیق کہ اللہ تعالیٰ البتہ قوی اور غالب ہے (22:40)

8 اس کے بعد بندگی سید خوندمیر ؓ نے جنگ کی تیاری شروع کی اس کے بعد چند مہاجرانِ مہدی علیہ السلام نے تنازع کیا کہ کلمہ گویوں کے ساتھ قتال جائز نہیں رہا کہ

9 یعنی میاں نظام ؓ، میاں ملک جیو ؓ، میاں نعمت ؓ، میاں لاڑ شہ ؓ، اور میاں دلاور ؓ نے اس بات کا اقرار و باعتراف کیا

10 اقرار یہ کہ محمد ؐ اور مہدی ؑ اور قرآن کی جو کچھ اتباع ہے ہم اُس پر متفق ہیں اور اس بات پر بھی متفق ہیں کہ خلق کو (بلا عذر شرعی) کافر نہیں کہیں گے اور خلق پر تکفیر کا حکم کرنا شرعاً جائز نہیں اور نیز خلق سے قتال نہیں کریں گے اور یہ خلاف شرع ہے اس لئے کہ اگر خلق کی تکفیر اور ان کے ساتھ قتال کو جائز رکھیں تو قرآن اور شرع محمدی ؐ کا خلاف لازم آتا ہے فرمانِ خدا ہے کہ جس نے تم کو سلام کیا تو تم اس کو مومن نہیں ہے مت کہو (4:94) نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے اہل قبیلہ کو کافر مت کہو

اور دوسری حدیث یہ بھی ہے کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے ان کے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہ کہنے تک مقاتلہ کروں یہ جائز نہیں اس لئے کہ مہدی علیہ السلام مبینِ قرآن تھے نہ کہ ناسخِ قرآن اور تابع شرع محمدیؐ تھے نہ کہ ناسخ شرع اور اگر تکفیر وقتال ان کے حق میں جائز رکھیں تو پس لازم آئے گا کہ ان کی عورتوں اور لڑکیوں کو بغیر نکاح تصرف میں لائیں اور ان کا مال حلال ہو اور یہ جائز نہیں بلکہ کفر ہے لیکن منکرانِ مہدی علیہ السلام کے متعلق جیسا کہ احادیث اور قرآن میں مذکور ہے ہم اس پر اعتقاد رکھتے ہیں فرمانِ خدا ہے کہ اور جو گروہ اس سے (مہدیؑ سے) انکار کرے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے (11:17) نبی ﷺ نے فرمایا جس نے مہدیؑ کا انکار کیا پس وہ کافر ہو گیا اور اگر کوئی شخص دینِ مہدی علیہ السلام کی پیروی کا مانع ہو اور کہا کہ یہ بدعت اور ضلالت ہے اور کہا کہ اس سے باز آؤ ورنہ ہمارے ملک سے چلے جاؤ تم ہم باہر چلے جائیں گے اگر کچھ عذر ہو تو ہم حقیقت عذر پیش کریں گے اور اگر یہ لوگ عذر قبول نہ کریں اور ظلم کریں اور اگر (یہ بات) دفع کردی جائے تو از روئے شرع مواخذہ نہ ہوگا اگر صبر کریں درگذر کردیں اور معاف کریں تو بہتر ہوگا مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور البتہ جس نے صبر کیا اور بخش دیا بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں (42:43) ولیکن امر معروف کریں فرمان خدا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہیئے جو نیکی کی طرف بلائے (3:104) اور وہ تین قسم پر ہے ہاتھ اور زبان اور دل سے جس قدر طاقت رکھتا ہے امر معروف کرے (تا کہ) اس کے ذمہ سے بری ہوں اور اجر وثواب پائیں اور اگر (ظالمین) باز نہ آئیں اور شرع سے باہر ہو جائیں تو شرعاً ان کے ساتھ قتال جائز ہے اور جو شخص کہ اس کے بعد (اس معاہدہ کے بعد) روگردانی کرے اور کوئی حجت پیش کرے تو اس کی حجت نامسموع اور باطل ہوگی اور وہ مبتدع اور گمراہ ہے اسی بات پر سب نے اقرار واعتراف کیا اور یہ (معاہدہ) برسبیل حجت دیا گیا تا کہ دوسرے وقت حجت میں پیش ہو

11 اور نیز واضح ہو کہ بندگی میاں نعمتؓ اور میاں ملک جیوؓ بندگی میاں رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور یہ آیت پڑھی پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کے وارث قرار دیا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کرلیا ہے اور بعض ان میں سے اپنے نفس کے لئے ظلم کرنے والے ہیں (35:32) اس کے بعد میاںؓ نے سوال کیا کہ (حضرت مہدی علیہ السلام نے کس کے حق میں ظلم نفس فرمایا اور کن اشخاص کو مقتصد فرمایا اور سابق بالخیرات کن اشخاص کو کہا اگر آپ کو معلوم ہو تو بیان کرو اس کے بعد ان حضرات نے فرمایا کہ معلوم نہیں ہم اس شخص کے حال کو دیکھتے ہیں بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ کسی چیز کو نہیں دیکھتا ہم مہدی علیہ السلام کے فرمان پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص ہم سے بطریق اخلاص پوچھے تو یہ بندہ اُن تینوں مرتبوں کو مفصل طور پر کہتا ہے۔ اس کے بعد محمد خاں بہرہ نے کہا خوندکار کہیں اور فرمائیں اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا اگر میاں نعمتؓ اور میاں ملک جیوؓ پوچھیں بندہ جو کچھ کہتا ہے اس میں کوئی مقصود نہیں ولیکن ظالم نفس اٹھ

جائیں گے اور سابق بالخیرات دھکہ کھائیں گے اس کے بعد کسی نے نہیں پوچھا

12 اور نیز نقل ہے کہ بندگی میاں ملک جیوؓ شہر ناگور مین چالیس دن رات باوضور ہے تا کہ قتال کے مقدمہ کا احوال معلوم کریں اس کے بعد ایک رات کو معلوم ہوا کہ سیدخوندمیرؓ نے جو کچھ کیا حق تھا مقاتلہ کئے اور قتل کئے گئے جیسا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اس کے بعد ملک جیوؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص بندہ کا دامن پکڑے تو بندگی سید خوندمیرؓ نے جہاں قدم رکھا اس پر دلیل پیش کروں گا جو کچھ کتب میں لکھے تھے سیدخوندمیرؓ نے عمل کیا کسی بات کا خلاف نہیں کیا

13 اور نیز نقل ہے کہ میاں نعمتؓ نے موضع بھاوی پور میں چند طالبانِ مولیٰ کے سامنے ملک میاں باری وال سے فرمایا کہ جو اشخاص کہ اس بندہ کو قاتلوا وقتلوا میں سیدخوندمیرؓ کی برابری سے باز رکھے ان کو خدا پوچھے گا لیکن حضرت مہدی علیہ السلام نے کچھ نہیں فرمایا کہ کس طریق اور کس صورت پر ظہور ہوگا۔ پس اس ذات کے فرمان کی بناء پر معلوم ہوا کہ فعل (قاتلوا وقتلوا) مقید نہیں ہے اگر کسی کو مشکل پیش آئے کہ کلمہ گویوں سے قتال کیوں کر ہوگا تو اس کو یقین کے ساتھ جاننا چاہیئے کہ حق تعالیٰ نے مہدی علیہ السلام کو کلمہ گویوں پر بھیجا ہے مشرکاں اور کافراں عام حکم میں داخل ہیں اور آیۃ ہذا۔ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور میرے راستہ میں تکلیف دیئے گئے سے ظاہر ہے کہ پس ناچار قاتلوا و قتلوا (3:195) بھی ان (کلمہ گویوں کے) ساتھ ہوگا بندگی میاں سیدخوندمیرؓ اور بعض یاروں کے شہید ہونے کا وقت یہی ہے سید محمدؑ (کے فرمان) کی حجت (کا پورا ہونا) سب پر لازم ہے اور تمام علامتیں ثابت ہوگئیں اور جس کسی کو شہادت پانے کے متعلق مشکل پیش آئے تو اس کو چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حسنؓ اور حسینؓ کو جو یزید شہید کروایا اور علیؓ (کی شہادت) پر نظر کرے جیسا کہ اس زمانہ میں (نبوت میں ظالموں نے) مصطفیٰ ﷺ کی اولاد کو قتل کیا اسی طرح (ولایت میں) مہدیؑ کے اجد مصطفیٰ ﷺ کی اولاد کو قتل کئے

14 اور نیز واضح ہو ملاوں نے ایسا فتویٰ دیا کہ جو شخص سید محمد مہدیؑ کے یاروں کو قتل کرے اس کو دس چوہے کھانے والوں کا ثواب دیا جائے گا اور آہنی پنجہ گرم کر کے داغ دیئے اور سید محمد مہدی علیہ السلام کے یاروں کو مار کر سید محمد مہدیؑ سے روگردان کرنے کی کوشش کی پیشانی پر داغ دیئے گھروں اور مسجدوں کو جلا دیئے اور (مہدویوں کے) قتل کو مباح سمجھے اس کے بعد بندگی میاں سیدخوندمیرؓ نے حکم کیا اور فرمایا کہ اب ہم پر ظلم ہوا ہم بھی کوتاہی نہیں کریں گے بتوں کو توڑیں گے

15 اس کے بعد آپ نے مخالفوں کے حسد کی بناء پر چند بار استفتا لکھ کر سلطان کے لشکر میں بھیجا

16 (استفتاء کی عبارت یہ ہے کہ) بعض سید جو دنیا کو ترک کر چکے اور خدا کے طالب اور مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کرنے والے اور خدائے تعالیٰ کی طرف بلانے والے اور قرآن کے تابع کلمہ اور اٰمنت باللّٰہ پڑھنے والے اور جو فرایض کہ کلامِ خدا سے ثابت ہیں ان کو ادا کرنے والے اور حلال کھانے والے اور حرام سے دور رہنے والے اور چار یارانِ مصطفیٰ اور سنت و جماعت (صحابہ و تابعین تبع تابعین) کے اتفاق پر اعتقاد رکھنے والے ان اشخاص کو قتل کرنا اخراج کرنا اور گمراہ کہنا کس حجت سے جائز ہے

17 اس کے بعد بندگی سید الشہداءؓ نے حق تعالیٰ کی محبت میں اپنی جان جاناں کو دی اور تین جگہ مدفون ہوئے اور اپنا پوست کھچوائے اور جوار رحمت الٰہی میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ میدانِ حشر میں حق تعالیٰ ہم کو اس آواز سے پکارے گا کہ وہ شخص کہاں ہے جو ہماری دوستی میں اپنی جان امانت دی اب ہم (اس کو) ہماری ذات دیتے ہیں۔

18 شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور انکے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستہ میں ایذا دیئے گئے اور مقاتلہ کئے اور قتل کئے گئے (3:195) ان اصحاب کے حق میں ثابت ہوا اور انہوں نے راہ حق میں شہادت پائی ء ہے پہلے دن بارھویں شوال کو موضع کھانبیل میں چالیس برادر شہید ہوئے اس تفصیل سے ترپن (حضرات) سدالشہداءؓ صدیقِ ولایتؓ کے ہمراہ واصلِ حق ہوئے۔

سترھواں باب

مہدیؑ کی بشارتوں اور سیدینؓ کی تخصیص کے بیان میں

1 نقل ہے کہ احمد آباد نین پور میں اجماع ہوا تھا دو جوانوں کے فضل کی گفتگو تھی تمام مہاجرانِ مہدی علیہ السلام اس مجلس میں حاضر تھے بعض مہاجروںؓ نے فرمایا کہ تخصیص تو معلوم ہے ولیکن حضرت مہدی علیہ السلام نے کس شخص کے سامنے فرمایا کہ یہ دو جوان ہیں (یعنی) بندگی میاں سید محمودؓ اور بندگی سید خوندمیرؓ پس بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ کی سماع ہے کہ بی بی بونؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے دریافت فرمایا تو مہدی علیہ السلام نے معین کر کے فرمایا لہٰذا بی بیؓ سے پوچھیں گے جو کچھ کہ سنی ہیں فرمائیں گی۔اس کے بعد تمام مہاجرینؓ بی بی کے پاس گئے اس کے بعد بندگی سید خوندمیرؓ نے بی بیؓ سے اس طرح پوچھا کہ خدا حاضر ہے اور مہدیؑ بھی حاضر ہیں آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے جو کچھ سنا ہے فرمائیں کیونکہ مہدی علیہ السلام نے دو جوانوں کا نام آپ کے روبرو فرمایا ہے وہ کون ہیں۔اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے شہر فرہ میں دعوت کے وقت فرمایا کہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمد دو سید جوانوں کو بے واسطہ فیض ہماری درگاہ سے پہنچتا ہے اور تجھ پر ہمارا احسان ہے کہ تیرے پاس ایسے دو اشخاص ہیں کہ اگر ہم تجھ کو نہ بھیجتے تو ان دونوں اشخاص کا مقام یہی ہوتا اور نیز وہ اس مقام کو پہنچتے اور چونکہ ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام سے یہ حکایت سنی تو مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ میراں جیو ہر دو جوان کون ہیں پس مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے کام میں رہو خدائے تعالیٰ ظاہر فرمادے گا بعد عرض کی کہ اس سبب سے پوچھتی ہوں کہ ان دو اشخاص کی عظمت کروں جیسی کہ خوندکار کی (عظمت) کرتے ہیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ دو جوان میراں سید محمودؓ اور میراں سید خوندمیرؓ ہیں۔

2 اور نیز نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں اجماع ہوا تھا فضل کی حکایت کا ذکر بھی تھا۔بعض نے کہا کہ میاں سید خوندمیرؓ خود کو یاروں پر فضل دیتے ہیں بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ کبھی خود کو فضل نہیں دیا اس لئے کہ ہم نے مہدی علیہ السلام سے ہمیشہ فنا اور نیستی (کی ہدایت) سنی ہے خود کو فضل دینا ہستی ہے اس کے بعد عصر کے وقت میاں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ برابر کھڑے تھے بندگی سید خوندمیرؓ کو حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ پس بدل دیا ان لوگوں نے جنھوں نے ان میں سے ظلم کیا قول کو خلاف میں اس کے جو کہا گیا ان سے (7:162) پھر نماز کے بعد میراں سید محمودؓ کے کان میں کہا کہ ایسا فرمان ہوتا ہے اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے بلند آواز سے فرمایا کہ آمنا وصدقنا اس کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے یہ بیت پڑھی۔

بیت

خدا اپنے بندوں میں سے اس کو مقبول رکھتا ہے
جو خدا کی راہ میں خود کو نہیں دیکھتا ہے

3 ایک روز حجرہ میں عتاب سے فرمان ہوا کہ کس لئے حق پوشی کرتا ہے کہ ہم نے دو اشخاص کو سب یاروں پر فضل دیا ہے بندگی سید خوندمیرؓ نے عرض کیا کہ اے خدائے تعالیٰ کوئی چیز حجت کے لئے چاہیئے تو فرمان ہوا کہ کہدے جو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل ومیکائیل کا دشمن ہے تو ہوا کرے پس تحقیق اللہ کافروں کا دشمن ہے (2:98)۔

4 اور حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتیں ان دو اشخاص کے لئے مخصوص ہیں جیسا کہ فرشتوں کے درمیان جبرئیل ومیکائیل مخصوص ہیں

5 اور نیز (مہدی علیہ السلام نے) فرمایا کہ تین اشخاص ذاتی ہیں اول میراں سید محمودؓ دوم میاں سید خوندمیرؓ اور سوم میاں دلاورؓ

6 اور نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام بندگی سید خوندمیرؓ کا ہاتھ پکڑ کر حجرہ میں لے گئے اور فرمایا کہ اے سید خوندمیرؓ تین ماہ ہوئے (منجانب اللہ) معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس سینہ میں ظہور ہوا ہے وہی ظہور تمہارے سینہ میں ہوا ہے۔ پانچوں انگلیاں بندہ کے سینہ پر ماریں

7 اور نیز نقل ہے کہ جب میاں یوسفؓ کو کوئی چیز منکشف ہوئی تو تمام برادروں نے میاں مذکور کا پسخوردہ پیا اور میراں سید محمودؓ گھر میں آئے اور بہت زاری کی اس کے بعد بی بی بونؓ نے مہدی علیہ السلام سے عرض کی کہ سید محمودؓ بہت ہلاک ہوتے ہیں خوندکار آئیں پس حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لائے اور پوچھا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ میاں یوسف کا حقیقت حال یہ ہے اور اس بندہ کے لئے کوئی حال نہیں اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ کیا آرزو کرتے ہو کہ وہ تجلی روحی میں اوہ اوہ کرتا ہے تمہارا حال ان (میاں یوسفؓ) سے بہتر ہے اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے عرض کیا کہ مہدی علیہ السلام کا صدقہ کچھ روزی ہو اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ صدقہ خوار نہیں ہونا چاہیئے مرد بننا چاہیئے سید خوندمیرؓ کے حال کو دیکھو کہ تجلی الوہیت پے در پے ہوتی ہے چہرہ بھی متغیر نہیں ہوتا۔

8 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک کو نبوت کی سیر فرمایا اور دوسرے کو ولایت کی سیر فرمایا یعنی بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوند میرؓ

9 اور نیز کھانبیل کا اجماع یہ ہے کہ ایک رات تھی اس رات میں عشاء کے بعد میاں سید خوند میرؓ، میاں نعمتؓ، میاں دلاورؓ، میاں نظامؓ اور اکثر مہاجرینؓ حاضر تھے فضل کے متعلق کچھ گفتگو ہو رہی تھی بندگی میاں سید خوند میرؓ نے فرمایا کہ یہ پتھر ہے سید محمد مہدیؑ نے گوہر فرمایا ہے آپ کیا فرماتے ہو اس کے بعد میاں سید سلام اللہؓ نے جماعت خانہ کی صف سے ایک کاڑی لی اور فرمایا کہ یہ گیاہ (گھاس کی کاڑی) ہے سید محمدؑ نے اس کو شاہ فرمایا ہے آپ کیا فرماتے ہو اس کے بعد میاں نظامؓ نے فرمایا کہ وہ پتھر گوہر ہے اور یہ گیاہ شاہ ہے اس کے بعد میاں نعمتؓ نے میاں دلاورؓ سے فرمایا کہ آپ کو جو کچھ معلوم ہے بیان کرو اس کے بعد میاں دلاورؓ کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ اس کمینہ کی بات کا کیا اعتبار ہے اس کے بعد ملک بخنؓ نے میاں دلاورؓ کا دامن پکڑ کر بٹھا کر کہا کہ جو کچھ حق ہے کہو میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ کیوں نہیں کہتے اس کے بعد میاں دلاورؓ نے اٹھ کر کہا کہ میری بات کا کیا اعتبار ہے پھر ملک بخنؓ نے یکتائی پکڑ کر بٹھا کر کہا کہ جو کچھ معلوم ہے کس لئے نہیں کہتے پس میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو قرآن سے فضل ہے اور سید محمد مہدیؑ کو بیانِ قرآن سے فضل ہے اور وارث (قرآن) ہے۔ پس جہاں بیانِ قرآن کی وراثت ہے یہی فضل کافی ہے اور نیز فرمایا کہ مہدیؑ کے یاروں میں اس قسم کا قرآن کا بیان خدائے تعالیٰ نے جس کو عطا کیا ہے یہی عین فضل ہے۔ اور میاں دلاورؓ نے فرمایا جس شخص کو عمرؓ اور عثمانؓ کی صفت ہو وہ شخص ابوبکرؓ کی صفت رکھنے والا ہے اس سے بیعت کرنی چاہیئے کیونکہ پہلا فضل قرآن کے بیان کا دوسرا فضل آلِ رسول ﷺ کا تیسرا فضل آلِ مہدی علیہ السلام کا چوتھا فضل دو جوانوں کی تخصیص کا ہے اس کے بعد سب حضرات جماعت خانہ سے اٹھ گئے اور بندگی سید خوند میرؓ کے مکان کی طرف جانے لگے۔ جب دہلیز کے پاس پہنچے تو میاں نظامؓ نے جلدی سے بندگی میاں سید خوند میرؓ کے دونوں ہاتھ پکڑا اور بیعت کی اور فرمایا کہ بندہ کو اپنا بھائی سمجھیں اس کے بعد میاں نعمتؓ نے اپنے برادروں سے فرمایا کہ تم سید خوند میرؓ کے پاس رہو۔ ان کو میاں دلاورؓ نے فضل دیا ہے اگر خدائے تعالیٰ ہم کو بھی سید خوند میرؓ کا فضل معلوم کرے گا تو صحبت اختیار کریں گے پس میاں دلاورؓ نے میاں نعمتؓ سے کہا کہ مہدی علیہ السلام نے تم کو بھی اخوان میں شمار کیا ہے اور نیز میاں نعمتؓ اور میاں ابومحمد مہاجرؓ نے بھی اسی رات میں بیعت کی۔

10 اور نیز نقل ہے میاں سید خوند میرؓ نے چند بار فرمایا کہ مہدی علیہ السلام سو بار کم و بیش اس بندہ کے حجرہ میں آئے فرمایا کہ آج تمہارے حق میں ایسا فرمان ہوتا ہے اس کے بعد بندہ نے عرض کیا کہ بندہ کچھ نہیں ہے اس کے بعد مہدی علیہ

السلام نے فرمایا کہ بندہ کیا جانے خدا کا فرمان ایسا ہی ہوتا ہے۔

11 اور نیز نقل ہے شہر فرہ میں بندگی سید خوندمیرؓ نے مہدی علیہ السلام کے حضور میں معاملہ دیکھا کہ مہدی علیہ السلام کا وصال ہو گیا ہے اور غسل دے کر برادروں میں سے ہر ایک برادر آ کر اٹھانے کا قصد کرتا ہے اور کوئی شخص نہیں اٹھا سکتا اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ اگر ہم کو بھائیوں کی اجازت ہو تو ہم اٹھاتے ہیں اس کے بعد تمام اشخاص نے کہا کہ آپ اٹھاو پس بندگی سید خوندمیرؓ نے اٹھالیا۔ (اور فرمایا کہ میں نے) سب کی اور آسانی سے اپنے سینہ پر اٹھالیا۔ اور چند قدم گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مہدی علیہ السلام درمیان میں نہیں ہیں اور میرے دونوں ہاتھ میرے سینہ پر ہیں اور حضرت مہدی علیہ السلام ہم سے غائب ہو گئے اور یہ معاملہ میں نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے دیکھا ہے یہ مصطفیٰ ﷺ کی ولایت کا بار ہے تمہارے سوا کوئی شخص اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور نیز فرمایا کہ تم کو ہماری ذات میں فنا حاصل ہے بندہ اور تم ہر دو ایک ذات ہیں کچھ فرق نہیں۔

12 اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ شہر فرہ میں بندہ مہدی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور مصطفیٰ ﷺ کی ولایت کے فضل کا بیان تھا اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمانِ خدا ہوتا ہے اے سید محمد جس جگہ مصطفیٰ ﷺ کی ولایت کا خاتم ہے اُس جگہ کے اشخاص انبیاءؑ کے قائم مقام ہوں گے اور بعضی اشخاص کو (مہدی علیہ السلام نے) ابراہیم علیہ السلام کی سیر فرمایا اور بعض کو سیر موسیٰؑ فرمایا اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے عرض کیا کہ کسی کو محمد مہدی علیہ السلام کی سیر ہے تو فرمایا ہاں تم کو بندہ کی ذات میں سیر ہے۔

13 اور نیز نقل ہے کہ میاں دلاورؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی فجر کا وقت تھا اس وقت مہدی علیہ السلام نے تلقین کی (اس طرح پر کہ) مہدی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ میاں دلاورؓ کے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا مرید اللہ ہو اس کے بعد میاں دلاورؓ کا ہاتھ اوپر اپنا ہاتھ نیچے رکھا اور فرمایا کہ مراد اللہ ہو سات سال (میاں دلاورؓ کو) جذبہ رہا مسجد میں بیٹھے رہے اس کے بعد مہدی علیہ السلام کی صحبت میں حاضر ہوئے۔ (یہ نقل میاں سید یحییٰ اور جعفر میاں صاحب کے نسخوں میں ہے)

14 اور نیز نقل ہے کہ بندگی سید خوندمیرؓ نے مہدی علیہ السلام کے حضور میں معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہو چکا ہے اور بعض برادر بندہ کے مخالف ہو گئے ہیں (یہ معاملہ) میں نے مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ میں نے ایسا دیکھا ہے تو فرمایا جیسا کہ تم نے دیکھا ہے درست ہے ایک وقت ایسا ہوگا کہ تم سے مخالفت کریں گے اور تم

کو بے دینی سے منسوب کریں گے اور تم حق پر ہوں گے مستقیم رہو یہ لوگ رجوع اور افسوس کریں گے

15 اور نیز نقل ہے میاں مخدومؒ اور میاں عزیز اللہؒ کے حق میں عصر کے وقت (مہدی علیہ السلام نے) فرمایا کہ ہر دو کو ابراہیمؑ کی سیر ہے اگر زندہ رہیں تو آگے بڑھ جائیں گے ولیکن یہ حضرات انتقال کر گئے کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام دعوت سے فارغ ہوئے ہر ایک برادر نے دست بوسی کی اس کے (دعوت کے) بعد تیسرے دن ان دو اشخاص میں سے ایک نے انتقال کیا۔ اور دوسرے نے نویں دن وفات پائی

16 اور نیز موضع کھانبیل کی حکایت ہے جس زمانہ میں کہ سید الشہداءؓ کی آنکھوں میں بہت درد تھا اس وقت بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ (خدا کا) فرمان ہوتا ہے کہ اے سید خوندمیرؒ تیرا کام تمام ہوا لیکن تجھ کو زندہ رکھنے میں کچھ ہمارا مقصود ہے اور اسی رات میں بندہ ولی یوسفؒ نے خواب دیکھا کہ آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا اور میری نعمت تم پر تمام کر دی اور میں تمہارے اسلام کو دین بنانے سے راضی ہو گیا (5:3) اس کے بعد میں نے خواب میں پوچھا کہ مہدیؑ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مصطفیٰ ﷺ کے زمانہ میں ہوا ہے اس کے بعد بندگی میاںؒ نے خواب میں جواب فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہوگا اس کے بعد بندہ ہشیار ہوا تو بندہ کے جسم پر بہت لرزہ شروع ہوا کہ بندگی سید خوندمیرؒ ہمارے درمیان نہیں رہیں گے (حضرت کی آنکھ میں درد ہونے کی وجہ حضرت کو یہ خواب نہیں کہہ سکا) بندگی میاں نظامؒ سے کہا اور دریافت کیا کہ یہاں بھی دین کامل ہوگا جیسا کہ مصطفیٰ ﷺ کے زمانہ میں دین کامل ہوا تھا تو فرمایا ہاں ایسا ہی ہوگا

17 اور نیز کھانبیل کی حکایت ہے کہ بندگی میاںؒ کے پیٹ اور آنکھ میں درد تھا درد میں کچھ کمی ہونے کے بعد اسی رات میں آپ نے ایسا دیکھا کہ خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے اے سید خوندمیرؒ ہم نے اپنی درگاہ سے تجھ کو اور ان اشخاص کو جو آج کی رات دائرہ میں تھے اتنی خلعتیں اور بزرگیاں دی ہیں ان بزرگیوں میں سے ایک یہ تھی کہ ہم نے تیرے گوشت پوست، استخواں اور بال بال کو فنا بخشا ہے جب صبح ہوئی بی بی خوند بواؒ بندگی میاںؒ کے سر میں کنگی کر رہی تھیں میاںؒ نے فرمایا کہ تمام برادروں اور بہنوں کو کہو کہ شکرانہ کے دو رکعت ادا کرو کہ حق تعالیٰ نے تم کو ایسی کچھ بزرگی عطا کی ہے اس کے بعد ملک الہدادؒ کو طلب کر کے جو کچھ خدائے تعالیٰ سے معلوم ہوا تھا مفصل طور پر بیان فرمایا اور نیز فرمایا کہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ جو شخص آج کی رات دائرہ میں ہے ہم نے اس کو بخشد یا الحمد للہ ان بزرگیوں میں اس کمینہ ولی یوسفؒ کو اور تمام طالبانِ حق کو ثابت قدم رکھ کر اپنے کرم سے مارے اس روز کئی بار آواز بلند سن کر بندگی میاںؒ نے پوچھا کہ یہ کیا شور ہے یاروں نے عرض کیا کہ کچھ نہیں اس کے بعد میاںؒ نے فرمایا کہ میں اس لئے پوچھتا ہوں کہ عیسیٰؑ اس بندہ کو نزدیک دکھلائی دیتے ہیں

18 اور نیز نقل ہے کہ بندگی میراں سید محمودؓ سفر سے آ کر موضع بھیلوٹ میں اہلیانِ دائرہ کے ساتھ مقیم رہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے بھی موضع سلطان پور سے بندگی میراں سید محمودؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ بندہ کو جگہ دیجئے تا کہ یہ بندہ بھی آپ کے پاس رہے اس کے بعد بندگی سید محمودؓ فرمایا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کیا فرق ہے۔ مہدی علیہ السلام نے جو کچھ میرے لئے فرمایا وہی تمہارے لئے فرمایا بلکہ برادرِ حقیقی فرمایا ہے اور تمہارا فیض جاری ہے

19 اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے بعد قیامت تک مہدی علیہ السلام کا فیض رہے گا۔ شروع کرتا ہوں میں نام سے اللہ کے جو رحمٰن و رحیم ہے تحقیق آسمانوں اور زمین کی خلقت میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے اللہ کی نشانیاں ہیں (3:190)۔ اس آیت سے تمام چیزوں کی تشریح کی جاسکتی ہے حتیٰ کہ مقام آزمایش میں پہنچ جائیں جب مقام آزمایش میں پہنچ جائیں تو کیا کہنا چاہیئے قطرہ آب جو اس کی خاصیت ہے وہی ظاہر ہوگی اس جماعت کے حق میں

20 زمزم کے پاس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خطاب آیا۔ سلام ہے آلِ یاسین پر (37:130) پس یہ لوگ سردار دو عالم کے برادر ہوں گے اے محمدؐ اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو نہ پیدا کرتا (کونین کو نہ پیدا کرتا) کی فضیلت رکھتے ہیں اگر آنحضرتؐ کا وجود اس جماعت کے ساتھ موجود نہ ہوتا تو کل موجودات اور مخلوقات بجائے خود پنہاں رہتی

21 حضرت نبی علیہ السلام نے فرمایا کاش میں اپنے بھائیوں سے ملتا یہ گروہ (وہی گروہ) ہے اور مصطفیٰ ﷺ نے خبر دی ہے کہ میں اِن قوموں کو پہچانتا ہوں کہ اللہ کے پاس میں جہاں رہوں گا وہ بھی وہیں رہیں گے وہ نہ نبی ہوں گے نہ شہید ہوں گے لیکن انبیاءؑ اور شہداء اللہ کے پاس ان کے مقام کو دیکھ کر غبطہ (آرزو) کریں گے یہی لوگ اللہ کے فضل سے با یکدیگر محبت رکھنے والے ہیں

22 اے عزیز جب تو محمدؐ کے مقام و منزلت کو جانے تو اس وقت یہ ممکن ہے کہ تو اس گروہ کے مقام کو جانے اور جان سکتا ہے پس حال (ان کا یہ ہے کہ) (بہتری نشانیاں ہیں) عقل مندوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے اور فکر کرتے ہیں (3:190-191) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی شان میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ بادشاہ قادر کے پاس مقام صدق میں رہیں گے (54:55)

23 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک کے لئے نبوت کی سیر اور دوسرے کے لئے ولایت کی سیر

فرمایا

24 چنانچہ بی بی عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کو پانچ باتوں میں ممتاز فرمایا ہے جو انبیاءؑ اور اولیاءؒ میں سے کسی کو عطا نہ ہوئیں۔ایک یہ کہ تمام انبیاءؑ کی روح کو ملک الموت قبض کرے گا اور میری روح بھی وہی قبض کرے گا لیکن شہیدوں کی روح خدائے تعالیٰ اپنی قدرت سے جس طرح چاہے گا قبض کرے گا ان کی روحوں پر ملک الموت مسلط نہ ہوگا۔دوم یہ کہ تمام انبیاءؑ بعد موت غسل دیئے گئے اور میں بھی غسل دیا جاوں گا موت کے بعد اور شہداء غسل نہیں دیئے جاتے ان کو دنیا کے پانی کی ضرورت نہیں ہے۔سوم یہ کہ تمام انبیاءؑ کفن دیئے گئے اور میں بھی کفن دیا جاوں گا۔اور شہداء کفن نہیں دیئے جاتے اپنے کپڑوں میں دفن کئے جاتے ہیں۔چہارم یہ کہ تمام انبیاءؑ جب انتقال کئے تو ان کا نام موتیٰ رکھا گیا اور میں بھی میت کہلاوں گا شہداء کو موتیٰ نہیں کہہ سکتے۔پنجم یہ کہ تمام انبیاءؑ کو قیامت کے روز شفاعت کی اجازت ہوگی اور میں بھی قیامت کے روز ہی شفاعت کروں گا لیکن شہداء ہر روز شفاعت کر سکتے ہیں۔ان کو اختیار ہے جن کی چاہیں شفاعت کریں۔

25 سید خوندمیرؓ کے مراتب کیا بیان کروں کہ تحریر میں نہیں آ سکتے۔

یہ ناقص ولی تیرا وصف کیا بیان کرے
تجھ پر درود اور سلام ہو

26 اور نیز نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنے فرزندوں میں سے ایک فرزند کے حق میں ایسا فرمایا۔دیکھو کہ اس شخص سے کیا دین روشن ہوگا۔اس وقت بندگی میاں سید محمودؓ (خاتم المرشد) کمسن تھے اور نیز فرمایا کہ جو کچھ اوصاف اس فرزند میں پیدا ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی رشک کرے اور نیز فرمایا کہ اس کو آزردہ مت کرو جو چیز کہ کہتا ہے اور کرتا ہے جو کچھ کہ (منجانب اللہ) دیکھتا ہے کہتا ہے۔

27 اور نیز بندگی میاں بھائی مہاجرؓ کو بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ سید نجی کو ڈراؤ اور مارو (کیونکہ سید نجی) بچوں کو مارتے ہیں اور آزردہ کرتے ہیں اس کے بعد میاں بھائی مہاجرؓ نے فرمایا کہ آپ کس لئے نہیں مارتے میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ کو اس فرزند کا حال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نہیں مار سکتا اس کے بعد میاں بھائیؓ نے فرمایا کہ چند روز ہوئے کہ ہم کو بھی اس فرزند کا حال معلوم ہوا اسی لئے ہم بھی نہیں مارتے

28 اور نیز بی بی فاطمہؓ کے حق میں فرمایا کہ تمہارے گھر میں لڑکا ہوگا اس کا نام سید محمود یعنی فرزند مہدیؑ (کا نام ہوگا) بی بیؓ متعجب ہوئیں اور فرمائیں کہ تحقیق ہے میاںؓ نے فرمایا کہ تحقیق ہے اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا کہ خدا جانے زندہ رہتا ہے یا نہیں اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا کہ اندیشہ مت کرو خدائے تعالیٰ اس فرزند کو صالح کرے گا اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا اندیشہ یہی ہے کہ صالحوں اور دوستوں کو اس جہاں میں بہت نہیں رکھتے اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا کہ بزرگ ہوگا اور ریش سفید ہوگی (اس کے) دائرہ کے گھر اور فرزنداں بھی دکھائے جاتے ہیں چند فرزنداں ہوں گے اور نیز فرمایا کہ ان فرزندوں میں سے ایک فرزند ایسا جیسا کہ مہتر یعقوبؑ کو مہتر یوسفؑ ہوے اس کے بعد (بعد تولد سید نجیؓ) اس فرزند پر (سید نجی پر) مصیبت زیادہ ہوئی میاںؓ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ اس میں کیا مقصود ہے کہ اس کم سن پر مصیبت ہوتی ہے تو حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید خوندمیرؓ تجھ کو نہیں چاہیئے کہ تو میری ذات کے سوا کسی پر نظر کرے اسی لئے اس بے چارہ پر مصیبت پڑی ہے اس کے بعد میاںؓ نے منع کیا اور فرمایا کہ سید محمودؓ کو بندہ کے سامنے مت لاؤ اگر اس کی خیریت چاہتے ہو اس کے بعد کوئی علاج بھی مت کرو اس کے بعد ایک سال تک آپ کے سامنے نہیں لائے

29 اور نیز بندگی میاںؓ کے شہید ہونے کے بعد جالور میں میاں سید محمودؓ پر بہت غربت تھی اس کے بعد ملک الہدادؓ حجرہ میں لے گئے اور عرض کیا کہ آپ کچھ اندیشہ مت کرو اور آزردہ مت ہو بندگی میاںؓ نے ایسا فرمایا ہے کہ اس پر مصیبت پڑے گی جیسا کہ مہتر یوسفؑ پر پڑی تھی

30 اور نیز شہادت کے بعد جالور میں آپ نے ایسا معاملہ دیکھا کہ بندگی میاںؓ فرماتے ہیں کہ سید محمودؓ جماعت سے نماز پڑھ اس کے بعد آپ نے عرض کیا کہ ہم کو قرآن یاد نہیں اور نہ میں کچھ پڑھنا جانتا ہوں اس کے بعد میاںؓ نے تاکید کر کے فرمایا کہ تمہارا اس میں کیا مقصود ہے خدائے تعالیٰ پڑھائے گا پس جب آپ نے جماعت سے نماز شروع کی تو تمام قرآن کو ختم کر دیا۔ معاملہ بندگی ملک الہدادؓ کے حضور میں عرض کئے بندگی ملکؓ نے فرمایا کہ بندگی میاںؓ نے تمہارے حق میں جو کچھ فرمایا ہے تمہارا حال اس سے بہتر ہے

31 اور نیز میاں سید محمودؓ نے جالور میں معاملہ دیکھا کہ شب معراج میں مشغول ہیں دیکھتے ہیں کہ اس عالم کی بالکل خبر نہیں اور تمام ستارے روشن ہو چکے ہیں اور ستاروں کے شعلے اپنی طرف آتے ہیں اور اس کے بعد دیکھتے ہیں کہ ایک چاند ظاہر ہوا اس کے بعد دوسرا اور تیسرا (اسی طرح) چودہ چاند تک ظاہر ہوئے اور آسمان اور زمین میں تمام عالم روشن ہو چکا ہے آسمان کے دروازے کھل گئے۔ اس کے بعد ایک نور کا منارہ ظاہر ہوا اور اس منارہ پر ایک تخت ہے اس پر مجھ کو بٹھائے اور

بلندی پر لے گئے وہاں ایسا دیکھا گیا جو بیان میں نہیں آسکتا اور یہ معاملہ ملک الہدادؓ کی خدمت میں عرض کیا ملکؓ نے فرمایا کہ یہ مقام ملکوتی ہے تمہارا حال اس سے بہتر ہے مجھ کو بندگی میاںؓ سے معلوم ہوا ہے

32 اور نیز جالور میں معاملہ دیکھا کہ موت کا مقدمہ ظاہر ہوا ہے اور سختی بہت ہو رہی ہے اور موت کے بعد قیامت ظاہر ہوئی اور قیامت کے بعد حشر کا مقام ظاہر ہوا اور وہاں بڑا صحن ہے اور اس صحن میں ایک بڑا باغ ہے اور اس باغ میں تمام ظہور حق ہے اور حضرت رب العالمین اوپر جلوہ گر ہے اور حکم کرتا ہے اور حساب ہوتا ہے اول رسول اللہ ﷺ کو فرمانِ خدا ہوتا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مہدی علیہ السلام کو فرماتے ہیں اور مہدی علیہ السلام بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو فرماتے ہیں کہ تم تمام عالم کا حساب لو تو اس کے بعد سید خوندمیرؓ تمام عالم کا حساب لیتے ہیں اور حق کا ظہور ایسا ہوا کہ بیان سے باہر اس کے بعد سید محمودؓ کو طلب کئے اس کے بعد میں نے عرض کیا کیونکر حاضر ہوں کہ ہمارے اور آپ کے درمیان نہر ہے ڈرتا ہوں اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ نہر پر سے آؤ اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر لاؤ اس کے بعد بندگی سید خوندمیرؓ ہاتھ پکڑ کر وہاں لے گئے کیا دیکھتا ہوں کہ تمام ظہور حق ہو گیا ہے وہاں رسول اللہ ﷺ اور مہدی علیہ السلام اور بندگی سید خوندمیرؓ کو میں نے ایسا دیکھا کہ بیان نہیں کر سکتا۔

33 اور نیز نقل ہے کہ ایک روز موضع سروہی میں عصر کا وقت ہو چکا تھا اور سب اشخاص بندگی سید محمودؓ کی تشریف آوری کے منتظر تھے یہاں تک کہ سب کو یقین ہو گیا کہ آج عصر کا وقت فوت ہو چکا یکا یک وہ شاہ عصر با چہرۂ منور باہر تشریف لائے سید حمیدؓ نبیسہ مہدی موعودؑ دروازہ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے عرض کیا کہ سید جی آج عصر کا وقت فوت ہو گیا اس کے بعد بندگی سید محمودؓ نے فرمایا کہ اے سید حمیدؓ ایک بار دیکھو کہ شاید آفتاب ہوگا اس کے بعد کیا دیکھتے ہیں کہ پہاڑ پر آفتاب کے روبرو ابر ہے سب خرد و کلاں نے دیکھا اس کے بعد میاں سید حمیدؓ نے کہا کہ سید جی کیا تعجب ہے کہ جس کے ہاتھ میں کل تصرفات ہیں اس کے لئے پھر آفتاب کو پھر لانا کیا مشکل ہے اس نقل کے ناقل خود میاں سید حمیدؓ ہیں۔

34 نقل ہے کہ بندگی سید شہاب الدینؓ کی رحلت سے پہلے بندگی سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ تشریف لا کر کھڑے ہوئے ہیں اور خیمہ طلب کر کے نصب کروائے خیمہ کی ایک رسی اپنی ہاتھ میں لی بعض مہاجرینؓ اور اکثر طالبان دائرہ حاضر ہیں ہر ایک نے ایک ایک رسی اپنے ہاتھ میں لی اور اس خیمہ کا سایہ میاں سید محمودؓ پر کیا اور فرشتوں نے طبقیں اور کپڑے لائے اور میاں سید محمودؓ کو پہنائے اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ یہ بزرگیاں تم کو خدائے تعالیٰ کی جانب سے عطا ہوئی ہیں تم جس کو چاہو دو

35 اور نیز واضح ہو کہ کھانبیل میں بندگی میاں سید محمودؓ نے ایسا معاملہ دیکھا کہ خود اِس عالم سے عرش و کرسی تک عروج کر گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ کی درگاہ میں بعض اصحابِ مہدی علیہ السلام سر کے بال کھولے ہوئے رقص کرتے ہیں اور دستک مارتے ہیں اس حال میں میاں بھائی مہاجرؓ کو دیکھا اور وہاں ایسا دیکھا جیسا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو دکھلائے مانند قول اللہ تعالیٰ کے البتہ اس کو دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا جہاں جنت الماویٰ ہے جب کہ سدرہ پر وہ چیز چھائی ہوئی تھی جو چھائی ہوئی تھی بصر نے کجی نہ کی اور نہ حد سے بڑھی (53:13-17) یعنی بصر نے اپنا کام اچھی طرح سے کیا ایسا ہی محمد مصطفیٰ ﷺ کے تصدق اور مہدی مجتبیٰ ﷺ کے صدقہ سے دکھلایا اس کے بعد تجلی پر تجلی ایسی ہوئی نہ ذات رہی نہ صفات نہ تن رہا نہ جان نہ گوشت رہا نہ پوست نہ استخواں رہے نہ مغز نہ آنکھ رہی نہ بینائی تمام ذات کو فنا ہوگئی مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ اس نے کہا تحقیق جب سلاطین کسی قریہ میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو بگاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے عزیز لوگوں کو ذلیل بنادیتے ہیں (27:34) اور ایسا ہی کرتے ہیں اور جو کچھ کہ دیکھا بیان سے باہر ہے چونکہ تمام ذات کو فنا چکھایا اس کے بعد بادِ صبا آئی اور بارانِ رحمت برسائی اس کے بعد تھوڑی تھوڑی بقا بخشی بعضے لوگ رد کرتے ہیں بلکہ خدائے تعالیٰ کو کیا کیا نسبت کرتے ہیں اور میراں سید محمودؓ نے مہدیؑ کے گروہ کے حق میں کتنی خلعتیں عطا فرمائیں۔

فصل: اورسابقین اولین

36 مہاجرینؓ اورانصارؓ میں کے سابقین اوراولین اوروہ لوگ جنھوں نے احسان کے موافق ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہے اوروہ اللہ سے راضی ہیں اوراللہ نے ان کے لئے جنتیں تیار کررکھی ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے وہ بڑی کامیابی ہے(9:100)

37 چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایااس اُمت میں چالیس آدمی اخلاقِ ابراہیمؑ پراورسات آدمی اخلاقِ موسیٰؑ پراورتین اخلاقِ عیسیٰؑ پرہوں گےاورایک اخلاقِ محمدؐ پرہوگااوران کے درجے مخلوق کے سردار ہیں۔

38 اورحلیۃ الاولیاء میں حضرت رسالت پناہ ﷺ سے منقول ہے کہ ہرزمانے میں چالیس اشخاص ہوتے ہیں ان کا دل ابراہیمؑ کے دل کے موافق ہوتا ہے آخر حدیث تک۔کہتا ہے کہ ایک شخص ہوتا ہے اُس کا دِل اسرافیل کے دل کے موافق ہوتا ہےاورایک جماعت کے لوگ ہیں کہ ان کواوسیا کہتے ہیں ان کو پیر کی حاجت نہیں نورِنبوت سے اپنے حجر(نفس) کوگوہر کہتے ہیں اور بے واسطہ پرورش کرتے ہیں چنانچہ خواجہ اویس قرنیؓ کے لئے یہ مراتب تمام وکمال ہیں جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی دن میرے دل میں کوئی خطرہ نہ آیااورمیں دیدار سے مشرف ہوا

39 اورنیزنقل ہے کہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص کالڑکا خدائے تعالیٰ کی راہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آیااوراس کی ماں اپنے سینہ پر ہاتھ مارتی تھی اورکہتی تھی واہ مہدیؑ واہ مہدیؑ مہدیؑ کے حضورمیں عرض کئے کہ ایسی دیوانگی کرتی ہےاس کے بعد آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد قیامت تک ایسے ہدایت یافتہ ہوں گے کہ ہر گھرمیں ہاتھ سینہ پر ماریں گے

40 اورنیز بندگی سیدخوندمیرؓ وبندگی سیدمحمودؓ میاں نعمتؓ میاں شیخ محمدؓ اوربعض دوسرے مہاجرینؓ سے منقول ہے کہ (جب یہ بزرگاں) گجرات سے نکل کرفرہ کے قریب آئے تواس کے بعدمہدی علیہ السلام نے (گھرسے باہر) تشریف لاکر فرمایا کہ کہاں تک آئے یاروں نے عرض کیا کہ ابھی دور ہیں بندگی حضرت مہدی علیہ السلام چند بار باہرآئے اور پوچھااس کے بعد بی بیؓ نے عرض کی کہ میراں جیو پسرآتا ہےاس سبب سے روئے مبارک پرخوش اورخرمی بہت دکھائی دیتی ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کیوں خوش نہ ہوں کہ پسر پسر بن کرآتا ہے

41 اورنیز واضح ہوکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد قیامت تک ہدایت یافتہ ہوں گے جیسا کہ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور یارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعض اولیاء اللہؒ ہوئے جنانچہ بایزید بسطامی سلطان ابراہیم ادہم، شیخ شبلی اور خواجہ جنید قدس اللہ اسرارہم اور ان کے مانند چند اشخاص یارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے بغیر کامل ہوئے۔ ایسا ہی مہدی علیہ السلام کے بعد اور یارانِ مہدی علیہ السلام کے بعد ویسے ہی اولیاءؒ ہوں گے۔

فصل: اور سابق سابق ہیں

42 اور سابق سابق ہیں یہی لوگ مقرب ہیں جنت نعیم میں ہیں پہلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے ہیں(56:10-14)۔

43 نقل ہے کہ حضرت میراں سید محمد مہدی خاتم الاولیاءؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ سابقوں سے مراد لاہوتیاں ہیں جو تجلی ذات کو پہنچے ہیں اور ثلۃ من الاولین سے مراد وہ جماعت ہے جو خاتم الانبیاءؐ کی بعثت (کے زمانہ سے) خاتم الاولیاءؑ کی بعثت تک ظہور پائی اور فرمایا کہ خواجہ بایزید خواجہ ابراہیم خواجہ جنید اور خواجہ شبلی قدس اسرارہم اس جماعت میں داخل ہیں اور خاتم الاولیاءؑ کی بعثت کے بعد چند شخص ہوں گے مثلاً بندگی سید محمودؓ اور بندگی سید خوندمیرؓ اور تمام مہاجرینؓ مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور داہنی طرف والے کیسے حال میں ہوں گے داہنی طرف والے وہ بے کانٹے کی بیریوں اور تہ بہ تہ پھل والے کیلوں اور لمبی چھانوں اور بہائے ہوئے پانی اور بہتیرے میوؤں میں جو نہ اختتام پر پہنچیں گے اور نہ روکے جائیں گے۔ اور اونچے اونچے بچھونوں میں ہوں گے ہم نے حوروں کو اٹھایا ایک اٹھان پر پھر اون کو بنایا کنواری پیاری پیاری ہم عمر داہنی طرف والوں کے لئے یہ ایک بڑی جماعت ہے اگلے لوگوں میں سے اور ایک بڑی جماعت ہے پچھلوں میں سے(56:27-40)

44 اور جب تک مہدی علیہ السلام نہ آوے قیامت قائم نہ ہو

45 اور نیز میاں حافظ محمدؓ سے منقول ہے کہ میاں عبدالرحمٰنؒ نے معاملہ دیکھا کہ بندگی میاں دلاورؓ نے میاں عبد الرحمٰنؒ کی لوکلی پر انگلی رکھی اور پانچوں انگلیاں کھول کر منھ پر رکھا اور فرمایا کہ میاں عبدالرحمٰنؒ تمہاری تجلی اور تجلی ذات (الٰہی) کے درمیان اس قدر فرق رہ گیا ہے

46 اور بندگی حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں نظامؓ خداوندی کو سات بشارتیں دی ہیں اول فرمایا کہ دیکھے بھی چکھے بھی دوم دریا نوش سوم مست مست ہشیار ہشیار چہارم کشک ملامت پنجم بلکہ وہ سب تجھ میں ہے ششم گواہی چشم سر برویت اللہ ہفتم وہ مرد ہیں جو نہیں لہو ولعب میں ڈالتا ہے ان کو(24:37)

47 یہ قول بندگی میاں نظامؓ سے سنا ہے (آپ نے فرمایا کہ) جب بندگی حضرت مہدی علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو بعض یاروں نے گجرات کی طرف سفر کیا اور بندگی میراں سید محمودؓ اور بندہ اور بعض (اشخاص) ایک دو سال تک

خراسان میں رہے اس کے بعد ہم بھی گجرات آئے بہت دنوں کے بعد شیخ محمدؓ برادروں کے ہمراہ بندہ کے پاس احمد آباد آئے اور کہا کہ یہ بندہ بندگی حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت میں نہیں رہ سکا اور کچھ دین (کی بات) بھی نہ سمجھ سکا اور بندہ کو کچھ معلوم نہیں بندہ آپ کے پاس آیا تا کہ بندہ کو ارشاد فرمائیں تا کہ آپ کے صدقہ سے دل کی کشایش ہو پس میاں شیخ محمدؓ نے اس بندہ کی صحبت اختیار کی چندروز کے بعد کسی قدر کشایش پیدا ہوئی چندروز کے بعد ایک روز بندہ کے پاس آ کر کہا معلوم ہوتا ہے کہ تیرے لئے کشایش حضرت مہدی علیہ السلام کے روضہ میں ہے اس کے بعد بندہ نے کہا کہ اب تم کو مرشد کی ضرورت ہے نفس مغالطہ دیتا ہے پھر کہا کہ خوندکار رضا دیں اس کے بعد میں نے کہا کہ نفس کا مغالطہ ہے اس کے بعد تیسرے بار آ کر کہا کہ رضا دیجئے اس کے بعد بندہ نے کہا کہ اگر صحبت میں رہتے تو بہتر ہوتا و گرنہ تم جانیں پس اس سے معلوم ہوا میاں شیخ محمد عیسیٰ نہ تھے اگر عیسیٰ ہوتے تو ان کے مرشد میاں نظامؓ نہ ہوتے اور میاں نظامؓ ان کو نہ کہتے کہ تم کو نفس مغالطہ دیتا ہے اس لئے کہ عیسیٰ کہاں اور نفس کہاں پس معلوم ہو گیا (کہ شیخ محمدؓ نے نفس کے مغالطہ سے عیسیٰ کا دعویٰ کیا)۔

اٹھارواں باب

عیسیٰؑ کے متعلق نقلوں کے بیان میں

1 محمد رسول اللہ ﷺ اور مہدی (موعود مراد اللہ علیہ السلام) اور عیسیٰؑ (روح اللہ) کا مرشد خدا ہے

2 اور نیز بندگی سید الشہداءؓ نے فرمایا کہ اگر عیسیٰؑ پشت پلٹا کر جائیں تو بندہ پہچان لے گا اس لئے کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ عیسیٰؑ ہم سے کوئی چیز لینے آئیں گے نہ کہ دینے

3 اور نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام عیسیٰؑ کی حکایت کرتے تھے یاروںؓ نے پوچھا کہ مہتر عیسیٰؑ کس وقت آئیں گے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ نزدیک ہے پھر یاروں نے پوچھا کہ کس قدر نزدیک ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے تعظیم کے طور پر ایک جانب اشارہ کیا اور فرمایا یہ لو حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں کہ نزدیک ہے اس مجلس میں ملکوتی جبروتی اور لاہوتی مقام رکھنے والے حاضر تھے کسی نے نہیں جانا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے شیخ محمدؓ کی طرف اشارہ کیا ہے

4 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بے عمل جانتے ہیں کہ عیسیٰؑ بھی ایسے ہی ہوں گے کہ مہدیؑ کے وقت میں آرام وامن ہے یعنی عیسیٰؑ کے وقت غال غول ہوگا۔

5 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے (یاروں نے) پوچھا کہ مہتر عیسیٰؑ سے یارانِ مہدیؑ کی ملاقات ہوگی تو فرمایا کہ بعض اشخاص کی (ملاقات ہوگی)

6 اور نیز ملک پیر محمدؓ سے منقول ہے کہ میاں شاہ جیوؓ اور میاں داجیوں بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو اپنے گھر مہمان کئے تھے اور دوسرے چند یارانِ بزرگ بھی تھے بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ میں آج رات کامل توجہ کے ساتھ بیٹھا تھا بچشم خود حضرت مہدی علیہ السلام کو دیکھا اور پوچھا کہ میراں جیوؑ مہتر عیسیٰؑ کس وقت آئیں گے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد ساٹھ سال میں آئیں گے تو فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد چالیس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا آپ کے بعد تیس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد بیس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد دس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک یہ لو مہتر عیسیٰؑ حاضر

ہیں پوچھو اس کے بعد بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ بندہ نے مہتر عیسیٰؑ سے بہت سی چیزیں دریافت کیں ۔ یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ کب آئیں گے ۔

7 اس کے بعد میاںؒ نے تمام یاروںؓ کے روبرو فرمایا کہ اگر مہتر عیسیٰؑ راستہ میں پیٹھ پلٹا کر جائیں تو بندہ پہچان لے گا اس واقعہ کو شاید بیس سال سے کم وبیش عرصہ ہوا ہوگا کہ شیخ محمد خراسانی نے عیسیٰؑ کا دعویٰ کیا تھا عزیزو! اس معاملہ سے کس طرح معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محمد دس سال سے کم عرصہ میں (دعویٰ کرنے والا) تھا بلکہ سوائے خدا کے کوئی (نزولِ وقتِ عیسیٰؑ و قیامت) نہیں جانتا بلکہ قیامت کے متعلق حق تعالیٰ نے فرمایا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے مومنو اللہ سے ڈرو اور چاہیئے کہ دیکھ لے ہر شخص کہ اس نے کیا بھیجا ہے کل (روزِ قیامت) کے لئے (59:18)۔

8 اور نیز نقل ہے کہ میاں ابراہیم نے بھی بندگی میاں نعمتؓ کے دائرہ میں عیسیٰؑ کا دعویٰ کیا تھا ان کو کہا گیا کہ عیسیٰؑ بن مریمؑ ہوں گے اور تیرے ماں اور باپ کا نام تو فلاں ابن فلاں ہے (اس کے بعد میاں ابراہیمؒ نے جواب دیا کہ ایسا ہی ہے جب ہم کو آسمان پر لے گئے وہاں ذکر کئے اور میری روح کو والدہ کے شکم میں ڈالدیئے ہم وہی عیسیٰؑ ہیں اور نیز آپ کا جذبہ اور بیان ایسا تھا کہ بعض لوگ حیران ہوجاتے تھے اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے ان کو بندگی میراں سید محمودؓ کے حضور میں لے جا کر فرمایا کہ بنی کاٹ دیتا ہوں تو بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا نقصان نہیں کرنا چاہیئے ممکن ہے کہ رجوع کرے قید کرو تو قید کے بعد انہوں نے رجوع کی

9 اور نیز نقل ہے کہ شیخ بھیکؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عیسیٰؑ کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا تجھ کو عیسیٰ کس نے کیا ہے تو جواب دیا کہ تجھ کو مہدیؑ کس نے کیا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تیری والدہ تو فلاں تھی عیسیٰؑ بن مریمؑ ہوں گے اگر تو عیسیٰؑ کا دعویٰ کرے گا کافر ہوگا۔ چند روز کے بعد میاں بھیکؓ نے رجوع کی اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ آسمان سے کیوں نیچے آئے اس کے بعد آپ ہی نے فرمایا کہ مقام تھا۔

انیسواں باب

1 اور نیز نقل ہے کہ مہاجرانِ مہدیؑ میں سے ہر ایک (مثلاً) بندگی سید محمودؓ، بندگی سید خوندمیرؓ، میاں نعمتؓ، میاں دلاورؓ اکثر مہاجرینؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ مہدوی حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کریں گے۔تو فرمایا کہ ہاں پس مشہور ترین نقل یہی ہے ولیکن مہاجرانِ مہدی علیہ السلام آپس میں ایسا فرماتے ہیں بعض نے فرمایا کہ حضور مہدی علیہ السلام میں جو اشخاص ہیں وہ ملاقات کریں گے اور میاں ملک جیوؓ نے فرمایا کہ ہم کیا جانیں جتنے اشخاص مہاجرانِ مہدیؑ سے مشہور ہیں یہی ہیں خدا جانے کیوں کہ مہدیؑ بہت سے شہروں کو گئے بہت اشخاص فیض یاب ہوئے خدا جانے کہاں ظہور ہوگا۔

2 اور میاں ملک جیوؓ نے چند سال گزرنے کے بعد شیخ محمد خراسانی کو (نقل مذکور) فرمایا تھا اور اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ولیکن (اس نے) قبول نہیں کیا۔

3 اور نیز نقل ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت کا وقت قریب آیا تو آپؑ جامع مسجد کو تشریف لے گئے اور نمازِ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد نماز وتر ادا کی بعض اشخاص نے (یہ معاملہ) دیکھ کر کہا کہ اس کے بعد مہدیؑ جامع مسجد کو نہیں آئیں گے اس لئے کہ آپ نے نمازِ وتر ادا کی ہے حضرت رسالت پناہ ﷺ نے بھی (رحلت کے قریب) جامع مسجد میں وتر ادا کی تھی (اس کے بعد مسجد میں تشریف نہیں لائے)

4 اس کے بعد کسی نے کہا کہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام اب تک بیت المقدس نہیں گئے اس کے بعد بعض یاروں نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے جلال میں آکر فرمایا کہ بندہ کس وقت کہا تھا کہ میں بیت المقدس جاوں گا۔

5 اور نیز واضح ہو کہ بندگی سید خوندمیرؓ نے عقیدہ شریفہ میں لکھا ہے کہ جس شخص نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں حجت کے لئے احادیث پیش کیں تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ احادیث میں بہت اختلاف ہے اس کا صحیح ہونا مشکل ہے (لہذا) جو حدیث خدا کی کتاب اور اس بندہ کے حال کے موافق ہو وہ صحیح ہے۔

6 نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب میرے بعد تمہارے لئے بہت سی حدیثیں ہو جائیں گی تم ان کو کتاب اللہ پر پیش

کرو۔ اگر موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ رد کرو

7 اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے تحقیق کہ دین شروع ہوا در حالیکہ غریب تھا اور قریب میں ہو جائے گا دین جیسا کہ شروع ہوا تھا

8 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے شہر خراساں قصبۂ فرہ میں اپنے صحابہؓ کو فرمایا تھا کہ معلوم ہوتا ہے مہدی علیہ السلام اور اس کی قوم کے لئے کسی جگہ مقام اور مسکن نہیں

9 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو بیس سال (خدا کا) فرمان ہوا کہ تو مہدیِ موعودؑ ہے حضرت مہدی علیہ السلام بیس سال ظاہر نہیں فرمائے اس لئے کہ نہیں جانتا ہوں کیا آزمایش درپیش ہو بیس سال کے بعد عتاب کے ساتھ فرمان ہوا کہ کس لئے ظاہر نہیں کرتا ہے تو جب آپ نے ظاہر کیا

10 اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سفر معلوم ہوتا ہے اس کے بعد یاراں مرکب خریدنے کے لئے جاتے تھے چند روز کے بعد باطنی سفر ہوا

11 اور نیز نقل ہے کہ بندگی میاں نعمتؓ نے سندھ میں معاملہ دیکھا تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ گجرات جاؤ سلطان مظفر اور بی بی رانی تمہاری اطاعت کریں گے یہ معاملہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے عرض کئے میاںؓ نے فرمایا کہ اس معاملہ کو معنی پر حمل کرنا چاہیئے نہ کہ ظاہر الفاظ پر تمہارا نفس سلطان مظفر ہے اور بی بی رانی تمہاری خواہش ہیں یہ دونوں تمہاری اطاعت کریں گے

12 اور فرمایا کہ چاپانیر کو مت جاؤ اس کے بعد میاں مذکورؓ قبول نہیں کئے اور گئے وہاں جو کچھ گزرا سب کو معلوم ہے

13 اور نیز موضع بھولارہ میں گفتگو تھی کہ یہاں بھی صورۃً غلبہ ہوگا جیسا کہ مصطفیٰ ﷺ کے بعد ہوا تھا۔ پس بندگی میاںؓ بھولارہ سے کیوں تشریف لے گئے (میاںؓ نے) ملک الہدادؓ کو طلب کر کے فرمایا کہ یہاں صورۃً غلبہ نہ ہوگا جو کچھ ہوگا معناً ہوگا۔ اور قتال کیا اور قتل کئے گئے نہ ہوگا۔

14 اور نیز نقل ہے کہ کھانبیل میں اکثر مہاجرینؓ اس محضر میں موجود تھے کہ بندگی حضرت مہدی علیہ السلام نے

فرمایا تھا کہ میرے بعد وہ اشخاص ہوں گے کہ ان پر دین قائم ہوگا جیسا کہ مصطفیٰ ﷺ کے بعد قائم ہوا تھا لیکن وہ (دورِ نبوت کی) خلافت ظاہر سے تعلق رکھتی تھی اور یہاں باطناً۔

15 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ملاؤں نے کہا کہ مہدیؑ عالم کا بادشاہ ہوگا تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ولیکن گھوڑوں کی لید نہیں کھینچے گا۔اس کے بعد آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ مہدیؑ کے گروہ سے کوئی شخص ہوگا فلاں فلاں شہر فتح کرے گا ولیکن عیسیٰؑ ہوں گے۔

بیسواں باب

پسخوردہ کے بیان میں

1 نقل ہے جو کچھ کہ مہدیؑ اور یارانِ مہدیؑ کی روش کے خلاف ہے وہ بدعت ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں ہے

2 اور بنی علیہ السلام نے فرمایا مومنوں کا پسخوردہ شفاء ہے پس معلوم ہوا کہ حضرت رسول علیہ السلام نے بھی پسخوردہ دیا ہے

3 اور نیز غار کا قصہ مشہور ہے کہ حضرت رسول علیہ السلام اور ابوبکر صدیقؓ ہر دو غار میں تھے مانند قول اللہ تعالیٰ کے دو میں کا دوسرا جبکہ وہ دونو غار میں تھے جبکہ وہ اپنے رفیق سے کہتا تھا غمگین نہ ہو تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے اس پر تسکین نازل کی (9:40) اور وہاں ایک بڑا سانپ مصطفیٰ ﷺ کی ملاقات کے شوق میں باہر آیا تھا اور ابوبکر صدیقؓ نے اس خوف سے کہ کہیں حضرت محمد ﷺ کو نہ ڈس جائے اپنا ہاتھ روزن پر رکھدیا اس کے بعد سانپ نے ابوبکرؓ کو کاٹ لیا حضرت رسالت پناہ ﷺ نے اپنے داہن مبارک لعاب ابوبکرؓ کے ہاتھ پر لگایا حق تعالیٰ نے زہر کو دفع کر دیا پس لعاب و پسخوردہ ایک ہے

4 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک کافرہ عورت کے لئے پانی کا پسخوردہ طلب کیا گیا اس عورت کو درد زہ بہت ہو کر عاجز ہو گئی تھی جب وہ عورت حضرت مہدی علیہ السلام کا پسخوردہ پی تو اس کا انتقال ہو گیا اس کو جلانے کے لئے لوگوں نے بہت کوشش کی لیکن نہیں جلا سکے اس کے بعد عاجز ہو کر دفن کر دیئے سبحان اللہ ایسی کچھ تاثیر تھی

5 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں ایک کتا تھا وہ کتا سانپ کو دیکھ کر دوڑا اور اس پر منہ مارا تو سانپ نے اس کی زبان کو کاٹ لیا کتا زبان باہر نکالا ہوا حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں آیا تو آپؑ نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے یاروںؓ نے کہا کہ سانپ کاٹا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے دہنِ مبارک کا لعاب کتے کی زبان پر ڈالا اسی وقت سانپ کا زہر دور ہو گیا

6 اور نیز ایک بار اسی کتے کو سانپ کاٹا سکرات میں تھا مہدی علیہ السلام کو معلوم ہوا تو آپؑ اس کے پاس تشریف

لے جا کر پانی کا پسخوردہ اپنے دستِ مبارک سے کتے کے منھ میں ڈالے پسخوردہ کے پانی کا قطرہ حلق میں پہنچتے ہی اسی وقت کھڑا ہوگیا

7 اور نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف رکھے تھے یکا یک ایک آسیب زدہ جوان کو لائے حضرت امام علیہ السلام نے اس کو ظرافت کے طور پر جیسی کہ آپؑ کی طبیعتِ مبارک تھی فرمایا کہ تم کون شخص ہو اس آسیب زدہ نے کلام کیا کہ ہم شہزادۂ جنیاں ہیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے پسخوردہ کر کے پلایا پسخوردہ پیتے ہی چیخ مارا اور کہا کہ اے آقا اور پسخوردہ کا پانی دیجئے کیونکہ یہ پانی جو رگوں میں پہنچا تو اسلام لائے دوسری رگیں آرزومند اور امیدوار ہیں تا کہ اس کے طفیل سے اسلام میں آئیں حضرت مہدی علیہ السلام نے دوسرے بار پسخوردہ کر کے دیا اس کے بعد آسیب زدہ کلمہ پڑھا پس وہ آسیب زدہ بہت انکسار کے ساتھ حضرت مہدی علیہ السلام کے ہمراہ ہوگیا۔

صراحی شراب سے خالی ہوگئی لیکن ابھی میری آنکھ ساقی پر ہے
تمام عمر ضائع ہوئی تمنا ویسی ہی ہے

8 اور نیز نقل ہے کہ شہر چاپانیر میں بندگی میاں نعمتؓ کے حضور میں یک بادشاہ نے نمازِ ظہر کے بعد حاضر ہو کر عرض کیا کہ خوندکار کچھ پڑھ کر ہماری گردن پر پھوکیں کیونکہ گردن تیڑھی ہوگئی ہے میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ہم پڑھنا نہیں جانتے اگر منظور ہو تو پسخوردہ دیتے ہیں اور شفاء اللہ کی طرف سے ہے پس اس بادشاہ نے پسخوردہ اپنی گردن پر لگایا۔

9 اور نیز میاں لاڑشہ مبارکؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص رسم و عادت و بدعت کرے اس کا یہاں کا بہرہ نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ عبداللہ بن عطار سے مروی ہے کہا کہ میں نے ابوجعفر بن محمد بن علی سے پوچھا اور کہا کہ جب مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو کس سیرت پر چلیں گے تو فرمایا اپنے ماقبل کو گرادیں گے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور اسلام کو نئے سرے سے تازہ کریں گے

10 اور حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ مہدی علیہ السلام کسی بدعت کو زائل کئے بغیر اور کسی سنت کو قائم کئے بغیر نہیں رہیں گے

11 اور فرمایا آنحضرت نے فرمایا کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت دوزخ میں ہے آخر حدیث تک

12 ابو نجیح عرباض بن سالم سے مروی ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا وعظ سنایا جس سے قلوب خائف ہو گئے اور آنکھیں بہنے لگیں ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ گویا یہ ایک نصیحت ہے رخصت کرنے والے کی پس آپ ہم کو کوئی وصیت فرمائیے تو فرمایا میں تم کو اللہ کے خوف اور احکام بجانے کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ کہ تم پر کوئی حبشی غلام حاکم بن جائے کیونکہ میرے بعد کوئی تم میں سے زندہ رہے تو دیکھے گا کہ بہت اختلاف ہو جائے گا پس تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا واجب ہے۔ الخ

13 بی بی ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے آپؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے اس حکم میں کوئی ایسی بات پیدا کی جو اس میں نہیں ہے تو اس کا یہ عمل مردود ہوگا

14 اور مسلم کی روایت میں ہے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے اس پر جو کوئی عمل کرے تو وہ مردود ہے۔

15 ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے۔ میں نے تم کو جس بات سے منع کیا ہے تم اس سے پرہیز کرو اور جس کا حکم دیا ہے اس کو بجالاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے تم سے پہلے کے لوگوں کو انبیاؑ سے ان کے کثرت اختلاف نے ہی ہلاک کیا

16 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ مہدیؑ کو (ایسے وقت) بھیجتا ہے کہ دین کا مطلب فوت ہو جائے تین چیزوں سے یعنی رسم و عادت وبدعت جبکہ ظہورِ مہدیؑ ہو رسم وعادت وبدعت کو دور کرے

17 اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس بندہ کو خدائے تعالیٰ نے اس وقت بھیجا کہ دنیا سے مصطفیٰ ﷺ کا دین چلے گیا تھا مگر مجذوبوں میں باقی رہ گیا تھا جیسا کہ کہا شرح مقاصد میں کہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ مہدیؑ امامِ عادل اولادِ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ سے ہے خدا اس کو جب چاہے گا پیدا کریگا اور اپنے دین کی نصرت کے لئے مبعوث کرے گا

18 اور نیز نقل ہے کہ ایک خدا کا طالب ایک بندۂ خدا کے پاس آیا اور اپنا حال کہا کہ اس قدر عبادت کرتا ہوں کشایش نہیں ہوتی۔ تو اس بندۂ خدا نے فرمایا کہ آج رات کو عشاء کی نماز بھی ترک کر اور مت پڑھ جب رات آخر ہوئی اس کے دل میں آیا کہ عشاء کی نماز کیوں کر ترک کروں عشاء تو ادا کیا وتر چھوڑ دی اس کے بعد پچھلی رات میں کچھ کشائش ہوئی

مرشد کے پاس آیا صورت دیکھتے ہی (مرشد نے) فرمایا کیا تو نے عشاء ادا کی تو کہا ہاں مرشد نے فرمایا کہ اگر تو عشاء ادا نہ کرتا تو بہت کشایش ہوتی اس طالب نے کہا کہ یہ کیا حال ہے اس کے بعد (مرشد نے) فرمایا کہ عبادت حجاب ہوگئی تھی جب حجاب دور ہوا تو کشایش ہوئی

19 اور نیز بعض لوگ صبح کی نماز اول وقت ادا کرتے ہیں یہ بدعت ہے۔اور نیز کتاب الصلوٰۃ میں مجموعۂ خانی کے حوالہ سے نماز کے اوقات کے بیان میں لکھتے ہیں کہ جب صبح صادق ہوتی ہے تو نماز کا اول وقت ہوتا ہے اور آخر وقت آفتاب نکلنے کے آگے تک ہے

20 اور نیز واضح ہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام اذان کی آواز سنتے ہی باہر تشریف لائے ملا بھیکؒ نے اسی وقت تکبیر کہی مہدی علیہ السلام نے فرمایا اے ملا بھیکؒ بندہ سے دوگانہ فوت ہوا۔

21 اور نیز نقل ہے کہ مہدیؑ ظہر کی چہار گانی سنت حجرہ میں ادا کرتے تھے کسی نے کہا کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ نے ظہر کی چہار گانی سنت مسجد میں ادا کئے بعد ازاں مہدی علیہ السلام نے بھی مسجد میں سنت ادا فرمائی

22 اور نیز واضح ہو کہ بندگی سید الشہد اءؒ نے اکثر عشاء کی سنت اور وتر گھر میں ادا کی ہے اور جس وقت مسجد میں ادا کرتے تو وتر میں سجدۂ سہو کرتے

23 اور نیز واضح ہو کہ تکبیر کے بعد سنت ساقط ہو جاتی ہے

24 اور نیز بندگی سید السادات منبع الکائنات سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے شبِ قدر میں عشاء کے فرض اور سنت کو ادا کرنے کے بعد ایک دوگانہ خود امامت کر کے ادا فرمایا ہے دوگانہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی۔اے اللہ مجھ کو مسکین جلا اور مجھ کو مسکین مار اور مسکینوں کے زمرہ میں میرا حشر کر تیرے فضل سے اور تیرے کرم سے اور تیرے رحم سے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ مہربان۔

25 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے بھی ایسا ہی کیا اور دعا بھی اسی طرح طلب کی اور خود جماعت کئے

26 اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے عشاء کی نماز کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ آج کی رات رمضان ہے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں آدھی رات کو قاضی نے

دو گواہ بھیجے اس کے بعد ختم اسی وقت شروع کئے اور تراویح ادا کی اس کے بعد تیس روز گزرے اور آسمان پر کوئی علت نہ تھی۔

......﴿تمام شد﴾......

راقم الحروف

خاک پائے گروہ حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی

ساکن حیدر آباد دکن۔سدّی عنبر بازار۔محلّہ پٹھان واڑی